ذکرِ درویش

آستانہ عالیہ ہیبت پور شریف

مُصنّف

محمد اکرم نقشبندی مجددی

قادری رضوی کُتب خانہ۔ لاہور

ہمیشہ سرفرازی ہے محمد ﷺ کی غلامی میں
بلندی ہاتھ لگتی ہے ہمیشہ نیک نامی میں

ذکرِ درویش

مختصر سوانح حیات

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، پیرِ طریقت، آشنائے حقیقت
راہنمائے عالماں، پیشوائے کاملاں، قبلۂ عاشقاں قطبِ
زماں حضرت علامہ درویش محمد یعقوب مصطفائی نقشبندی مجددی
المعروف سرکارِ اعلیٰ ہیبت پوری

مصنف
محمد اکرم نقشبندی مجددی
خادم آستانہ عالیہ ہیبت پور شریف ساکن راوی روڈ لاہور

مکتبہ خانہ رضویہ قادری لاہور
گنج بخش روڈ لاہور 042-7213575

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب •••------••• ذِکرِ دُرویش

مصنف •••------••• محمد اکرم نقشبندی مجددی

بفیضانِ کرم •••------••• جناب صاحبزادہ حافظ وحید الحق صاحب

حسبِ فرمائش •••------••• جناب نور اللہ صاحب، علامہ ماجد علی بخاری صاحب

•••------••• جناب محمد عتیق صاحب

طباعت •••------••• 2007ء

تحریک •••------••• چوہدری محمد ممتاز احمد قادری

ناشر •••------••• چوہدری عبد المجید قادری

قیمت •••------ Rs 120 روپے

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ ہیبت پور شریف تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Hello.042-7213575--0333-4383766

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

خُذۡ بِیَدِیۡ قَلَّتۡ حِیۡلَتِیۡ اَدۡرِکۡنِیۡ

یااللہ! میری اس کاوش میں بحرمتِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وبحرمتِ پیرما میری مدداور راہنمائی فرما۔ آمین

درویش محمد اکرم

خلیفہ مجاز

آستانہ عالیہ ہیبت پور شریف

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ اَمَّا بَعْدُ :

میرے اللہ جی!

اس کتاب کی کمپیوٹر کتابت میں سہواً کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معاف فرما۔ بے شک تو جانتا ہے۔ کہ میرا اس میں کوئی ارادہ اور نیت نہ تھی۔ تمام دوست احباب پر اپنا فضل و کرم نازل فرما۔ اس ناچیز کی اس معمولی کاوش کو قبول فرما۔ آمین ثم آمین

<u>عاجزانہ گزارش</u>

مجھے جو مسودہ فراہم کیا گیا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہتر سے بہتر انداز میں کمپیوٹر پر ترتیب دینے کی کوشش کی ہے۔ جب بھی آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ بندہ ناچیز اور تمام مومنین کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اگر کوئی اس پیشکش میں کوئی خوبی پائے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم سمجھے اور اگر کوئی اس میں خامی نظر آئے تو اسے میری کوتاہ نظری، کم فہمی اور کم علمی سمجھ کر درگزر کرے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع فرمائیں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کو دور کیا جا سکے۔

احقر محمد الیاس چوہدری

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1-	عرض مؤلف	10
2-	تاثرات	19
3-	آغاز سوانح حیات	28
4-	قبلہ حضرت صاحبؒ کے والد مکرم	30
5-	قبلہ حضرت صاحبؒ کے برادران	31
6-	قبلہ حضرت صاحبؒ کی ولادت باسعادت	33
7-	قبلہ حضرت صاحبؒ کا بچپن	35
8-	قبلہ حضرت صاحبؒ کے استاد محترم	37
9-	قبلہ حضرت صاحبؒ کا کلام	41
10-	قبلہ حضرت صاحبؒ کا کلام 'اچھی زندگی'	42
11-	قبلہ حضرت صاحبؒ کے مرشد باکمال	44
12-	قبلہ حضرت صاحبؒ کی بیعت کا ذکر	47

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
-13	قبلہ حضرت صاحبؒ کا کلام بابت دل کی صفائی	51
-14	قبلہ حضرت صاحبؒ کا کلام 'ہستی اور نفس'	54
-15	قبلہ حضرت صاحبؒ کا کلام بابت نماز اور اس کی ادائیگی	60
-16	نفس کیسے پیدا ہوا؟	66
-17	قبلہ حضرت صاحبؒ کی ہیبت پور تشریف آوری اور قیام	69
-18	قبلہ حضرت صاحبؒ کی جائے عبادت	77
-19	قبلہ حضرت صاحبؒ کا حلیہ مبارک	79
-20	قبلہ حضرت صاحبؒ کا لباس	80
-21	قبلہ حضرت صاحبؒ کی غذا اور طعام	81
-22	قبلہ حضرت صاحبؒ کی طہارت۔ وضو اور نماز	82
-23	قبلہ حضرت صاحبؒ کے معمولات و حسن سیرت	86
-24	قبلہ حضرت صاحبؒ کی منفرد کتابت اور تحریر مبارکہ	91
-25	قبلہ حضرت صاحبؒ کا منفرد انداز بیاں	93
-26	قبلہ حضرت صاحبؒ کی توجہ باطنی	95
-27	مریدین اور عقیدت مندوں کے پاس ان کی خواہش پر تشریف لے جانے کا بیان	98

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
100	مریدوں کو الوداع کہنا	-28
101	دلوں کا سکون اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے۔	-29
104	دل زندہ اور دل مردہ	-30
106	استغاثہ بارگاہِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم	-31
112	گلاب کے پھول	-32
114	قبلہ حضرت صاحبؒ کی تصانیف مبارکہ	-33
	-1 سیرتِ فاطمہؓ	
	-2 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	
	-3 پریم کہانی	
	-4 سیر علوی	
	-5 یادِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	
	-6 نصرۃ العاشقین	
	-7 برکات الاسماء	
120	قبلہ حضرت صاحبؒ کی اولاد مبارک	-34
	-1 صاحبزادہ والاشان محمد محمد جی صاحبؒ	
	-2 صاحبزادہ محمد احمد صاحبؒ	

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	3- صاحبزادہ محمد محمود صاحب	
123	چند نصائع درویشی	-35
130	قبلہ حضرت صاحبؒ کا ذکرِ وصال	-36
132	وصال کی پیشگی اطلاع	-37
135	قبلہ حضرت صاحبؒ کا جنازہ مبارک اور تدفین	-38
138	قبلہ حضرت صاحبؒ کے آخری ایام کی نصیحتیں	-39
143	سلام عقیدت	-40
145	ہدیہ عقیدت	-41
147	دوستی اور بھائی چارہ جو محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہو	-42
150	آداب کے ضمن میں	-43
154	پیر کامل کے آداب	-44
159	قبلہ حضرت صاحبؒ کی چند کرامات کا ذکر	-45
	1- عبدالکریم نامی جن کی شاگردی	
	2- ایک حاجی کی مدینہ پاک سے بغیر کسی سواری کے واپسی	
	3- پریم کہانی نامی بی بی کا گمشدہ بچہ اور بازیابی	
	4- قبلہ حضرت صاحبؒ کی مریدین پر نگاہِ باطنی	

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	5- صوفی برکت علی کا حصول تعلیم	
	6- ہندو کا باز و شل ہونا	
	7- پیرزادہ حامد رضا محسن کی راہنمائی و مدد	
	8- بشارت و تصدیق جانشینی سلسلۂ طریقت آستانہ عالیہ ہیبت پور شریف	
	9- ڈپٹی کمشنر کا اولاد نرینہ کے لئے حاضر ہونا	
	10- روحانی تقسیم	
	11- صوفی اللہ دتہ (درباری نعت خواں) کو کھانا کھلایا	
	12- ڈوبتے کو سہارا	
	13- ان پڑھ کو باطنی طور پر پڑھا دیا	
204	شجرہ شریف مجمل	46-
206	فرمودات درویش	47-
210	ذکرِ خلفائے عظام	48-
222	دعا	49-

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم O

عرض مؤلف

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ رَحمَۃَ الِّلعٰلَمِینَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَ اَھلِ بَیتِہٖ وَاَولِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اَجمَعِینَ ط

اَمّا بعد تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہ لاشریک کے لئے ہیں وہ مالکِ کل۔ خالقِ کل۔ رازقِ کل اور قادرِ مطلق ہے۔ جو چاہے کرے اور کرسکتا ہے۔ وہ واحد و یکتا ہے۔ نہ اسکی ذات میں کوئی شریک ہے۔ نہ اُس کی صفات میں کوئی شریک ہے۔

اوّل بھی وہی۔ آخر بھی وہی۔ ظاہر بھی وہی۔ باطن بھی وہی۔ مکین و مکان۔ چین و چناں۔ ہمین و ہماں۔ جہاں اور زماں میں وہی نہاں اور عیاں ہے۔ زمین و فلک۔ شمس و قمر۔ شجر و حجر۔ بحر و بر۔ ستارے اور سیارے اسی کے سجائے ہوئے ہیں۔ سب جگہ اسی کا ظہور ہے۔ چرند و پرند۔ آبی و خاکی۔ نوری و ناری۔ سب کا خالق و رازق وہی اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔

Marfat.com

عبادت وسجدہ صرف اور صرف اسی رب جلیل کیلئے ہے۔اس کے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں۔جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔اس کی ذات وہم وگماں میں نہیں آسکتی۔اس کا کوئی مکان نہیں۔وہ ہر جگہ موجود ہے۔ہر طرف اسی کی ہی جلوہ گری ہے۔وہ ہر ایک کی سنتا ہے اور سب اس کی نظر میں ہیں وہ دلوں کے بھید خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ذہن میں آنے والے خیالات سے بھی واقف ہے۔

بعد مرنے کے اسی کے دربار میں حاضر ہونا پڑے گا۔اور اپنے کیے کا حساب دینا ہوگا۔وہ حساب لینا خوب جانتا ہے۔وہ ذات بے حد رحیم و کریم ہے۔گناہ بخشنے والا اور خطائیں معاف فرمانے والا ہے۔

لاکھوں،کروڑوں بلکہ لاتعداد درود وسلام۔امام الانبیا۔حبیبِ کبریا۔راحتِ عاشقاں۔آقائے دوجہاں۔شفیع انس وجاں۔سیاح لامکان۔دُرِیتیم۔صاحب خلق عظیم۔مدینے کے تاجدار۔محبوبِ رب غفار۔فخر موجودات۔باعث تخلیق کائنات۔نور مجسم۔شفیع معظم۔بے کسوں کے ملجی وماویٰ۔بے سہاروں کے سہارا۔بشیرٌ نذیر۔سراجٌ منیر۔دانائے غیوب۔منزہ عن العیوب۔شفیع المذنبین۔خاتم النبین۔نورمن نوراللہ۔پیارے آقا ومولیٰ۔حضرت محمد مصطفےٰ احمدِ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پُر انوار میں عاجزانہ فقیرانہ ہدیۃً تبرکاً پیش کرنے کے بعد بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر التجا کرتا ہوں یا الٰہی! عطا کر اُن کو بزرگی۔مرتبہ۔شرف۔وسیلہ اور درجاتِ بلند۔الٰہی چلا ہم کو اُن کے طریقے پر اور وفات دے ہم کو اوپر ایمان کے اور داخل کر ہم کو ان کی شفاعت میں۔

یا اللہ! میں بندہ عاجز۔ناچیز حقیر ذلیل۔پر تقصیر۔عصیاں سے دامن لبریز آپ

Marfat.com

کے عالی واعلیٰ دربار میں اپنا عجز لایا ہوں میرا دل ودماغ۔ آنکھ کان۔ دست وزبان اوران سب میں طاقت آپ کی عطا کردہ ہے اورسب آپ کے ہی حکم سے حرکت کرتے ہیں۔

یاالٰہی! اپنی رحمت سے اور صدقہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھے توفیق اور ہمت عطا فرما کہ میں آپ کے ایک عاشق پاکباز بندے۔ طالب صادق۔ عاشق صادق۔ فنافی الرسول کی زندگی مبارک کا مختصر سا تعارف سپرد قرطاس کرسکوں۔ تاکہ اس مردِ حق درویش کامل کی پاکیزہ زندگی سے زائرین اور جملہ مسلمان آگاہی حاصل کرسکیں اوران کے اسوہ حسنہ اوراوصافِ حمیدہ کو پڑھ سن کران پر ''کونو مع الصادقین'' کی حقیقت منکشف ہو۔ اور صالحین وکاملین وعاشقین کے ساتھ منسلک ہوکر اپنی عاقبت سنوار سکیں اور ہر دو جہاں میں سرخرو اور نجات یافتہ ہوسکیں۔

ہم فانی ہیں ہماری جوانی۔ بڑھاپا۔ خوشحالی۔ تنگدستی۔ صحت وبیماری۔ ہمارے دنیا کے تمام کاروبار۔ عیش وعشرت کے سامان۔ زمین وزر سب ختم ہوجانے والے ہیں۔ مرنے کے بعد سب دوست احباب۔ عزیز واقارب۔ چھوٹے بڑے۔ اپنے بیگانے۔ آباؤ اجداد۔ آل اولاد۔ سب بھول جائیں گے اوراپنے اپنے کاروبار دنیا میں مصروف ہو جائیں گے۔

ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہماری قبروں کے نشانات مٹ جائیں گے اور کون جانے کہ اس میں کون دفن ہے۔ ہمارا نام لینے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔ کسی کی زبان پر ہمارا نام بھی نہیں آئے گا۔ کہیں ہمارا تذکرہ بھی نہ ہوگا۔

Marfat.com

مگر بعض قبریں ان برگزیدہ خدارسیدہ ہستیوں کی ہیں۔جن کو اولیا اللہ کے نام سے موسوم اور یاد کیا جاتا ہے۔ان کا ذکر ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا۔کیوں کہ انھوں نے اپنی فانی زندگی میں اللہ کا ذکر بلند کیا اور لوگوں کو ذاکر بنایا۔لوگ ان کے مزاروں پر حاضری دے کر اللہ کی رحمت سے دامن بھرتے ہیں اور بھرتے رہیں گے۔

دیکھیے خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے حضور داتا علی ہجویریؒ کے مزار پر بیٹھ کر اللہ اللہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور اللہ والوں کی نگاہ سے ان کو وہ برکات حاصل ہوئیں کہ وہ بے ساختہ پکار اٹھے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

جس برگزیدہ ہستی کے حالات زندگی۔اسوۂ حسنہ تحریر کرنا چاہ رہا ہوں۔میں اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہوں۔اس ہستی کے شایان شان میرے پاس مناسب و موزوں الفاظ نہیں۔میری کم علمی۔ناتوانی اور عجز میرے لئے رکاوٹ بن رہا ہے۔

بحرکیف اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں اور بزرگوں سے نظر کرم کی بھیک مانگتا ہوں تا کہ میں اللہ والوں کا ذکر کر کے اپنی عاقبت کے واسطے کچھ سامان چن لوں۔دراصل اللہ والوں کا ذکر بالواسطہ اللہ ہی کا ذکر ہے کسی بلڈنگ یا مکان کی تعریف اصل میں معمار کی

Marfat.com

ہی تعریف ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ میری غلطیوں کو معاف فرمائے اور قارئین سے بھی درخواست گزار ہوں کہ میری غلطیوں پر نظر نہ رکھیں بلکہ اللہ والوں کی محبت کو دل میں جگہ دے کر مطالعہ فرمائیں۔ وما توفیقی الا باللہ

تو وہ بزرگ ہستی میرے پیرو مرشد خواجہ فیض عالم۔ عظیم المرتبت و برکت راہنمائے عاشقاں و کاملاں قطب زماں علامہ درویش محمد یعقوب مصطفائی۔ نقشبندی۔ مجددی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات والا صفات ہے جنہوں نے ہیبت پور شریف تحصیل پسرور میں قدم رنجہ فرما کر جملہ مسلمین کو محبتِ رسول صل اللہ علیہ وسلم کے وہ جام پلائے جس سے کثیر مخلوق کے دلوں کو نور معرفت سے مزین فرمایا اور آج اُن کے فیض سے دور دراز کے علاقے مستفیض ہو رہے ہیں۔

آپؒ کی سیرت کا تعارف ایسا ہی ہے جیسے دریا سے قطرہ۔ پہاڑ سے زرہ۔ ورنہ آپؒ کی ہستی کے بارے میں تحریر کیلئے کئی دفتر درکار ہیں کیونکہ کما حقہ' ان کی حقیقت سے آگاہی ناممکن ہے۔ ایک مقام پر پیر طریقت صاجزادہ سید فیض الحسن صاحب بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ قبلہ حضرت صاحبؒ کا وہ مقام ہے کہ جہان تک رسائی ناممکن ہے۔

اپنا دخل نہ دیویں اتھے اپنا دخل بھلائیں
تے جس دیکھیا دخل اپنے نوں پاوے اوہ سزائیں

Marfat.com

دیکھیا دخل شیطانے اپنا لعنت دوری پائی
اَنَا خیرٌ منہُ بولیا ، محنت سب گوائی

زیرِنظر تصنیف میں اللہ تعالیٰ اور اسکے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق درویش کامل قطب دوراں حضرت علامہ درویش محمد یعقوب المعروف سرکار اعلیٰ ہیبت پوری کے سوانح حیات اور اسوہ حسنہ نہایت اختصار کے ساتھ رقم کیۓ گۓ ہیں اور تصنیف کو ''ذکر درویشؒ'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ بآسانی سمجھ میں آجانے کی غرض سے تحریر میں نہایت آسان اور عام فہم الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔

اگرچہ اللہ والوں کا ذکر بلاشک موجب نزدل رحمت ونجات ہوتا ہے چنانچہ احقر بھی اللہ تعالیٰ سے اس کے بے مثل محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثل عاشق اپنے مرشد پاکؒ کے توسل سے بارگاہِ الٰہی سے اسکی رحمت اور بخشش کا خواستگار ہے۔

یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ آستانہ عالیہ پر حاضری کے لۓ اطراف و اکناف سے آنے والے بعض زائرین آپؒ کے بارے میں روشناس نہیں ہوتے لہٰذا وہ آستانہ عالیہ پر موجود کسی خادم سے آپؒ کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں اور بعض دفعہ ایسا بھی ممکن نہیں ہوتا۔

لہٰذا تعارفی طور پر مختصر سوانح حیات ترتیب دی گئی تاکہ زائرین حضرات آپؒ کے بارے میں واقفیت حاصل کر کے مستفید ہوسکیں۔ یہ خدمت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی، شیخِ ما کی نظرِ کرم اور جناب سجادہ نشین دامہ برکاتہ کی شفقت سے ہی ممکن

Marfat.com

ہو سکی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تحریر میں کوئی لفظی معنوی غلطی ہو تو درگزر فرمائیں۔ البتہ غلطی کا ہو جانا ناممکنات میں سے نہیں۔ تاہم پوری کوشش کی گئی ہے کہ کوئی لفظی غلطی نہ ہو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ (سورہ بقرہ ۱۲۷)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْ لَنَا وقف وَارْحَمْنَا وقف اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ (سورہ بقرہ ۲۸۶)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِیْ سَیِّدِیْ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

Marfat.com

اظہارِ تشکر

راقم الحروف اپنے ان احباب کا ممنون ہے اور دعا گو ہے جنہوں نے دامے درمے سخنے کتاب ہذا کی اشاعت میں معاونت فرمائی۔

مکرم ومحترم ڈاکٹر ایم بی عابد صاحب مصطفائی نقشبندی قبلہ حضرت صاحب کے خلیفہ مجاز نے کتاب کی تدوین وتصحیح میں جو سعی بلیغ فرمائی ہے میں ان کا تہ دل سے مشکور ہوں اور ان کی درازی عمر، علم وعمل میں مزید اضافہ کے لئے دعا گو ہوں۔

خاک پائے اولیاء

محمد اکرم عفی عنہ

راوی روڈ، لاہور

Marfat.com

کی میں صفت مرشد دی لکھاں طاقت نہیں قلم نوں
جوں جوں لکھاں اکھیاں رووَن تازہ کرے الم نوں
کاملاں وچوں اکمل سوہنا بھریا علموں حلموں
کرو قبول اس عاجز اکرمؔ اپنی نظر کرموں

Marfat.com

تاثرات

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ الہٖ و اصحابہ اجمعین امّا بعد

سب حمد وثناء اس معبود و مسجودِ برحق اللہ جل جلالہٗ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے لئے جو ربّ العالمین ہے۔ جس کے حضور ہر شے کی حقیقت سجدہ ریز ہے۔ لاتعداد دُرود و سلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو رحمت العالمین اور جانِ قبلہ اور کعبہ کے بھی کعبہ ہیں۔

ربّ ہے مُعطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اُس کی بخشش اِن کا صدقہ
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

جن کی ذات، ذاتِ حق نما، جن کا روئے انور۔ جمالُ اللہ، دستِ

Marfat.com

اقدس، یدُ اللہ، جن کی رضا۔ رضائے خدا، بیعت۔ بیعتِ خدا اور اطاعت۔ اطاعتِ خدا ہے۔ خدائے پاک وحدہٗ ہے اور محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم عبدہٗ ہے۔

بقول علامہ اقبالؒ

کس ز سِر عبدہٗ آگاہ نیست
عبدہٗ جز سرّ اِلاَّ اللہ نیست

وہ دانائے سُبل، ختم الرسل، مولائے کُل۔ جس نے غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادئی سینا،

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

ہمارے آقا حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہ آئے گا۔ تبلیغ کا فریضہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علماء نے ادا کرنا ہے۔ اس ضمن میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَ نْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

ترجمہ: میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں۔

Marfat.com

اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَ نْبِیَآءُ

ترجمہ: علماء نبیوں کے وارث ہیں۔

منصب نبوت کا اہم پہلو قلب و نفس کا تزکیہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارثین یعنی علماء حقانی و اولیاء حضرات بھی یہی فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ پہلے وہ خود اس چشمہ فیضان سے سیراب ہوتے ہیں۔ پھر وہ دوسروں کو ساقی بن کر معرفت اور حقیقت کے جام بھر بھر کر پلاتے ہیں۔

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو اللہ تعالیٰ کا محبوب و مقرب اور مرد کامل بنا دیتی ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

اِدھر اُن کی زبان سے الفاظ نکلیں اُدھر بگڑے ہوئے کام سنور جائیں۔ اِدھر نظر اُٹھے اُدھر تقدیر بدلے۔

بقول علامہ اقبالؒ

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتیں ہیں تقدیریں

Marfat.com

اس لئے قرآن حکیم میں ''کونوا مع الصادقین'' فرما کر ایسے سچے اور خدا رسیدہ کاملین کی سنگت اختیار کرنے کا حکم صادر فرمایا جا رہا ہے۔

زیرِ نظر کتاب الموسوم بہ ''ذکرِ دُرویش'' ایک ایسے مردِ حق آگاہ کی سوانح حیات ہے جو محتاج تعارف نہیں بلکہ اِن کے نام نامی اسم گرامی سے بحمداللہ زمانہ آگاہ ہے۔ یعنی رئیس العارفین ،قدوۃ السالکین ،راہبر شریعت، آشنائے حقیقت، قطبِ دوراں، ہادی راہ گم گشتگان حضرت علامہ دُرویش محمد یعقوبؒ مصطفائی نقشبندی مجددی المعروف سرکارِ اعلیٰ، محدّث ہیبت پوری۔

شان ہے تیری بڑی دُرویشِ حق ہیبت پوری
دھوم ہے تیری مچی دُرویشِ حق ہیبت پوری

اس قدسی نفس نورانی ذات کی حیات مبارکہ کے کچھ حالات یعنی مُشتے از فروارے کے مصداق (قبلہ حضرت صاحبؒ کی) اس سوانح حیات میں ذکر کئے گئے ہیں۔ جو مؤلف گرامی قدر جناب صوفی محمد اکرم صاحب اطال اللہ عمرہٗ نے محنتِ شاقہ اور بساط بھر استعداد کے مطابق تحریر کئے ہیں۔ جزاہُ اللہ احسن الجزا

اُن کی اس کاوش اور سعی جمیلہ کو یہ ناچیز راقم الحروف بہت ہی تحسین کے لائق سمجھتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس عاجز کو کتاب ھذا کی تدوین، ترتیب و تصحیح میں معاونت کا موقع عطا فرما کر اس کارِ خیر میں حصہ دار بننے کا شرف بخشا ہے۔ فی الحقیقت یہ نگاہِ شیخ کا

Marfat.com

کرم ہے۔

شایان راچہ عجب گر بنو ازند گدا را

یعنی بادشاہوں کے لئے کیا عجب ہے۔ اگر وہ کسی منگتے کو انعام کی بھیک عطا کر دیں۔ لہٰذا اس عنایتِ کریمہ پر جتنا بھی شکرادا کریں کم ہوگا۔

اس سوانح مبارکہ میں مؤلف نے اپنے شیخ کامل کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر جہاں تک ہوسکا بشمول عادات وخصائل، شمائل، معمولات، عبادات اور تعلیم وتبلیغ وغیرہ پر کافی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

تا کہ آستانہ مبارکہ پر آنے والے زائرین اور مریدین حضرات کو آگاہی ہو سکے۔ کہ شیخِ کامل کو اللہ تعالیٰ نے کن خوبیوں اور خصوصیات سے نوازا ہوا ہے۔ تا کہ وہ بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور خود کو اس کا اہل ثابت کریں کہ ہم ان کے سچے ارادتمند اور عقیدت مند ہیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

مؤلف کتاب ھذا نے کس عمدہ پیرائے میں آپؒ کی سیرت کا نقشہ کھینچا

Marfat.com

ہے۔اس ضمن میں کتاب کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

''آپ ؒ کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا۔کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے روزازل سے ہی بعض انسانوں کو اپنی معرفت کیلئے چن لیا اور پسند کرلیا ہوتا ہے اور ایسے انسان پھر دوسروں سے ممتاز نظر آتے ہیں۔جن کی اللہ تعالیٰ تمام شیطانی وساوس سے حفاظت بھی فرماتا ہے۔

آپ ؒ دورِ جوانی میں حسن و جمال کے پیکر تھے۔آپ ؒ بناوَ سنگار۔نمود نمائش۔ زیب وزینت اور ریاکاری سے سخت نفرت فرماتے تھے۔بلکہ عجز وانکساری۔شرم وحیا۔ایثار و وفا۔فقر وغنا۔قناعت۔تبلیغ ووعظ۔خدمت خلق زندگی کا نصب العین رہا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمہ وقت مستغرق ہوتے۔جب بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سنتے یا پڑھتے آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہوجاتا۔''

اس مقصدِ عظیم کو پیش نظر رکھ کر اس کتاب کی اشاعت کی جارہی ہے۔تاکہ پڑھ اور سن کر قارئین حضرات کو قبلہ حضرت صاحب ؒ کی مقدس شخصیت کی عظمتِ علمی وعملی اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر استقامت اور خُلق ومحبت کا عظیم پیکر ہونے کا صحیح ادراک ہوسکے۔اور آپ ؒ کے آستانہ پر حاضر ہوکر فیض ومرام حاصل کرسکیں۔

خلاصۃ الکلام

آپ ؒ کی سیرتِ مبارکہ سے درج ذیل محاسن بالخصوص نمایاں ہوتے ہیں۔

Marfat.com

1- آپؒ کا خاندان ایک علمی گھرانہ تھا۔ مرد و خواتین، عالم فاضل، پاکیزہ سیرت اور باعمل شخصیات تھے۔

2- آپؒ نے علوم قرآن وحدیث کے حصول میں بچپن سے ہی بڑے انہماک و جانفشانی سے محنت کی۔ اور اس پر عمل پیرا رہے۔

3- آپؒ نے اپنے شیخ کامل سے حد درجہ عقیدت اور ان کے فرمودات پر کماحقہٗ عمل کیا۔ کہ نگاہِ شیخ نے اکسیر بنا دیا۔

4- عالم فاضل، مفتی ومحدث اس پایہ کے کہ اکناف واطراف کے ہر مکتبہ فکر کے علماء حضرات نے آپؒ کو یگانہ روزگار عالم باعمل تسلیم کیا۔

5- شیخ طریقت ایسے کہ وقت کے پیرانِ عظام اور مشائخِ کرام کی نگاہ میں آپؒ فخر المشائخ اور درویشِ کامل مانے گئے۔

6- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور محبّ صادق ہونے کی تاثیر کا یہ عالم کہ آپؒ کی مجلس میں بیٹھنے اور بیان سننے والوں پر بے ساختہ رقت طاری ہو جاتی اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔

7- قبلہ حضرت صاحبؒ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبتِ صادقہ کا انعام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت ہوا تھا اس کے ثمرہ میں قدرتِ کاملہ نے آپؒ کو یہ شرف عطا کیا کہ روزانہ عالم بیداری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی۔ اس سے آپؒ کا محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق ومحبت اور مقام حضوری کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

8- آپؒ کی ہرادا، ہرفعل، نشست و برخواست، وضو، نماز، سونا، جاگنا، کھانا، پینا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تابع ہوتا تھا۔

9- واعظ خوش بیاں، مقرر و خطیب شیریں لساں، ایسے کہ دوران وعظ عجب وجدانی کیفیت کا سماں ہوتا۔ جو کہیں اور نظر نہ آتا۔ حاضرین و سامعین کے علاوہ درودیوار پر اثرات محسوس ہوتے۔

10- آپؒ کا جملہ کلام تصوّف سے پُر ہے۔ بطور نعت ہزاروں اشعار لکھے۔ کثیر کتابوں کے مصنف جو کہ تبلیغ کا بہترین ذریعہ اور عشق محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگنے کا اعلیٰ ترین وسیلہ ہیں۔ آپؒ کا کلام پڑھنے، سننے والوں کی کایا پلٹ دیتا ہے۔

11- خدمتِ دین اور خدمتِ خلق میں ہمہ وقت مشغول رہتے اور اس کو سب سے بڑی عبادت اور رضائے خداوندی کے حصول کا ذریعہ سمجھتے اور دوسروں کو بھی یہی تلقین فرماتے۔

12- دین پر استقامت کو سب سے بڑی کرامت کہا کرتے تھے۔ خود کو نمود و نمائش سے بچا کر اور چھپا کر رکھتے اور مریدین کو بھی اس کی تاکید کرتے۔

13- آپؒ اپنے اسلاف (علماء مشائخ حضرات) کا عملی نمونہ یعنی مجسمہ پیکر تھے۔ ساری زندگی ریا اور طمع ولالچ سے خود کو بچا کر رکھا۔ اپنے فرزندوں اور مریدین کو بھی یہی سبق دیا۔ اہل سنت والجماعت عقیدہ پر قائم رہے۔ اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرمایہ حیات سمجھنے کا درس دیا۔ بزرگوں اور والدین کا

Marfat.com

ادب بجالانے کی تاکید فرمایا کرتے۔

اختصار اَنذ کور ہوا۔ اگر قبول افتدز ہے عزّ وشرف

دعا ہے کہ ربِّ کریم ہم سب کو قبلہ حضرت صاحبؒ کے اسوہء مبارکہ کے رنگ میں رنگنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ ہمیں باعمل مسلمان اور اللہ والوں کا صحیح خادم بنائے۔ کتابِ ھذا کے مؤلف کو اجرِ عظیم اور رضائے شیخ کی نعمت سے مالا مال فرمائے۔

نیز ہمارے ولی نعمت، معدنِ عظمت و برکت زیب سجادہ پیر طریقت جناب حافظ وحید الحق صاحب مدظلہ العالی اور جناب صاحبزادہ والا شان حامد رضا محسن صاحب اور صاحبزادہ جناب فداءُ لحق صاحب زادلطفہٗ کا سایہء عاطفت ہمارے سروں پر ہر دو جہاں میں قائم رکھے۔

آپ حضرات کے فیوض ظاہری و باطنی میں مزید اضافہ فرمائے۔ دربارِ عالیہ، آستانہ مبارکہ کی رونق و برکت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور سدا آباد رکھے۔ آمین یا ربّ العالمین بجاہِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اجمعین الا یوم الدین۔

خاکپائے درویش، بندہ ناچیز

علامہ ڈاکٹر محمد عابد مصطفائی نقشبندی

خلیفہ مجاز سرکارِ اعلیٰ درویش ہیبت پوری

پرنسپل جامعہ مصطفائیہ یعقوبیہ چاہ میراں، لاہور

Marfat.com

آغاز سوانح حیات

قبلہ حضرت صاحبؒ کے جدِ امجد

آپؒ کے جدِ امجد کا نام نامی اسم گرامی الحاج حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالکریم صاحبؒ نور اللہ مرقدہ تھا۔ آپ کا دولت خانہ امرتسر میں تھا۔ آپ نے دو حج پیدل ہی کئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی آپ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت کیلئے تشریف لے گئیں۔ اور ادھر ہی قضائے الٰہی سے دار فانی سے رخصت ہو گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اَلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

آپ کئی برسوں بعد اپنے وطن واپس لوٹے۔ آپ کے قرابت دار بھائیوں نے آپ کے مکانات اور دیگر جائداد پر قبضہ کر لیا تھا۔ آپ نے واپسی پر اپنے مکانات اور جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ مگر بھائیوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ حاجی صاحب نے بالکل تکرار نہیں کی۔ اور اپنے بھائیوں کے رویئے کا قطعاً برا نہ منایا۔ اور نہ ہی اظہار

Marfat.com

افسوس کیا۔ دل میں کوئی ملال وغصہ نہ لائے۔

اہل محلہ نے چاہا کہ حاجی صاحب اپنے بھائیوں سے اپنی جائیداد کا مطالبہ کریں۔ ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ بھائیوں سے جھگڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت ہی وسیع ہے۔ چنانچہ آپ وہاں سے ہجرت فرما گئے۔

آپ امرتسر سے تن تنہا روانہ ہو گئے۔ مختلف جگہوں پر قیام فرماتے ہوئے آخر آپ ایک چھوٹے سے گاؤں جو شہر پسرور سے غربی جانب تقریباً 2 کلو میٹر ڈسکہ روڈ پر ہے۔ موضع موسیٰ پور تشریف لے آئے۔ اور وہیں آپ نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔

وہیں آپ نے دوسری شادی فرمائی۔ اور پھر بقیہ تمام عمر موسیٰ پور ہی میں مقیم رہے۔ اور وہیں خدمت دین۔ درس و تدریس اور خدمت خلق میں دن رات مصروف رہے۔ آپ قبرستان موسیٰ پور ہی میں آسودہ خاک ہیں نور اللہ مرقدہ۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کے والد مکرمؒ

آپؒ کے والد محترم و مکرم کا اسم گرامی حضرت مولانا محمد ابراہیم تھا جو اپنے وقت کے ولی کامل۔ عالم باعمل ۔زاہد۔ عابد۔ مفتی اور نہایت پرہیز گار شخص تھے۔تمام عمر تبلیغ دین ،درس و تدریس اور خدمت خلق میں صرف کی۔آپ عاشقِ رسول ۔شب بیدار اور منکسر المزاج شخصیت کے مالک تھے۔علمائے حق کیلئے اعلیٰ نمونہ تھے۔عالم شباب میں ہی اس دار فانی کو چھوڑ گئے آپ بھی موسیٰ پور میں ہی آسودہ خاک ہیں۔نور اللہ مرقدہ۔

آپؒ ہر سال ماہ جیٹھ کے آخری ہفتہ اتوار کو اپنے اباؤ اجداد کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے مناتے رہے ہیں اور آج بھی اسی شان و شوکت سے منایا جارہا ہے۔

آپؒ کی والدہ محترمہ مغفورہ کا نام نامی حسن بی بی تھا۔نہایت عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کے برادران

آپؒ کے ایک بھائی جن کا نام حضرت علامہ مولانا محمد اسحاق تھا۔ اپنے وقت کے جید عالم۔ فاضل۔ کامل عامل اور عاشق بزرگ ہوئے۔ آپؒ سے عمر میں چھوٹے تھے۔ 1977ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے آپ بھی قبرستان موسیٰ پور میں مدفون ہیں۔

آپ کے ایک تایازاد بھائی جن کا اسم گرامی حضرت علامہ مولانہ عبدالرحمٰن تھا۔ آپؒ سے عمر میں بڑے تھے۔ بچپن میں ہی یتیم ہوگئے تھے۔ اسلئے ان کی پرورش۔ تعلیم و تربیت اور شادی وغیرہ آپؒ کے والد گرامی نے فرمائی۔ وہ بھی 1970ء میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور ننگل مرزا (پسرور) میں آسودہ خاک ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن (مرحوم ومغفور) کے صاحبزادے حضرت میاں محمد محمد جی (ثانی) وقت کے جید عالم۔ پیر طریقت۔ عاشق رسول ہوئے ہیں۔ عامة

Marfat.com

المسلمین کے دلوں کو عشق رسول سے منور فرمایا۔

آج بھی میاں محمد جی (ثانی) کے صاحبزادے میاں عتیق الرحمٰن صاحب لوگوں کو عشق کے جام پلا رہے ہیں۔ جید عالم اور نہایت منکسر المزاجی میں زندگی بسر فرما رہے ہیں۔ روحانی و جسمانی حکیم بھی ہیں۔ سینکڑوں لوگ اس آستانہ سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

الغرض آپؒ کے آباؤ اجداد۔ برادران وغیرہم۔ سب کے سب فرداً فرداً اپنے اپنے وقت میں عالم فاضل۔ زاہد ولی کامل ہو گزرے ہیں۔

حضرات اندازہ فرمایئے کہ جس ہستی کی ایسے پاکیزہ ماحول اور برگزیدہ ہستیوں کی زیر نگرانی تربیت اور پرورش ہوئی ہو۔ وہ کیسا گوہر نایاب ہوگا۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ اس گوہر سے روشنی کے مینار پھوٹے۔ تو پھر مجھ جیسا۔ نااہل۔ کم علم شخص ایسی ہستیوں کے اوصاف حمیدہ کا کما حقہ کیوں کر احاطہ کر سکے گا۔

لیکن بتوفیق الٰہی اور آپؒ کی شفقت اور نظر کرم سے قلم اور کوشش کو انہی کی زیر نظر حرکت دے رہا ہوں۔ اور اللہ پاک کا کرم سمجھتا ہوں جس نے مجھ جیسے نالائق۔ ناچیز حقیر اور نہایت ہی عاجز انسان کو راہنمائی اور توفیق بخشی کہ اللہ والوں کا تذکرہ کر سکوں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحب رح کی ولادت باسعادت

آفتابِ عرفان قبلہ عاشقاں مورخہ 9 ربیع الاول 1390ھ بمقابق 1890ء بروز سوموار موضع موسیٰ پور تحصیل پسرور میں دنیا میں تشریف فرما ہوئے۔ والدین نے آپ کا نام محمد یعقوب رکھا بعدازاں آپ نے اپنا لقب درویش پسند فرمایا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہر نور اللہ تعالیٰ کے نور سے خود بھی روشن ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی روشنی فراہم کرتا ہے۔ مگر چمگادڑ کو دن کی روشنی میں بھی آفتاب کی روشنی نظر نہیں آتی۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سورج روشن نہیں ہے۔ نقص صرف دیکھنے والی آنکھ مین ہے۔ آفتاب سامنے ہو۔ پھر بھی روشن ہے۔ اگر نظروں سے اوجھل ہو پھر بھی روشن ہے۔ اور اس کی روشنی سے ہی دیگر چاند ستارے سیارے روشن ہیں۔

بعینہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی آخرالزمان اللہ تعالیٰ کے نور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف آوری سے قبل بھی روشن تھے۔ زندگی میں بھی روشن اور دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی روشن ہیں۔ جیسا کہ کلمہ سے ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے رسول ہیں۔ جیسے ظاہر زندگی میں سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات تھے۔ اب بھی ویسے ہی اپنے عاشقوں کو تصرفات سے نوازتے ہیں۔اور دیدار کی نعمت سے سرفراز فرماتے ہیں۔

ان کی روشنی سے تمام اولیائے کرام روشنی حاصل کرتے ہیں۔اس لئے زندگی میں بھی لوگوں کو ہدایت اور روشنی دیتے ہیں۔اور دنیا سے جانے کے بعد بھی رہنمائی فرماتے ہیں۔ اولیائے عظامؒ سے منسلک ہزاروں واقعات ہیں جن کا احاطہ یہاں ممکن نہیں۔

غرضیکہ انبیاء کرام علیہ السلام اور اولیائے عظامؒ کا وجود باسعود اور زندگی کا ہر لمحہ اور منزل رحمتِ الٰہی اور نورِ عرفانِ الٰہی سے لبریز ہوتی ہے مگر حقیقتاً نظر آئے یا نہ آئے اس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کا بچپن

آپؒ نے جس دینی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ وہ متقین۔ عالمین۔ عاملین۔ کاملین۔ صابرین۔ شاکرین۔ صالحین۔ عاشقین۔ عابدین کا گھرانہ تھا۔ کلھم نہایت منکسر المزاج اور سادگی پسند تھے۔ خود پسندی اور شہرت کے شیطانی وساوس کو ہمیشہ کچل کر رکھا۔ مخلوق خدا کی خدمت اور ریاضت وعبادت ان کا طرہ امتیاز تھا۔ زیب وزینت اور دولت سے کنارہ کش رہے۔

سادہ لباس اور سادہ خوراک کو پسند فرماتے۔ کروفر سے ہمیشہ اجتناب کیا۔ ایسے ماحول میں آپؒ کی تربیت ہوئی اور ظاہر وباطن کی پاکیزگی وراثت میں حاصل ہوئی۔ زمانہ طفولیت عام بچوں کی طرح کھیل کود میں نہ گزرا۔ بچپن سے ہی دینی تعلیم کی طرف راغب ہوگئے اور علم دین پڑھنا شروع کردیا۔

علم دین ہی انبیا کی وراثت ہے۔ مرادان حق اور پیران عظام کے لئے سب سے مقدم علم دین سے مکمل آگاہی ہے۔ جتنے بھی بزرگان دین اور اولیائے اکرام ہو گزرے ہیں۔ سب علم ظاہر حاصل کرنے کے بعد علم باطن اور طریقت کی طرف متوجہ ہوئے۔

Marfat.com

قا لالنبیؐ لا فر ق بین الحیوان و الا نسا ن الاباالعلم

اولیااللہ وہی ہیں جو کتاب وسنت کے پورے پابند ہوں۔فرض۔واجب۔سنت۔ مستحب۔حلال وحرام سے مکمل واقف ہوں۔علم دین سے مکمل آ گاہی اوراس پرعمل درآمد اوراس کے ساتھ عجزہ وانکساری اور خلوص ہی فقراور طریقت کی راہیں کھولتا ہے۔سلطان العارفین سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

علموں باجھ جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ھُو
سوے برساں اوہ کرے عبادت رہے اللہ کنوں بیگانہ ھُو
غفلت کنوں نہ کھلسن پردے دل جاہل بت خانہ ھُو
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں ملیا یارِ یگانہ ھُو

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کے استاد محترمؒ

آپؒ نے دینی علوم کی تعلیم (صرف۔نحو۔تجوید۔قرآت۔تفاسیر۔احادیث) غرضیکہ جمیع علوم دینیہ کی تعلیم اپنے والدِ بزرگوار سے حاصل کی۔آپؒ کے والد محترم وقت کے مفتی۔محدث۔فقیہ اور عالم باعمل تھے۔ساری زندگی علم دین کی درس وتدریس میں صرف کی۔زہد وتقویٰ۔عجز وانکساری۔عشق ومحبت میں بلکہ جمیع صفات علویہ میں کامل و اکمل تھے۔

جب استاد اس شان کا مالک ہو۔تو پھر شاگرد بھی نمایاں شان والا ہوگا۔پھر والد ہونے کے ناطے سے اپنے لختِ جگر کی پرورش میں سونے پر سہاگے کا کام کیا۔آپؒ نے جواں عمری سے پیشتر ہی علوم کی تمام منزلیں طے فرمالیں۔آپؒ صرف ونحو میں ید طولیٰ تھے۔ جب آپؒ تلاوت کلام پاک فرماتے تو سننے والوں پر ایک سکتہ طاری ہوجاتا اور خوفِ الٰہی سے آنسو بہہ نکلتے۔یہ کہنا بھی بے جانہ ہوگا کہ جانور بھی محظوظ ہوتے۔چھوٹی عمر میں علم دین کی منزل پالینا بھی بفضلہٖ تعالیٰ سمندر عبور کرنے کے مترادف ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

اے مقام نہ زوروں حاصل نہیں عقل نوں ڈھوئی
جان تک بخشے نہ بخشن ہارا صفت کمال نہ کوئی

جذبہ عشق الٰہی اور حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا ہی سے آپؒ کے سینے میں موجزن تھا۔ جس نے روز بروز آپؒ کو تڑپانا اور بے تاب کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ تحصیل علم کے زمانے سے ہی آپؒ خلوت نشینی اور مجاہدہ کی طرف راغب ہونے لگے۔

مجاہدہ ایک ایسا فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خلوت نشینی کیلئے غارِ حرا میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور کئی کئی دن وہاں مجاہدہ فرماتے اور پھر واپس تشریف لاتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپؒ کی راہنمائی فرمائی لہٰذا نوعمری کے زمانہ میں ہی آپؒ نے تقریباً سات سال آبادی سے باہر ایک نالے پر ریاضت میں گزارے۔ جو موسیٰ پور شریف سے شمال جانب واقع تھا۔ وہاں آپؒ نے انوار و تجلیات کے جلوے ملاحظہ فرمائے۔ عشق الٰہی۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ سوز و گداز۔ ذوق و شوق اور تڑپ میں شب و روز اضافہ ہوتا چلا گیا۔

یہی معرفت الٰہی کا نور تھا۔ جس نے مستقبل میں بے شمار انسانوں کے دلوں کو اس نور سے منور کرنا تھا اور ذکر الٰہی میں مشغول کرنا تھا۔ آپؒ کو اللہ تعالیٰ نے حسنِ صورت اور حسنِ سیرت بدرجہ اتم عطا فرمایا تھا۔

ایسا حسن اور ایسی سیرت کہ فِی اَحسنِ تقوِیم (التین) کی حقیقت نظر آتی

Marfat.com

تھی کہ آپؒ کو دیکھ کر خدا یاد آ جاتا تھا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے روز ازل سے ہی بعض انسانوں کو اپنی معرفت کیلئے چن لیا اور پسند کر لیا ہوتا ہے اور ایسے انسان پھر دوسروں سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ جن کی اللہ تعالیٰ تمام شیطانی وساوس سے حفاظت بھی فرماتا ہے۔ آپؒ دورِ جوانی میں حسن و جمال کے پیکر تھے۔ آپؒ بناؤ سنگار۔ نمود ونمائش۔ زیب و زینت اور ریاکاری سے سخت نفرت فرماتے تھے۔ بلکہ عجز وانکساری۔ شرم وحیا۔ ایثار ووفا۔ فقر وغنا۔ قناعت۔ تبلیغ ووعظ۔ خدمت خلق زندگی کا نصب العین رہا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمہ وقت مستغرق ہوتے۔ جب بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سنتے یا پڑھتے آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہو جاتا۔

اس نعمت کی مزید نشوونما کیلئے ایک مرشد کامل کی اشد ضرورت ہوتی ہے جو روحانیت کے بند پردے واء کر کے جلوہ الٰہی کے نظارے کرواتے ہیں اور ایسا صرف روحانیت کے سلسلے میں منسلک ہوئے بغیر ممکن نہیں۔ کیونکہ سلسلہ روحانیت، سلسلہ در سلسلہ چلتے چلتے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے اور وہی ہستی اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سب کے پیر اعظم ہیں جہاں سے سب فیض یاب ہوتے ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

Marfat.com

یہ مرشدان کاملین کا ہی حصہ اور سلسلہ ہے جو طالبان صادق کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس پر قدم بوسی کرواتا ہے۔تو یوں آپؒ کے دل و نگاہ مرشد کامل کے متلاشی ہوئے تا کہ باطن کی ضوفشانی ہو سکے اس بارے آپؒ نے کلام فرمایا ہے۔

☆ ☆ ☆

کی آکھاں میں آکھ نہ سکدا آکھاں جے ڈر مارے
پاکاں نال برابر بہناں کی طاقت اوگن ہارے
پر میں سنیا ناپاکاں نوں پاک ہمیشہ تارے
پاک یعقوبؒ جے ہونا آ پھر سجناں دی دربارے

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کا کلام

ص۔ صحبت مرداں دی بہت چنگی مرد برے نوں نیک بنانودے نے
مرد رب دے جو نے ولی اللہ تیر نکلے نوں واپس لیانودے نے
نظر کیمیا جہاں نوں رب بخشی اوہ موئے نوں زندہ کر دکھانودے نے
قدم چُم یعقوب اللہ والیاں دے پھڑ چور نوں قطب بنانودے نے

ل۔ لبھنا اے جے کر یارنوں توں کوئی یار دا یار پھر لبھ لے توں
پتے والا تینوں پتہ دیوے ایہو جیہا دربار پھر لبھ لے توں
پھل لبھدا کسے گلزار وچوں ایہو جیہا گلزار پھر لبھ لے توں
مویاں باہجھ یعقوبؒ نہیں یار لبھدا پہلے ہار تے ہار پھر لبھ لے توں

ل۔ لاکے توڑنی نہیں چنگی یار آکھ کے یاز تھیں بجھناں کی
کلمہ پڑھ کے تے اقرار کر کے پھر یار ولوں منہ بجنا لی
دل رکھ کے یار دا نام سوہنا پھر سوناں تے پھر رجناں کی
جدوں پیٹ اناج تھیں ہو بھریا بھرے ڈھول یعقوبؒ پھر وجناں کی

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کا کلام

اچھی زندگی

جس اپنی زندگی رنگنی اے اوہ یار دے بوہے آجاوے
نالے دیکھ لوے سوہنے ماہی نوں نالے اپنا آپ وکھا جاوے
پر اک گل ماہی ملدا نہیں بناں ملیاں ملنے والیاں دے
جے طلب تیرے دل ملنے دی پھڑ مرشد ماہی ملا جاوے
جاگ بنا دودھ جمدا نہیں بناں جمیاں مکھن لبھدا نہیں
لا جاگ چنگی پھر رڑکیں خودنوں ویکھ مکھن ہتھ آجاوے
جنہاں یار دا جلوہ پایا اے اوہ سبھناں ولوں ہتھ دھو بیٹھے
اوہ مرئیوں پہلے مر گئے نے یار آوے آپ بلا جاوے
دنیا بے وفا کمینی پیار اس دا کیوں دل پا بیٹھوں
اج ٹھیک تیری گل ہور کسے دی اے تیرا ساتھ بھلا جاوے

Marfat.com

یا مولا میں سائل تیرا خواہ ناقابل خواہ میں قابل

پر تخی نہ ویکھن عیباں نوں دے تورن اوہ جو آجاوے

لگی مرض یعقوبؑ تیری دی طب وچ کوئی دوا ناہیں

فائدہ دیوے او دوا جو دلبر آپ پلا جاوے

☆☆☆

مردکامل طالبان صادق کو ذکر الٰہی اسم ذات اللہ سے تزکیہ نفس وتجلیہ روح فرماتے ہیں۔جس سے نفس فنا ہو کر تابعدار بن جاتا ہے اور یہ صرف توجہ مرشد کامل اور توفیق الٰہی سے ہی ممکن ہے اور پھر آدمی عارف باللہ ہو جاتا ہے اور معرفت الٰہی میں غرق ہو کر معرفت کی منزلیں طے کرتا ہے۔

آپؒ کی اس تڑپ نے مجبور کر دیا کہ وہ ایک مرشد مردکامل کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر معرفتِ الٰہی کی منزلیں طے فرمائیں۔

☆☆☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کے مرشد باکمال

آپؒ کے مرشد پاک کا اسم گرامی حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰنؒ تھا۔آپ اسم با مسمّٰی تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ان بڑا فضل وکرم تھا۔آپ اپنے دور کے عالم وعامل ۔ فاضل وعارف۔محدث اورفقیہ تھے۔آپ روشن ضمیر وذاکر۔زاہد وعابد۔صابر وشاکر۔آشنائے طریقت وحقیقت۔ جود وسخا کے پیکر تھے۔خودنمائی۔خودپسندی۔شان وشوکت سے سخت نفرت فرماتے تھے۔عاجزی اور انکساری کی تصویر۔سینہ صفا اور مقبول بارگاہ الٰہی تھے۔ چشمۂ فیض روحانیت اور معرفت الٰہی سے مستفیض فرمانے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو اعلیٰ اوصاف اور عمدہ خوبیوں سے نوازا تھا۔آپؒ کا دولت خانہ پسرور سے غربی جانب تین چار کلومیٹر موضع 'لوہارکے' تھا۔آپؒ کو اللہ تعالیٰ نے کتنا نوازا تھا۔اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔انسان کی ہمت نہیں کہ اس کا کوئی معیار قائم کرسکے یا کوئی حد مقرر کرسکے۔

الغرض وسیلہ مرشد کامل سے ہی بزم روحانیاں میں جگہ حاصل ہوتی ہے اور روحانی دنیا کے خدامست انسان فقیر۔مرشد کامل کسی پر حکم الٰہی سے نگاہِ کرم فرما کر چور کو قطب کے مقام پر فائز فرما دیتے ہیں۔

Marfat.com

مرشدِ کامل کی توجہ کے بغیر اگر طالب ریاضت کر کے بال کی طرح باریک ہو جائے اور عبادت کی کثرت سے اس کی کمر ٹیڑھی ہو جائے۔ایسی محنت شاقہ سے بھی کسی مقام کا کچھ علم نہیں ہوتا۔ پھر وہ سلک سُلوک کون سا ہے۔جس سے بے ریاضت ومحنت کے رازومحبت مل جائے۔

کامل مرشد سالہا سال کی ریاضت کے بغیر بھی اگر وہ چاہے تو ایک ہی لحظہ اور آنِ وحدت میں کلید اسم اللہ ذات سے تمام قفل کھول کر کل وجز ایک نقطہ کے اندر دکھا سکتا ہے۔

آپؒ کے پیرومرشد اکثر لاہور رہتے تھے۔وقت وصال آپؒ کو بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا اور وہیں آپؒ واصل باللہ ہوئے۔عین اس وقت ایک انگریز ڈاکٹر اور انگریز لیڈی ڈاکٹر آپؒ کے پاس موجود تھے۔ڈاکٹر نے تصدیق کی کہ نبضیں رک گئیں ہیں لہٰذا آپؒ فوت ہو چکے ہیں۔

لیڈی ڈاکٹر نے دل کو چیک کیا تو دل چل رہا تھا۔اس نے کہا کہ آپؒ زندہ ہیں۔ڈاکٹر نے کہا کہ اگر زندہ ہیں تو نبض کیوں رک گئی ہے۔لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ اگر فوت ہو گئے ہیں تو دل کیوں چل رہا ہے۔دونوں ہی اس بات پر حیران تھے کہ ایسا کیوں کر ہے۔

بالآخر لیڈی ڈاکٹر نے اقرار کیا کہ مسلمانوں کے پیر پادری جب فوت ہو جاتے ہیں مگر ان کے دل حرکت کرتے رہتے ہیں۔وہ غیر مسلم بھی اللہ والے مرد کامل کی حیات جاودانی کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔

Marfat.com

جونام کا مسلمان انبیا کرام اور اولیاءعظام کی حیات کا منکر ہو حقیقت میں وہ چلتا پھرتا مردہ ہے۔

و لاکن لا تشعرون (سورہ بقرہ ۱۵۴)

ترجمہ: بلکہ ان کوشعور نہیں۔

جنہاں دے دل عشق سمایا اوہ نہ مرن کدائیں
اوہ زندہ اوہ زندہ ہر دم یارا بھل نہ جائیں

آپ قبرستان میانی صاحب، مزنگ لاہور۔ مدفون ہیں نوراللہ مرقدہٗ

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی بیعت کا ذکر

اپنی بیعت کے متعلق آپؒ نے فرمایا کہ نالہ (جس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے) پر خلوت نشینی کے دوران سلسلہ طریقت میں داخل ہونے کا خیال غالب ہوا۔ اور دل ایک کامل پیرو مرشد کا متلاشی ہوا۔ چنانچہ اس نیک اور اعلےٰ مقصد کے لئے بارگاہ الٰہی میں رہنمائی کا طلب گار رہا۔

نالے پر ''حضرت صاحب لوہار کے'' والوں سے گاہے گاہے ملاقات اور گفتگو ہوا کرتی تھی۔ بارگاہ الٰہی میں پہلے ہی راہنمائی کی درخواست کر چکا تھا۔ تو بتائید الٰہی دل حضرت صاحب کی جانب مائل ہونا شروع ہو گیا اور دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ حضرت صاحب کے ہی دست حق پرست پر بیعت کر لینی چاہیے۔

آپؒ نے فرمایا کہ میں بیعت ہونے کی نیت اور ارادہ سے ''لوہار کے'' چلا گیا۔ جا کر حضرت صاحب کی خدمت میں السلام علیکم عرض کیا۔ ایسا محسوس ہوا کہ شائد حضرت صاحب پہلے ہی سے میرا انتظار کر رہے فرما رہے ہوں۔

میں نے بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے منظور فرمالیا۔ اور مجھے اسی روز بیعت سے مشرف فرمایا۔ مجھ پر ایک رقت طاری ہو گئی اور دل کو سکون میسر ہوا۔

Marfat.com

حضرت صاحب نے طریقت کے اسباق کی تعلیم فرمائی۔ان اسباق کی مجھے پہلے ہی سے مشق تھی۔جو اپنے آباؤ اجداد سے حاصل کی تھی۔

حضرت صاحب چونکہ روشن ضمیر تھے۔اسلئے ان کی باطنی نظر نے سب کچھ ملاحظہ فرمالیا۔اور فرمایا کہ تم تو خلعت خلافت کے لائق ہو۔لیکن میں نے اپنی عاجزی اور انکساری پیش کی۔

حضرت صاحب نے نگاہِ شفقت فرمانا شروع کردی اور بہت جلد میری روحانی تربیت کو عروج بخشا اور مجھ پر معارف الٰہی کا ظہور شروع ہو گیا۔

ہو گئیاں منظور او جو چڑھیاں نظریں یار دی
اتھے گل اعتبار دی کی وٹک بے اعتبار دی

خلافت ایک امانت ہے اور اس کا نبھانا بہت بڑی ذمہ داری ہے اور مشکل کام ہے۔مگر جس کو اللہ تعالیٰ نے روز اوّل سے ہی منتخب کرلیا ہو۔اس کو طاقت بھی عطائے ربی ہوتی ہے۔اس کی حفاظت اور نگہداشت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مرشد کی نظرِ شفقت سے ہی ممکن ہے۔کیونکہ

ان رحمته الله قريب من المحسنين (سورہ الاعراف ۵۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں کے زیادہ قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس سے جو کام لینا ہوتا ہے۔ویسے ہی ان کی رہنمائی فرما دیتا

Marfat.com

ہے۔جس کا جو خلیفہ ہو۔ اسکے تمام خصائل و معاملات ۔عادات اور حقائق معارف کا مظہر ہونا چاہیئے۔

شراب عشق پی کر جو نہ بہکے ظرف اس کا ہے
کہ اک اک بوند اس کی رکھتی ہے تاثیر ے خانہ

آج کل ہوتا یوں ہے کہ ادھر کسی کے مرید ہوئے۔تھوڑا عرصہ کبھی کبھار۔ گاہے بگاہے۔رسمی طور پر اپنے پیرومرشد کے پاس آئے گئے۔نہ حاضری کے آداب کا پتہ اور نہ ابھی کچھ سیکھا اور خلعت خلافت کی تمنا دل میں بسا لیتے ہیں۔اور پھر دل میں کھلبلی مچی رہتی ہے کہ نہ معلوم کس وقت خلافت ملے گی۔

حالاں یہ نہیں سوچتے کہ ابھی پیرومرشد کے مقام سے بھی آگاہی نہیں ہوئی اور چلے معرفت الٰہی کو حاصل کرنے۔ابھی پیرومرشد سے دِلی لگاؤ اور محبت بھی پیدا نہیں ہوئی۔ابھی قربان ہونے کا جذبہ بھی پیدا نہیں ہوا۔ابھی نفس پراگندہ ہے۔ابھی اندر سے ''میں'' نہیں گئی۔ابھی اپنی نفی نہیں ہوئی اور سوچ رہے ہیں کہ لوح محفوظ پر لکھی تحریر پڑھیں۔

ارے سالک ذرا سن۔بجز محبت شیخ کے منزل حاصل نہیں ہوتی۔محبت شیخ کیا ہے۔فنافی الشیخ ہونا۔ہر طرف۔ہر سو۔ہمہ وقت۔ہر آن۔مرشد نظر آئے ایک لمحہ کیلئے بھی جمال مرشد سے غافل نہ ہو۔اپنا آپ مٹادے۔اپنی ہستی ختم کردے۔

Marfat.com

مرشد کے قدموں کی خاک ہو جا۔ باادب ہو جا۔ پھر مرشد تمہیں اگر قبول کر لے یہ مرشد کی خاص نظر کرم نظر عنایت احسان اور مہربانی ہو گی۔ پھر تو بانصیب ہو گا۔ کیونکہ بے ادب بے نصیب باادب بانصیب۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

حضرت صاحبؒ کا کلام بابت دل کی صفائی

تانبیا جے تو سونا بنناں خدمت کر اکسیراں
دعویٰ چمک چھڈیں تو اپنا بیٹھیں پاس فقیراں
لوہے مثل زنگاری جے دل آوے پاس استاداں
سان چڑھا کرن تس روشن جیوں شیشہ دلشاداں
چڑھیا سان زنگار نہ رہیا روشن شیشہ ہویا
نظریں آون صورتاں اس چوں جس بھی ویکھیا گویا
جدون زنگاروں صاف تیرا دل ہویا مثل آئینہ
غیبی شکلاں ہوون ظاہر پیش اس نور خزینہ
منظر حق ہووے پھر اوہ دل ویکھے شاہ یگانہ
جتوں ویکھے شاہ نوں ویکھے شاہ دا پڑھے ترانہ

☆ ☆ ☆

Marfat.com

سر رکھ دے سوہنے پیر اگے سر رکھیں پھر تابعداریاں نے
راضی پیر جے مولا بھی پھیر راضی تیرے کول جے وفاداریاں نے
دیکھ برکتاں پیر دے آبو ہے کھلن دل دیاں ماریاں باریاں نے
کھلن باریاں جدون یعقوبؒ پاویں جو یار دیاں جلوہ کاریاں نے

☆ ☆ ☆

اپنا آپ بھول جا۔اپنی خوہشات ترک کردے۔اپنا لالچ چھوڑ دے اپنی ہستی ختم کردے۔اپنے مرشد پر کامل یقین رکھ۔ان کی باطنی نگاہ وہ کچھ دیکھتی ہے۔جس کا مرید اندازہ بھی نہیں کرسکتا۔دنیا کی رغبت ختم کر کے رغبت صرف دلدار کی رکھ۔پھر مرشد خالی جھولی بھرے گا۔جو جس قابل ہو۔مرشد اسی کے مطابق عطا فرماتا ہے۔یہ معاملہ روحانی اور باطنی ہے۔پروانے کا سوز، درد اور عشق ومحبت مکھی کو نہیں دیتے۔

آمدم برسر مطلب قارئین کرام! آپؒ 'لوہارکے' والوں کی نگاہ باطن میں بہت جلد مقبول ہو گئے اور حضرت صاحب نے آپؒ کو خلعت خلافت سے نوازا اور تحفے میں ایک قرآن پاک عطا فرمایا کہ میرے پاس یہی سب سے بڑی اعلےٰ اور پاکیزہ دولت ہے۔جو میں نے تمہیں عطا کر دی ہے۔

آپؒ علم قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے پہلے ہی ید طولیٰ

Marfat.com

رکھتے تھے۔ حضرت صاحب کی عنایت فیض اور عطا نے اس میں مزید نورانیت اور معرفت بھر دی۔ باطنی نورانی تجلیات سے آپؒ کا سینہ روشن ہو گیا۔ تو پھر باطنی علوم و فیوض کی منزلیں طے ہوتی چلی گئیں۔

آپؒ کی ذات والا صفات کو وہ گوہر نایاب بنا دیا۔ جس سے آئندہ فیوض و برکات تقسیم ہونا تھی۔ اور نور کے وہ فوارے پھوٹنے تھے۔ جس سے زنگ آلود دلوں کو ایمان کی روشنی نصیب ہونا تھی۔ رہزنوں کو رہرو بنانا تھا۔ اللہ سے دور گئی مخلوق کو اللہ کے قریب لانا تھا۔ بے ہدائیتوں کو ہدایت نصیب ہونا تھی۔

بالآخر پھر ایسا ہی ہوا۔ آپؒ کے عمل۔ قول و فعل میں یکسانیت مخلوق سے پیار۔ اپنا ہو یا غیر۔ سب کو اپنے قریب کیا۔ اپنے باکمال خلق سے غیروں کو اپنا بنایا۔ آپؒ کی عبادت۔ ریاضت۔ شرافت۔ سخاوت۔ اعلیٰ اخلاق۔ خدمت دین۔ خدمت خلق۔ عادات و معاملات۔ خصائل و شمائل۔ حقائق و معارف کو دیکھ کر مخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ اگر ولی اللہ اور درویش دیکھا ہے تو قبلہ حضرت صاحبؒ ہیبت پور والے مولوی صاحب ہیں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

ہستی اور نفس

قبلہ حضرت صاحبؒ کا کلام پڑھیں اور دلوں کو روشن کریں

ہستیوں مستی ملے نہ مولے مستیوں ہستی ملدی
ہستی دے وچ رہندیاں میری قدر نہیں اک تلدی
ہستیوں چھٹ عزیزا اپنی مست اللہ بن جا توں
لا موجود الا اللہ ایہا ورد پکا توں
اول نفس پہچان تو اپنا سن یارا دلدارا
پھیر پہچان خدا دی ہووے ہن تو روشن تارا
نفس پہچان طریقہ میتھوں سن تو یار سجانے
دسیاں باجھ اس راہ دی شائد تینوں سمجھ نہ آوے
ظاہری محنت اتے ریاضت خوش لگدی استائیں
طاعت اتے عبادت خوشیوں کردا شام صبائیں
ایس طریقے مرے نہیں ایہہ بلکہ ہوندا زندہ
خوش رہے تے فربہ ہووے خوشیوں بے اندازہ

Marfat.com

کیوں جو نفس و جود عزیزا باطن وچ پوشیدہ
اتے پوشیدہ نظر ناں آوے خواہ تو کیڈ رشیدہ
باطنی کنوں ریاضت محنت ایھ موذی سڑ جاوے
سڑ کر ٹھیک فنا ہو جائے تاں مقصد ہتھ آوے
پاک تا ثیر تصویر یعنی اسم اللہ دے پاروں
نفس درست ناں کیتا جس نے اوہ باہر درباروں
پا ناں سکے کدی خدا نوں اوہ نفسانی بندہ
حرص ہواواں مکر فریبوں دل اسدا نت گندہ
نفس اتے شیطان ایھ دونویں وچ وجود انسانی
ہین وزیر اعظم ایھ دونویں انہاں حکم روانی
ایھا وجہ جو اہل نفس نت رہین پریشاں حالاں
دلوں آرام تسلی ناہیں رجھے قیل مقالاں
بھاویں کل جہان دی شاہی نعمت مال تمامی
دے دیو اسنوں سیر ناں ہووے پھر بھی بے آرامی
فتنہ ظلم فساد ہمیشہ ایھ نفس دیاں کاراں
اہل نفس برباد ہمیشہ سنئے وچ اخباراں

Marfat.com

حرص طمع وچ پے گیا جو کوئی اوہ مغلوب نفس دا
جال ناں ویکھیا دانہ ویکھیا قیدی ویکھ قفس دا
چھوڑ دیوے جو حرص طمع نوں تے خواہش نفسانی
نیک مراتب اتے مناسب ملدے اس دلجانی
وچ رضاء الٰہی آیا تے چھٹیا ہر پاسوں
اتے مقام حضور محمدی ﷺ پا چھٹیا وسواسوں
روشن دلی نصیب ہوئی۔اس دل بنیا آئینہ
صاف شفاف ہن نظری آوے دوروں پاک مدینہ
جلوہ دوہاں جہاناں منظر ہن اسنوں دسیاوے
کل حجاب گئے اٹھ اگوں گھر والا گھر آوے
نکل فناؤں قدم جو رکھیا جگہ مقام بقادی
جد چاہے ہن مجلس حاصل انبیاء، اتے اولیاء دی
بس میاں اس نفس اپنے دا تابعدار ناں بن تو
تابعدار بنا اس اپنا سکھ کتوں ایھ فن تو
قلب صفائی حاصل ہوئی قید نفس تھیں یارا
نفسانیت کبر آنا تھیں مل جائے چھٹکارا

Marfat.com

اسم اللہ دا پاک تصور اس وچ ایہا خوبی
نفس فنا کر دیوے تے دکھلاوے چمک محبوبی ﷺ

نفس مویا دل زندہ ہویا نفس زندہ دل مویا
دل مویا جو غافل سر پر پاک خدا تھیں گویا

یاد رکھیں ایہ نکتہ میرا اہل نفس جو بندہ
مجلس وچ یزید پلید اوہ رہے ہمیشہ گندہ

مجلس بایزیدؒ گرامی حضرت جو بسطامی
رہین ہمیش جو اہل اللہ تے صاحب دل مدامی

سوچ ذرا تو دن تے راتاں کسدی مجلس بہندا
بایزیدی مجلس یاتے پاس یزید تو رہندا

پر ایہ لو کلام الٰہی اتے حدیث پیاری
ملدی سر پر دوہا وچوں پاروں تابعداری

سید پاک محمد ﷺ سوہنا میں صدقے قربانی
مرشد اعظم کل خلقت دا خاص محبوب حقانی

مرشد اعظم دے فرمانوں باہر مرشد جیہڑا
اوہ مرشد نہیں اوہ فریبی مرشد آکھے کیہڑا

Marfat.com

پیری اتے مریدی یارا اک نمونہ پیارا
مجلس پاک محمدی ﷺ دا جو سمجھیں اک اشارا
کل اصحابؓ نبی سرور ﷺ تے صدقے اپنیاں جاناں
کردے فرق نہ کردے تاہیں پایاں اچیاں شاناں
رات دنے دیدار محمدی ﷺ خورش آہی اصحاباںؓ
تاہم عجز نیازی پیشہ آہا تہاں احباباں
توبہ استغفار کریندے رہندے وچ نیازاں
ہور کسے دا ذکر کی اتھے پو ہنچے ایتھاں نداراں
اینویں ہر طالب نوں چاہیئے پیر اپنے دا ہونا
پیر اپنے دی دید وچالے وچ نیاز کھلونا
توبہ استغفار کرے نت ایہا راہ نیارا
طالب تے مطلوب دوہاں دا ایہا طریق پیارا
شرع محمدی ﷺ راہوں جس نے قدم خلاف اٹھایا
آپ اتے اصحاباںؓ دے راہ خود نوں نہیں چلایا
اوہ نفسانی پیر فریبی اس دے نزد ناں جا تو
سخت گناہ اس مرشد کہنا اپنا آپ بچا تو

Marfat.com

مرشد کامل پک نشانی سن یعقوب سناوے
پوہنچ مقام فنا فی اللہ جو اس وچ غرق ہو جاوے
عقل فکر وچ آوے ناہیں ایھ جمال انوکھا
دید دیدار پیارے والی نام وصال انوکھا
وچ بقا اپنے جو آہا اوہ منظور کدوکا
عارف باجھ خدا ناں ویکھن سن مولا دیا لوکا
اتھ ناں ویکھیا دلبر جسنے تے پہچان ناں کیتی
حب دنیا دل سیاہ اس کیتا اکھ عرفان اس سیتی
من کان فی ھذہ اعمیٰ ویکھ قرآن سناوے
فھو فی الاخرۃ اعمیٰ پاک خدا فرماوے
اوہ اکھ دلبر ویکھن والی دل دی اکھ پیاری
سر دی اکھ ناں ویکھے دلبر ایھ تے سمجھ نکاری
جام شراب طہوروں دے ہن فوراً مینوں ساقی
انشاء اللہ چل ایگرے لکھساں رمزاں باقی
اصلی مقصد دے ول آواں جس دا نشر دماغے
حاضر مجلس نوں لے چلاں پاک نبیؐ دے باغے

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کا کلام

متعلقہ نماز اور اسکی آدائیگی

ساقیا جام نمازوں دے اک پڑھاں نماز میں ربی
مست سرور نشے وچ ہو کے چھوڑ دیواں میں سبھی
وچ نماز نیاز نہیں حاصل اُتے سروروں مستی
ایہ نمازی نہیں نمازی اجے اپنی وچ ہستی

ایہ عبادت سب توں وڈی وڈے دی دربارے
حاضر ہو پھر خود نوں ویکھے کھوٹا عشق بازارے
اللہ اکبر آکھ زبانوں ہتھ بنھ حاضر ہویا
ہن پھر ویکھے ہستی اپنی ایہ ناجائز گویا

پڑھی نماز تے عادت اوہا عادت بدلی نائیں
ویکھی نہیں نماز حقیقت گیا وقت اضائیں
خودی تکبر اُتے مظالم نیز شرارت بازی
اندروں اجے پلید تمامی اتوں ویکھ نمازی

Marfat.com

ایہا ظاہر داری آکھن ظاہر کم ناں آوے
اندروں باہروں خالص چاہیئے تاں جا کرمل پاوے
آ عشقا تو میں بھلے نوں سِدھے راہے پا تو
موذی نفس میرا سڑ جاوے اسنوں اگ لگا تو
نفس سڑے میں خالص ہوواں خالص پڑھاں نمازاں
رہندی عمر تاثیر نمازاں ویکھاں نال نیازاں
خالص جام پلا اک ساقی لکھ سناواں بھایا
حق نماز جو سرورعالم ﷺ تاکیداں فرمایا
اوّل ویکھ قرآن مبارک پاک خدا فرماوے
ایہہ نماز فرائض کل تھیں اعظم ٹھیک بتاوے
کل نمازاں میریاں اوپر کرو حفاظت پوری
وچلی جو نماز عصر دی اس دی سانبھ ضروری
کھڑے رہو درباز اللہ دے ادب تعظیموں شوقوں
با اخلاص نیاز حضوری حاصل کیجو ذوقوں
بھی فرمایا متقیاں لئی ایہہ کتاب گرامی
نری ہدایت غیب اُتے جو کرن یقین تمامی

Marfat.com

قائم رکھن پاک نماز ایہہ پڑھن ہمیشہ شوقوں
جو کجھ دتا اساں تہانوں خرچ کرن اوہ ذوقوں
حکم نماز دتا بھی مولا پڑھو نماز ضروری
مال اپنے دی ذوقوں شوقوں دیو زکوٰۃ ضروری
ساقیا جام نمازاں دے اک پڑھاں نماز میں ربی
مست سرور نشے وچ ہو کے چھوڑ دیواں میں سبھی
اتے رکوع کریندے جیڑے نال اونہاں دے رل کے
پڑھو نماز تسی بھی سبھے با جماعت مل کے
ترک نماز تے ڈاڈھی چیز اک پڑھے جو کرے قضائیں
اس دے حق وچ ایہہ فرمائے پاک خداوند سائیں
اونہاں نمازیاں لئی خرابی اپنی جو نمازوں
بے خبرے جو اٹھ کر پڑھدے وقت گزار اندازوں
ویل جہنم وچ اک وادی جس دی سختی پاروں
منگے نیز پناہ جہنم مولا دی درباروں
قصداً کرے نماز قضا جو اسوچ ڈالیا جاوے
پناہ خدا دی رب العالم اپنا فضل کماوے

Marfat.com

بعد اونہاں دے پیدا ہوئے کچھ ناخلف نکارے
ضائع کیتیاں جہاں نمازاں ناں آئے دربارے
نفس مراداں پچھے لگے اتے نمازوں سستی
جلدی ملسن غیی دوزخ تھیں اوتھے ہوگ درستی
غیی اک وادی وچ جہنم گرمی اُتے گہرائی
بہت زیادہ سب تھیں جسدی اس وچ کھوہ اک بھائی
نام اس دا جو سہب بتاون دوزخ اگ جدائیں
بجھنے اوپر آوے تاں پھر پاک خداوند سائیں
کھول دیوے اس نوں تاں پھر بھڑک پوے اگ شوروں
کلما خبتنہ دنھم سعیرا بھڑکے زوروں
ہوگ عذاب اس کھوہے اندر زانیاں بے نمازاں
نیز شرابیاں سود خوراں نوں سختی بے اندازاں
دیہن ایذا جو ماپیاں تائیں اوہ بھی ڈالے جاسن
ماپیاں نال پیار نا کیتا سخت عذاب اٹھاسن
ویکھ نماز فضیلت ایتھوں وچ سمجھ ایہہ آوے
سب احکام حبیب ﷺ اپنے تے اوپر زمین پوہنچائے

Marfat.com

فرض نماز کیتی جد مولا اُوپر نبی ﷺ پیارے
عرش عظیم اُتے سدہ کیتی واحد سرجن ہارے
شب معراج ایھ تحفہ بخشیا دوست اپنے تائیں
میری طرفوں یا سردارا ﷺ ایھ سوغات لیجائیں
سن تو ذکر نماز حدیثوں نال پیاراں بھائی
جیوں تاکید نبی سرور ﷺ نے امت نوں فرمائی
پنج چیزاں بنیاد اسلامی خبر حدیثوں ہوئی
اک شہادت باجھ اللہ دے ہور معبود نہ کوئی
اَتے شہادت پاک محمد ﷺ پاک اللہ دا بندہ
خاص رسول ﷺ خدا دا بھیجا ساری خلقت سُن دا
دوم قیام نماز تے تیجی مال زکوۃ ہمیشہ
چوتھی حج تے پنجویں روزہ ماہ رمضان اندیشہ
گھر کسی دے بوہے اگے نہر ہووے اک جاری
غسل کرے پنج واری ہر دن پچھیا نبی ﷺ غفاری
ایہا مثال نمازاں پنجاں کہیا رسول ﷺ غفاری
برکت اینہاں نمازاں بخشے کل خطاواں باری

Marfat.com

بدن اسدے پر میل لیھ جاسی عرض کیتی اصحاباںؓ
رہے ناں ہر گز میل نشانی یا سید ﷺ مہتاباں

اک اصحابیؓ اک گناہ جو اس تھیں صادر ہویا
عرض سنائی پاک نبی ﷺ دی خدمت آن کھلویا

تاں ایھ آیت نازل ہوئی اوپر نبی ﷺ گرامی
پاک اللہ دی طرفوں جو کہ حیّ قیوّم مدامی

دوہاں کناریاں دن دے اندر تے کجھ راتوں
قائم کر نماز پیاری تو آداب صفاتوں

بیشک نیکیاں دور کریدیاں بریاں جو ہوون
ایھ نصیحت یاد کنندگان کارن جو نت روون

عرض کیتی پھر اوس صحابیؓ یا سردار ﷺ پیارے
ایھ کجھ خاص میرے ہی کارن یا تے شامل سارے

میری امت ساری کارن پاک نبی ﷺ فرمایا
میں صدقے سردار ﷺ دوعالم رحمت بن کر آیا

☆ ☆ ☆

Marfat.com

نفس کیسے پیدا ہوا؟

نفس کیا ہے اور کیسے پیدا ہوا ہے؟

دیکھیے حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے علم کی تلقین کی اور انہیں کل چیزوں کے نام سکھا دیئے۔ تو سب سے پہلے ان کی نظر عرش بریں پر پڑی۔ انھوں نے عرش پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کلمہ پڑھا اور سوچا کہ اللہ کے نام کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے آدم تمہارے فرزندوں میں سے یہ ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم آخرالزماں ہوگا۔ جس پر نبوت ختم ہو جائے گی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام ہے۔ قیامت کے روز وہ تمہاری شفاعت کرے گا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو یہ سن کر غیرت پیدا ہوئی کہ بیٹا باپ کا شفیع کیسے بنے گا۔

اس غیرت سے حضرت آدم علیہ السلام کے وجود میں نفس پیدا ہوا۔ جس سے انھوں نے گندم کا دانہ کھا لیا۔ جو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی تھی۔

گندم کا دانہ کھانے کے بعد آپ کے پیٹ میں درد سا محسوس ہوا۔ آپ

Marfat.com

قضائے حاجت کیلئے کوئی آڑ تلاش کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو بھیجا کہ جاؤ حضرت آدم علیہ السلام سے دریافت کرو کہ انھیں کس چیز کی ضرورت ہے۔ فرشتے نے آ کر پوچھا تو حضرت آدم علیہ السلام نے مدعا بیان کیا۔

فرشتے نے کہا کہ جناب جنت میں قضائے حاجت کا کام نہیں ہو سکتا اس گندگی کیلئے آپ کو روئے زمین پر جانا پڑے گا۔ وہی گندگی کی جگہ ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے نکالے گئے اور حسد سے حرص پیدا ہوئی۔ ایک عورت کی حرص میں قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا اور کافر ہو گیا۔

حسد ہی سے کبر وانا اور غرور پیدا ہوا۔ جو شیطان لعین کا لباس ہے۔ اور کبر وانا سے منی پیدا ہوئی۔ اور منی سے دنیا راہزن پیدا ہوئی۔ دنیا رہزن سے چار پسر پیدا ہوئے۔ خناس۔ خرطوم۔ وسوسہ۔ خطرات۔ جو شخص ان چاروں کو منقطع نہ کرے گا۔ وہ معرفت مولا کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور ہوا و ہوس سے نہیں نکل سکتا۔ نفس سے بڑھ کر کوئی مصیبت و بلا نہیں۔

نفس پر قابو پانا۔ اسے قید کرنا نہایت دشوار عمل ہے۔ کیونکہ نفس شکم سیری کے وقت فرعون بے سامان اور بھوک کے وقت دیوانہ کتا اور شہوت اور خواہش نفسانی کے وقت بے عقل اور بے شعور ہو جاتا ہے۔ جس طرح کہ جانوروں کا حال ہے۔

کیونکہ نفس بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور شیطان اسکا وزیر اعظم پھر وہ نفس کا پجاری بن جاتا ہے۔ صرف تاثیر اسم اللہ سے نفس کا تزکیہ ہوتا ہے۔ اور تزکیہ نفس سے تصفیہ قلب حاصل ہوتا ہے۔

Marfat.com

یہ سب کچھ خلاف نفس بجز توجہ مرشد کامل کے ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ مرشد کامل اس کی حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے اور وہ طالب کو ہوائے نفس سے نکال سکتا ہے اور خدا کی پہچان کرا دیتا ہے پھر جو خدا کو پہچان جاتا ہے وہ معرفت الٰہی میں غرق ہو جاتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی ہیبت پور تشریف آوری اور قیام

آپؒ نے بسلسلہ تبلیغ دین موسیٰ پور کے قریب ہی ایک چھوٹا سا گاؤں موضع کوٹلی باجوہ ہجرت کر لی۔ وہاں ایک چھوٹی سی کچی مسجد تھی۔ تقریباً کچھ عرصہ بعد آپؒ نے اہل بستی سے مسجد کی تعمیر و توسیع کیلئے صلاح مشورہ فرمایا۔ تو سب نے اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا۔

چنانچہ سب نے مسجد کی تیاری میں آپؒ کو مکمل ذمہ داری سونپ دی۔ فی گھر چندہ مقرر کر دیا گیا سب لوگوں نے مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔

آپؒ نے رضائے الٰہی کی خاطر مسجد کی تعمیر و تیاری بڑے ذوق وشوق سے مکمل کرائی۔ وہاں آپؒ نے دین کی تدوین و تبلیغ میں دن رات محنت فرمائی اور مسلمان اہل کوٹلی باجوہ کے دلوں کو دین کی محبت سے آراستہ فرمایا۔

جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپؒ کوٹلی باجوہ میں دین کی تبلیغ فرماتے رہے۔ موضع ہیبت پور شریف میں آپؒ کی ایک خالہ صاحبہ رہتی تھی۔ آپؒ ابا جان کے ساتھ وہاں آتے جاتے تھے۔ آہستہ آہستہ خالہ کے گھر آپؒ کے رشتے کی بات شروع ہوئی جو بعد میں

Marfat.com

طے پا گئی۔

شادی کی مقررہ تاریخ کو ہمراہ چند احباب برائے نکاح ہیبت پور پہنچ گئے۔ گھر کے قریب ہی چھوٹی سی مسجد تھی۔ جو غیر آباد تھی۔ مسجد کے امام صاحب نے نکاح پڑھایا جو کہ از روئے شریعت غلط تھا۔ اس لئے ابا حضورؒ نے دوبارہ نکاح پڑھایا۔

عقد کے بعد آپؒ کو تقریر کا موقع دیا گیا۔ مسجد کی غیر آباد حالت دیکھ کر سب کو غیرت دلائی کہ مسلمانوں کی بستی میں مسجد اس قدر غیر آباد ہے۔ آپؒ کا وعظ سن کر گاؤں کے لوگوں کے اصرار پر خالہ نے آپؒ کے ابا جان کو مجبور کیا کہ میں اکیلی ہوں میں چاہتی ہوں کہ آپ یہاں قیام کریں اور دین کا کام کریں۔ ابا جان مان گئے تو یوں آپؒ ہیبت پور کے مستقل رہائشی بن گئے۔ اور سنتِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت) بھی ادا ہو گئی۔

اولیاء اللہ کے وجود رب کریم کی ایک اعلیٰ نعمت ہوتے ہیں۔ اللہ پاک انہیں اپنے اور مخلوق کے درمیان وسیلہ قرب معرفت بنا دیتے ہیں۔ جو اہل اللہ کے پاس بیٹھتا ہے۔ وہ بانصیب ہو جاتا ہے۔

آپؒ پہلے کوٹلی باجوہ تشریف لے گئے تو وہاں مسجد تعمیر کروائی اور لوگوں کے دلوں کو روحانی زندگی بخشی اور ذکر حق میں محو کیا۔ دنیا کی محبت و رغبت کو ترک کروا کے محبت الٰہی سے سرشار کیا۔

ہیبت پور کی بستی ظلمت و جہالت میں گھری ہوئی تھی۔ علاقہ کے لوگ اخلاقی گراوٹ کا شکار تھے۔ بڑے کرخت اور سخت مزاج تھے۔ جھگڑالو اور ضدی تھے۔ رہزنی

Marfat.com

اور ڈاکہ زنی عام تھی۔قرب و جوار کے باشندوں کی زندگی اجیرن بنی ہوئی تھی۔غرضیکہ برائیوں کا گڑھ تھا۔حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی۔

مگر آج آپؒ کے آمد کی طفیل و برکت سے ظاہری باطنی بیماریاں اور برائیاں ختم ہوگئیں۔پروردگار کی رحمت شامل حال ہوگئی۔فیوض و برکات جاری ہوگئے۔انوار کی بارش ہونے لگی۔بیماروں کو روحانی وجسمانی شفا برحمت الٰہی ملنے لگی۔

دلوں کے زنگار ختم ہونے لگے۔نور الٰہی سے دل منور ہونے لگے۔درس وتدریس کا کام شروع ہوگیا۔مردہ دلوں کو زندگی ملنے لگی۔عشق الٰہی و عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جام چلنے لگے۔لوگ تڑپنے لگے۔وحشت ختم ہونے لگی۔ابرآلود مطلع صاف ہونے لگا۔اندھیرے میں روشنی نظر آنے لگی۔

لوگ باکردار ہونے لگے۔صاحب خلق عظیم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں لوگ تڑپنے لگے۔اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگ سختی سے پابندی کرنے لگے۔خودی چھوڑ کر بے خود ہونے لگے۔شیطانیت چھوڑ کر رحمانیت اپنانے لگے۔

دیا اس سرزمین کو حق نے کیا مرتبہ بالا

کہ ہر زرہ بنا آئینہ اسرار عرفانی

خودی مٹا کے بے خود ہو جا راز کراں اشکارا

دلبر خاطر سب کچھ جھلیں مل سی آن پیارا

Marfat.com

یار سجن دی ہر سنت دا بن جا تو دیوانہ
باجھ رضا دے قدم نہ رکھیں مل سی یار یگانہ

☆ ☆ ☆

ہستی وچ سجن نئیں ملدا ہستی صفت سجن دی
صفت سجن دی ملیں آپی ایھ نئیں رسم لگن دی
تو بندہ اوہ مالک کل دا تینوں شان نہ پھبے
تو فانی بس فانی ہو رہو پھر تینوں او لبھے

☆ ☆ ☆

تو قارئین کرام آپؒ نے اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کر دی۔ اور شب و روز دین متین کی تبلیغ میں مصروف رہنے لگے۔ تبلیغ کا کام فی سبیل اللہ کیا۔ توکل علی اللہ پر تمام زندگی بسر کی۔ سوائے بزرگ و برتر۔ رب کریم۔ رؤف رحیم کے کسی سے کسی چیز کے قطعی طلبگار نہ ہوئے۔

اپنی ظاہری 91 سالہ عمر تک اعلائے کلمتہ اللہ کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ خطبات جمعہ خود ارشاد فرماتے۔ آپؒ کے مواعظ حسنہ کا موضوع زندگی بھر عشق رسول صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم ہی رہا۔

محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے جسم میں روح کی حیثیت رکھتی تھی۔ جب بھی محبوب پاک کا نام نامی اسم گرامی صلی اللہ علیہ وسلم سنتے یا لیتے چشم پاک سے بے ساختہ آنسو نکل آتے۔ پھر کافی دیر تک یہی کیفیت رہتی۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ہر وقت آنکھیں فرقتِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں نم رہتیں تو دروغ گوئی نہ ہوگی۔

آپؒ کے اندر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سمندر ہر وقت موجزن رہتا۔ ساری زندگی اپنی نفی کی۔ عجز اور انکساری کا لبادہ زیب تن فرمایا۔ مریدوں اور عقیدتمندوں کو بڑی سختی سے خودنمائی اور نفس پرستی سے بچنے کا حکم فرماتے۔

آپؒ نے اپنی زندگی کے شب و روز کا ایک ایک لمحہ اشاعت دین۔ تبلیغ دین اور خدمت خلق میں صرف کرنا شروع کر دیا۔ ساری ساری رات کا قیام اور دن کے وقت خدمت خلق اور اشاعت دین فرماتے۔ آپؒ نے دعوت و تبلیغ اور پند و نصائح سے امتِ مسلمہ کی رہبری فرمائی۔

جمعۃ المبارک میں آپؒ خود وعظ فرماتے۔ جس کا دورانیہ تقریباً اڑھائی یا تین گھنٹے ہوا کرتا تھا۔ آپؒ کا وعظ اپنی نوعیت کا مثالی ہوتا۔ جو سوز و گداز اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرپور ہوتا۔ جو سامعین کے دلوں کو نور سے منور کر دیتا۔

آپؒ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس انداز سے بیان فرماتے کے آپؒ خود بھی زار و قطار روتے۔ اور سامعین پر بھی رقت طاری ہو جاتی اور کبھی کسی جمعہ کو تو ایسا سماں ہوتا کہ آپؒ کا سوز و گداز۔ رونا اور عشق میں تڑپنا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم کو ایسا منظور ہوتا کہ مسجد بقعہ نور بن جاتی۔ اور انوار و تجلیات کی بارش ہوتی۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زیارت سے مشرف فرماتے۔ جنہوں نے یہ سماں دیکھا وہ کچھ ہستیاں ابھی بھی بقید حیات ہیں۔ آپؒ نے تشنگان ہدایت کو اپنے چشمہ فیض سے سیراب کیا۔ آپؒ نے تمام عمر کسی مذہب۔ کسی فرقے۔ کسی شخص کے خلاف کبھی کوئی دل آزار الفاظ استعمال نہیں کیے۔

دراصل آپؒ کو حبیب کردگار صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت اس انتہا کا تھا کہ اور کسی بات کی فرصت ہی نہ تھی۔ آپؒ کی شب و روز کی عبادت و ریاضت آپؒ کی عجز و انکساری آپؒ کے حلم۔ علم اور شرافت۔ خدمت خلق۔ سوز و درد اور اخوت و ہمدردی نے چار دانگ عالم لوگوں کو اس قدر متاثر کیا۔ لوگ جوق در جوق جمعہ کی ادائیگی کیلئے ہیبت پور (جو اب ہیبت پور شریف کے نام سے موسوم ہو چکا تھا) میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔

پھر لوگ آپؒ کے ہاتھ پر بیعت ہونے کیلئے تڑپنے لگے۔ لیکن آپؒ باآسانی بیعت نہ فرماتے۔ بلکہ باطنی طور پر اس آدمی کی استقامت اور لگن پر نظر ڈالتے۔ کہ کہیں یہ شخص صرف وقتی طور پر جذبات میں آ کر ایسا تو نہیں کر رہا۔

فرمان الٰہی!

واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ زوالفضل العظیم (سورہ بقرہ ۱۰۵)

ترجمہ: اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

Marfat.com

دراصل قادر مطلق روز ازل سے ہی ان خاص بندوں کا چناؤ فرمالیتا ہے۔ جن کو لوگوں کا دینی رہبر اور راہنما بنانا ہوتا ہے۔ اس قسم کے نفوس قدسیہ روشنی کا مینار بن کر ظلمتوں اور وقت کی تاریکیوں کو دور کرتے ہیں۔ وہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم منبع رشد و ہدایت کے کمال وافرہ کے صحیح معنوں میں وارث ہوتے ہیں۔

اہل اللہ کی صحبت سے تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ ان کے کردار حیات۔ معمولات۔ قول وفعل لوگوں کی تعلیمات کیلئے ہوتے ہیں۔ ان کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نجات فی الدارین حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے کاملین عاملین مردان خدا اور عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا وسیلہ ہوتے ہیں۔

از قبلہ حضرت صاحبؒ

رب ملدا رب والیاں پاسوں عقلاں وچ نہ آوے
عقلاں گم تمامی ایتھے عقل نہ رب نوں پاوے

قرآن پاک:

ان رحمته الله قریب من المحسنین (سورہ الاعراف ۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں کے زیادہ قریب ہے۔

ولی اللہ کا وجود باسعود رحمت الٰہی ہوتا ہے۔ جہاں ولی اللہ ہوتا ہے۔ وہاں

Marfat.com

رحمت الٰہی سے مخلوق مستفیض ہوتی ہے۔ وہ علاقہ بھی نسبتِ ولی سے محبوب اور بابرکت ہوتا ہے۔ آپؒ کی نظر کرم اور توجہ باطنی کی تاثیر کا یہ عالم تھا۔ کہ بفضلہٖ تعالیٰ ایک ہی نگاہ میں جاہل کو عالم اور مردہ دل کو زندہ دل۔ روشن ضمیر اور کامل ولی اللہ بنا دیتے۔

آپؒ کے مریدین میں کئی ایسی ہستیاں ہیں۔ اور ہو گزری ہیں۔ جو قریہ قریہ شہر شہر آپؒ کے روحانی اور باطنی فیض سے عوام لناس کو مستفیض فرما رہے ہیں۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
کہ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی جائے عبادت

آپؒ نے اپنے گھر کے ایک کمرے کے کونے میں تقریباً 4x3 فٹ کی جگہ مخصوص کر رکھی تھی۔ جہاں آپؒ رات بھر یادِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ آپؒ نے اس خاص جگہ کو 'کھڈی' کے نام سے موسوم کیا ہوا تھا۔ یہ جگہ آج بھی بعینہ موجود ہے۔

آپؒ کے بعد ہر سجادہ نشین اس کو ویسے ہی جائے عبادت استعمال کرتے آرہے ہیں۔ یہ بڑی بابرکت جگہ ہے۔ کیونکہ آپؒ نے جمعہ کو یہ ارشاد فرما کر مریدین کو مستفیض فرمایا کہ رات کو جب میں یہاں نوافل ادا کرتا ہوں۔ اور دلائل الخیرات کا سبق سوز و گداز کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور رحمت ہوتی ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس گنہگار کو زیارت سے مشرف فرماتے ہیں۔ اور جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کرم فرماتے ہیں۔ تو یہ کھڈی کی جگہ اتنی کشادہ ہو جاتی ہے۔ کہ تمام مریدین یہاں سماجاتے ہیں۔ تمام مریدن یہاں موجود ہوتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سب پر رحمت کی نظر فرماتے ہیں اور پھر تشریف لے جاتے ہیں۔

اللہ کا ولی تمام عمر رضائے الٰہی میں ہی بسر کرتا ہے۔ سر مو برابر بھی خلاف حکم الٰہی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم عمل نہیں کرتا۔

Marfat.com

اللہ والے ہی فرماتے ہیں۔ کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ چہ جائیکہ کوئی کلمہ کلام کوئی عمل کوئی فعل خلاف رضائے الٰہی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ بلکہ کوئی کہلوانے والا کہلوا رہا ہے۔ میری کیا مجال میں تو سب سے زیادہ گنہگار ہوں۔ تو یوں آپؒ نے فوراً اپنی نفی فرمائی اور آپؒ پر رقت طاری ہو گئی۔

مرشد کی ایسی بات سامنے آئے۔ جو معلوم نہ ہوتی ہو تو خود حضرت خضر و موسیٰ علیہ السلام کا قصہ یاد کرے۔ کہ وہ حکایت پیر و مرشد کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں پر ایسی بہت سی عنائتیں فرماتا رہتا ہے۔ اور بہت سی چیزیں منکشف فرما دیتا ہے۔ کہ مرید کی عقل ان بھیدوں کو نہیں جان سکتی۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کا حلیہ مبارک

جسم مبارک قوی۔ تندرست۔ توانا۔ نہایت مناسب ۔ نہ فربا۔ نہ لاغر۔ قد مبارک درمیانہ ۔ نہ طویل ۔ نہ قلیل ۔ رنگت سرخ و سپید۔ چہرہ مبارک نہایت خوبرو۔ چمکتا دھمکتا۔ نورانی۔ بارعب ۔ رخسار مبارک ہموار۔ پیشانی مبارک کشادہ۔ چشم ابرو مبارک متوسط۔ سر مبارک پر بال تمام ۔ دندان مبارک تابندہ۔ رُیش مبارک گھنی مسنونہ یک مشت ۔ خط محتاج اصلاح نہیں البتہ مونچھیں مقراض سے ترشوا لیتے۔ گوش با ہوش۔ سینہ فراخ۔ شرح صدر عرفان ۔ مدینہ فیض گنجینہ شکم نہایت برابر۔ جلد زانو قدرے نرم۔ پاؤں بسبب کثرت عبادت سخت۔ آواز بارعب مگر نرم۔ چال رفتار باادب مردانہ۔ گفتگو لغو سے پاک۔ ادبی۔ علمی ۔ بارعب مردانہ۔ نہایت دل پذیر۔ شگفتہ روئی اور خندہ پیشانی سے فرماتے۔ گاہے بگاہے جمال وجلال۔

نشت و برخواست سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق۔ مجلس درویش میں جو مغموم وملول ۔ پریشان حال آتا۔ سب رنج والم تفکرات بھول جاتا۔ دل یاد خدا میں محو ہو جاتا۔ تسکین قلب ملتا۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کا لباس

لباس کے متعلق کسی قسم کا التزام نہ تھا۔تکلف و جاہ پسندی سے نفرت تھی۔آپؒ کا لباس شریعت کے مطابق ہوتا۔کرتا۔شلوار اور کبھی تہبند بھی زیب تن کرتے۔سر پر کپڑے کی چارکونی سفید ٹوپی رکھتے۔بعد میں آپؒ نے سلوقہ بھی زیب تن کرنا شروع کر دیا۔پاؤں میں چمڑے کی دیسی جوتی پہنتے۔

سردی ہو یا گرمی ہمیشہ فاخرہ لباس سے اجتناب فرمایا۔سردیوں میں بھیڑ کی اون کی بنی ہوئی گرم چادر اوڑھتے۔بازاری گرم چادر۔جبہ اور دیگر تکلفات کو ناپسند فرماتے۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی غذا اور طعام

ایثار اور قناعت کی وجہ سے لذیذ اور پُر تکلف کھانے کی طرف آپؒ کی طبیعت کبھی مائل نہ ہوتی۔ کھانے پینے کے ظروف اکثر مٹی کے بنے ہوئے استعمال فرماتے۔ کھانا کبھی مسند یا تکیہ سے ٹیک لگا کر نہ کھاتے بلکہ ناپسند فرماتے۔ میز یا خوان پر کبھی کھانا تناول نہ فرماتے۔ چونکہ میز اور خوان فخر اور امتیاز کی علامت ہے۔ یعنی امراء اور اہل جہلا کے ساتھ مخصوص ہے اس لئے آپؒ نے اس پر کھانا پسند نہیں فرمایا۔ صبح کے ناشتہ میں اکثر پراٹھہ اور دہی پسند فرماتے۔ باقی طعام نہایت سادہ اور متوسط ہوتا۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی طہارت۔ وضو اور نماز

دین میں عقیدہ بنیاد و مبداء کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر معاذ اللہ عقیدہ درست نہ ہو۔ اس میں خلل و نقص ہو اور فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف ہو تو اعمال برباد اور رائیگاں ہوتے ہیں۔ اس لئے عقائد کی درستگی تمام فرائض سے اوّلین فریضہ ہے۔ اس میں کوتاہی۔ لاپرواہی۔ بے توجہی۔ دائمی خسارہ کا باعث ہے۔

آپؒ نے اپنی تصانیف میں فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد۔ تصوف۔ شریعت۔ طریقت کے مسائل منفرد اور مخصوص انداز میں شرح و بسط سے بیان فرمائے ہیں۔

مگر ایک بات بالکل حقیقت اور واضح ہے۔ کہ آپؒ نے اپنی زبان مبارک سے کسی کے خلاف بھی کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی قلم کو اس جانب جنبش دی۔

نماز کی فرضیت اظہر من الشّمس ہے۔ جس میں شک و شبہ کی ذرا بھی گنجائش نہیں۔ امیر۔ غریب۔ شاہ و گدا۔ مسافر و مقیم۔ مریض و تندرست۔ مرد و عورت۔ آقا و غلام۔ باہوش تمام اہل ایمان کے لئے فرض عین ہے۔

بحر و بر میں۔ زمین پر۔ فضا میں۔ تخت پر۔ دار پر۔ خزاں میں۔ بہار میں۔ رزم

Marfat.com

کارزار میں۔سفر میں۔حضر میں۔خوشی میں۔غمی میں۔لیل ونہار میں۔شام وسحر میں۔نماز کی ادائیگی مسلمان کی شان ہے۔

چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔اگر اس میں خامی ہو تو وہ حیوان ہے۔نبی اللہ کا بارگاہ ایزدی میں ایک سجدہ ساری امت کے تمام عمر کے سجدوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔اس طرح سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو اللہ تعالیٰ کے ولی (دوست) ہیں۔ان کے ایک سجدہ پر ہماری ساری عمر کے سجدے نثار ہوں۔

آپؒ اولاً مٹی سے طہارت فرماتے۔بعدہٗ پانی سے استنجا فرماتے۔آپؒ نہایت احتیاط سے وضو فرماتے۔وضو فرماتے وقت تمام دعائیں مسنونہ باری باری ہر رکن پر ادا فرماتے۔

طہارت اور وضو فرمانے کے وقت موذن کو اذان پڑھنے سے منع فرمایا ہوا تھا۔کہ جب تک فارغ نہ ہو جاؤں اس وقت تک اذان نہ پڑھی جائے۔کیوں کہ طہارت کے دوران اذان کا جواب کیسے ادا ہو۔اور وضو کرتے وقت مسنونہ دعائیں ہر رکن پر پڑھنا ہوتی ہیں۔اس وقت بھی اذان کا جواب دینا ممکن نہیں ہوتا۔اذان سننے والے پر اذان کا جواب دینا واجب ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بے مثال ہے کہ جب موذن اذان دے۔
فَقُوْلُوْ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ تو بھی اسی طرح سے کہو۔

واللہ العالم۔آپؒ کس محبت۔درد اور پیار سے۔نیاز سے اذان سنتے ہیں۔
گویا کہ آپؒ بارگاہ محبوبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہیں۔محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا

Marfat.com

پیارا اور میٹھا نام پاک سنتے ہی نہایت درد محبت سے پڑھتے۔

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ　　　قرۃ عینی بک یا حبیب اللہ

اور اشک بار ہو کر رقت آمیز لہجے میں اپنے دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے اور دیر تک یہی کیفیت رہتی۔ اذان غور اور توجہ سے سننے کے بعد دعائے مسنونہ پڑھتے۔ پھر سب کے لئے دعائے خیر فرماتے۔ کیونکہ یہ وقت دعا کی قبولیت کا ہے۔

جب آپؒ نماز ادا فرماتے تو اس قدر پرسکون۔ اطمینان اور منہمک ہو کر ادا فرماتے گویا کہ معراج کی صحیح لذتوں سے مستفیض ہو رہے ہوں۔

الصلوۃ معراج المومنین

واقعتاً بلاشبہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان کے عین مطابق نماز میں معراج حاصل ہو رہی ہے۔

آپؒ سنتیں ادا فرمانے کے بعد اور فرضوں کی ادائیگی سے قبل کسی سے ہرگز کلام نہ فرماتے۔ آپؒ دونوں ہاتھ مبارک کانوں کی لو تک اٹھا کر کانوں کی لو کو لگاتے ہوئے۔ ہتھیلیاں جانب قبلہ فرماتے ہوئے جب اللہ اکبر کہہ کر نماز کی نیت فرماتے تو ما سوا سے بے خبر راغب الی اللہ ہو جاتے۔

آپؒ کی قرآت یعنی قرآن پاک کا پڑھنا صرف ونحو کے اصولوں کے عین

Marfat.com

مطابق ہوتا۔ اللہ اللہ۔ جب بھی کسی قاری قرآن کو آپؒ کی امامت میں نماز ادا کرنے کا شرف حاصل ہوتا۔ تو بلا جھجک و بلا تردد قاری صاحبان یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے کہ آج تک کسی سے ایسا قرآن پاک پڑھنا سننا نصیب نہیں ہوا۔ سبحان اللہ۔

خشیت ایزدی سے آنکھیں رواں ہو جاتیں۔ اور یوں سوز و گداز سے نماز ادا ہوتی۔ سبحان اللہ کس شان بے مثالی سے ادائے محبوبی صلی اللہ علیہ وسلم ادا ہوتی۔ اس کو تحریر میں لانے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔

جب آپؒ التحیات میں السلام علیک یا ایھا النبی پڑھتے۔ گویا دیدار یار نصیب ہو رہا ہوتا۔ جس کے بغیر عاشقوں کی نماز ناممکن ہے۔ نہایت خشوع و خضوع سے نماز مکمل فرماتے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد بے انتہا۔ دردمندانہ۔ منکسرانہ لہجے میں پست آواز سے دعا مانگتے۔ کیونکہ آہستہ دعا مانگنے والا اونچی آواز سے دعا مانگنے والے سے ستر درجہ افضل ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے ولی کا انداز دردمندانہ میں دست بدعا ہونا یقیناً پسند ہے۔ خدا کرے کہ اہل ایمان کو ایسے کاملین اللہ والوں کی معیت نصیب ہو جائے۔ اور دعاؤں میں شامل ہونے کے مواقع مل جائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کے معمولات و حسن سیرت

آپؒ کا معمول تھا۔ کہ نماز عشاء کچھ تاخیر سے ادا فرماتے۔ نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد صاحبزادہ میاں محمد جی " آپؒ کا نعتیہ کلام یا دیگر تصنیفات سے کچھ بڑی محبت۔ عشق اور دردمندانہ انداز سے پڑھتے۔ یا آپؒ نے۔ جو تازہ کلام لکھا ہوتا۔ اس کو پڑھنے کا حکم ہوتا۔

اس عشق کی روحانی محفل۔ مجلس میں وہاں شب بسری کرنے والے مریدین اور گاؤں کے عقیدت مند لوگ بھی موجود ہوتے۔ یہ روزانہ کی روحانی غذا ہوتی۔ یہ سماں وجد آور اور مسحور کن ہوتا۔ سامعین آپؒ کا کلام سن کر بے حد محظوظ ہوتے۔

جب آپؒ پر سرِ باطنی کا غلبہ ہوتا۔ تو آرام فرمانے کے بہانے کمرے میں تشریف لے جاتے اور تمام عقیدت مندوں کو بھی سونے کی اجازت مرحمت فرماتے۔ پھر یار احباب سوتے اور آپؒ باطن میں گم ہو کر تصنیف وغیرہ میں مشغول ہو جاتے۔

بعدہٗ اپنی جائے نماز یعنی "کھڈی" میں ہی نماز تہجد ادا فرماتے۔ (کھڈی کا ذکر گذشتہ صفحات میں کیا جا چکا ہے۔) فجر کی نماز تک اسی جگہ ورد وظائف۔ مراقبہ۔ استغراق۔ دعائیں۔ ندائیں۔ آہیں۔ انتہائی عروج و کمال میں ادا فرماتے۔

Marfat.com

آپؒ دلائل الخیرات (درود شریف) کی منزل فرماتے۔آپؒ فرمایا کرتے کہ جب میں سبق سے فارغ ہو کر بارگاہ ایزدی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہوں۔تو سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوتی ہے۔نظارہ رخ انور کا کرا کر تشریف لے جاتے ہیں۔

از درویشؒ

دس چلئے ایہ درس محبت سکھلیاں اہل ایماناں
اوکھا راہ محبت اتھے وکدیاں پیاریاں جاناں
جاں تک جاں فدا نہ کریئے مشکل ملے حضوری
تے جے رکھیئے جان پیاری پھر دوری تے دوری
یار ملن دی خواہش رکھتوں اوّلا اپنے سینے
اوہ بھی وقت آوے گا سر پر مل پیئیں یار نگینے
کل تعلق اتے تملق جاں تک توں نہ توڑیں
یار ملے نئیں جاں تک اپنے سارے چاء نہ چھوڑیں
اپنے چاء رکھیندیاں یارا یار نہیں پھر ملدا
یار نہ ملیا جے پھر تیرا قدر نہیں اک تل دا

عشق کا یہ ایک بے کنار بحر عمیق ہے۔جس کو تحریر و بیان میں لانا ناممکن ہے۔

Marfat.com

عاشق لوگ آئے اور عشق کے اس بے کنار سمندر میں پیرا کی کرتے چلے گئے۔ آپؒ نے بھی ساری عمر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں گزار دی۔

اب قلم کو یہیں روک کر آپؒ کی زندگی مبارک کے دیگر پہلوؤں کو اپنی بساط کے مطابق قارئین کی نظر کرتا ہوں۔ آپؒ نماز فجر کے لئے مسجد میں تشریف لے آتے۔ فجر کی سنتیں گھر پر ہی ادا فرماتے۔ بقیہ نمازوں کی طرح فجر کی نماز کی امامت بھی فرماتے۔

نماز اور مزید وظائف و دعا سے فارغ ہو کر طالب علموں کو قرآت۔ ترجمہ قرآن پاک۔ صرف۔ نحو۔ دورہ حدیث و جملہ اسباق کی آپؒ خود تعلیم دیتے۔ بعد میں بیماروں کے لئے کچھ دوائیاں تیار کی جاتیں۔

صبح کا ناشتہ کرنے کے بعد آپؒ باہر حویلی میں تشریف لے جاتے۔ سادہ سی چارپائی پر نشست ہوتی۔ بارہ بجے تک روحانی و جسمانی مریض۔ حاجت مند۔ خدام۔ طالبین۔ مصیبت زدہ۔ غم زدہ۔ طالب دیدار۔ بے بس و بے کس۔ مجبور۔ حاجت روا۔ امیر۔ غریب۔ چھوٹے بڑے۔ مرد و عورت۔ یعنی ہر طبقہ ہائے فکر کے مسائل۔ اپنی اپنی غرض۔ اپنے اپنے سوال کے ساتھ حاضر ہوتے۔

آپؒ نہایت خندہ پیشانی اور نرم مزاجی سے سب کو توجہ سے سنتے۔ جو بھی تشنہ کام آتا۔ سنت خلق عظیم اور فیض عمیم سے شاد کام و سیراب ہو جاتا۔ مدعا دریافت فرماتے پھر نہایت شفقت سے اس کا جواب باصواب ارشاد فرماتے۔

Marfat.com

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

آپؒ تسلی سے سب کی سنتے۔ دوا بھی دیتے اور دعا بھی دیتے۔ نہایت خندہ پیشانی سے اور خوش کن کلام سے اہل دل کو نوازتے۔ دوپہر بارہ بجے سے نماز ظہر تک استراحت فرماتے۔ اس استراحت میں کیا کیا راز پوشیدہ ہوتے۔ کیا کیا عنایتیں ہوتی۔ واللہ العالم۔

آپؒ نماز ظہر سے قبل کبھی غسل بھی فرماتے۔ بعد از ادائیگی نماز ظہر پھر حویلی میں ہی نشست ہوتی۔ کبھی کسی مریض کے پاس کسی گاؤں یا شہر جہاں بھی جانا ہوتا۔ پیدل۔ سائیکل یا دیگر کسی سواری پر تشریف لے جاتے۔ ایک دو خادم بھی ہمراہ ہوتے۔ آپؒ نماز عصر ادا کرنے کے بعد قرآن حکیم کی تلاوت نہایت توجہ وانہماک سے فرماتے تھے۔ دوران تلاوت خشیت ایزدی سے چشمان مبارک سے آنسو رواں ہوتے۔ تلاوت قرآن پاک کا صحیح حق ادا ہوتا۔

آپؒ تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد موصول شدہ خطوط کے جواب ارسال فرماتے۔ اور یوں نماز مغرب کا وقت ہو جاتا۔ آپؒ نماز مغرب کے بعد رات کا کھانا تناول فرماتے۔ پانی یا چائے کے لئے ہمیشہ مٹی کا پیالہ استعمال کرتے۔ کھانے کے بعد کچھ وقت چنداں خانگی امور پر گفتگو ہوتی۔

بات چیت کے بعد اگر وقت اجازت دیتا تو صاحبزادہ محمد جیؒ سے اپنے کلام

Marfat.com

سنتے۔ ورنہ نماز عشاء کی ادائیگی کے لئے تیاری فرماتے۔

آپؒ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد پھر وہی ساقی۔ وہی مے خانہ۔ وہی پیمانہ سے تشنہ لب حضرات کو عشق و محبت کے جام پلائے جاتے۔ آپؒ کے شب و روز کے معمولات نہایت اختصار سے قلمبند کئے گئے ہیں۔

وہ سوتے نہیں جو آتے ہیں اوروں کو جگانے کے لئے

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی منفرد کتابت اور تحریر مبارکہ

اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی۔ یہ وصف۔ یہ کمال آپؒ کو عطا فرمایا ہوا تھا۔ آپؒ کی قلمی تحریر سے عشق و محبت کی بو آتی جو قابل دید ہوتی۔ ایسا معلوم ہوتا کہ ہنر کتابت بھی آپؒ کو فطری طور پر ملا ہوا تھا۔ ہر حرف۔ تلفظ کما حقہ۔ منقش تھا۔ گویا قلم بھی آپؒ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے تھے۔ جس طرح رضا ہوتی ہے۔ قلم باوفا ہوتی ہے۔

تحریر میں نہ اغلاط نہ استقام نہ خطا ہوتی ہے۔ اگر کسی کو شک ہو تو آپؒ کی تحریریں ملاحظہ کرے۔ تصوف کا عظیم خزانہ بنام کتاب ''سیر تصوف'' آپؒ کے دست مبارک سے تحریر کردہ ہے۔ دید کے بعد توفیق رب جلیل کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

آپؒ کی تمام تصنیف شدہ کتب کا ایک ایک شعر ایک ایک فقرہ عشق و عرفان سے مزین ہے۔ کلام کا اور کلام والی ہستی عاشق رسول کے عروج و کمال کا الفاظ میں احاطہ ناممکن ہے۔ عقل سوچنے سے۔ زبان بیان کرنے سے۔ قلم لکھنے سے قاصر ہے۔

Marfat.com

یہ خدا کے دوست ہیں اور خدا ان کا دوست ہے۔ دوست کے درجات ومقامات
کو دوست ہی جان سکتا ہے۔ عقل والوں کی عقلیں گم ہو جاتی ہیں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کا منفرد انداز بیان

اولیائے کرام کی نشست و برخاست سب سے جداگانہ۔ وعظ و نصیحت کا رنگ
الا۔ تقاریر کا اسلوب بھی انوکھا۔ اسی طرح آپؒ کی تقاریر کا انداز بیان بھی منفرد ہوتا۔
ام علمائے کرام۔ مقررین۔ مبلغین و واعظین کی طرح نہ آپؒ کی وعظ۔ نہ طرز بیان۔
پؒ ہمیشہ عاشقانہ۔ عارفانہ۔ وجدانہ بحر میں بیان فرماتے۔

علم کے ساتھ ساتھ عرفان کی روشنی بھی ہوتی۔ تصوف کی چاشنی بھی ہوتی۔
شقوں کو جلا ملتی۔ دلوں کو سرور ملتا۔ عارفوں کو غذا ملتی۔ سامعین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ی الفت میں مسرور ہوتے۔ ایک وجد کا عالم ہوتا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے جاری
وتے۔ اللہ اللہ۔

درویش کی محبت نے۔ عشق کی تڑپ نے آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین حافظ میاں
حید الحق صاحب مدظلہ کو مجبور کیا۔ انہوں نے اپنی زیر نگرانی آپؒ کی تقاریر کو کتابی شکل
یں شائع کرنے کا اہتمام کیا۔

پہلی کتاب بعنوان "مواعظِ حسنہ" حصہ اوّل آستانہ عالیہ سے دستیاب
ہے۔ محبت والے۔ عشق والے اور جملہ تمام مریدین مذکورہ کتاب حاصل کریں اور ضرور

Marfat.com

پڑھیں اور اپنے عشق کو جلا بخشیں۔ دلوں کو منور کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سرور آئے گا۔ اور ضرور آئے گا۔

آپؒ عالم شباب میں مسلسل پانچ چھ گھنٹے کا بیان فرماتے۔ تین چار گھنٹے کا تو آپؒ کا اجمالی وقت ہوتا۔ بڑھاپے میں بھی دو تین گھنٹے سے کم بیان نہ فرماتے۔

بحر حال بیان عرفان کی پرواز بالاتر۔ اکثر اوقات معرفت الٰہی۔ معارف ربانی۔ عشق حقیقی۔ توصیفِ محبوبی۔ دُر معانی۔ ذکر سلطانی۔ سوز و گداز۔ صدائے دل نواز۔ عربی۔ فارسی۔ پنجابی اشعار مثالی و حکایات بے مثال۔ قرآن۔ حدیث۔ فقہ۔ شریعت و طریقت کا انکشاف۔ باندازِ جمال و جلال با کمال علم لدنی۔ چشمہ سِرّ سے اس طرح جوش مارتا کہ گویا بحر ذخائر و دریائے بے کنار سے موج در موج چلا آ رہا ہے۔ اس وقت سامعین پر بے خودی کا سماں طاری ہو جاتا۔ بلکہ در و دیوار جھومنے لگتے۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی توجہ باطنی

آپؒ حلقہ بگوش داخل طریقت مریدین کو بسا اوقات سامنے بٹھا کر باطنی توجہ سے باطنی صفائی فرماتے۔ لیکن اکثر و بیشتر توجہ بباطن ہوتی۔ اولاد سے زیادہ مریدین پر شفقت فرماتے۔ آپؒ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہر فعل و عمل سے بچنے کی سختی سے تاکید فرماتے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ آج بھی مریدین۔ عقیدت مندوں اور آپؒ کے آستانہ پر حاضری دینے والوں کو اپنے فیض سے نوازتے ہیں۔

ان رحمة الله قريب من المحسنين (سورہ الاعراف ۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں کے زیادہ قریب ہے۔

جس اپنی زندگی رنگی ایں اوہ یار دے بوہے آ جاوے
نالے ویکھ لیوے سوہنے ماہی نوں نالے اپنا آپ وکھا جاوے
پر اک گل ماہی ملدا نئیں بناں ملیاں ملنے والیاں دے
جے طلب تیرے دل ملنے دی پھڑ مرشد ماہی ملا جاوے

Marfat.com

جاگ بنا دودھ جمدا نئیں بناں جمیاں مکھن لبھدا نئیں
لا جاگ چنگی پھر رڑکیں خود نوں ویکھ مکھن ہتھ آجاوے

اللہ کریم غفور رحیم کی ذات بے مثال ہے۔وہی سب کا مالک ہے۔اس کے سوا سب اس کی مخلوق ہیں۔جو کچھ بھی۔جہاں کہیں بھی۔اوّل و آخر۔ظاہر و باطن۔نہاں و عیاں۔جو نظام بھی چل رہا ہے۔اسی ایک ہی کی ملکیت ہے۔

سب ملکیتوں میں صرف اللہ ہی مالک ہے۔ہر طرف اسی کی ہی جلوہ گری ہے۔ہر مقام پر صرف اسی کی ہی صفات کا ظہور ہے۔سب کچھ اسی نے بنایا ہے۔اس لئے وہی وحدہٗ لاشریک ہی مالک ہے۔جس نے اس کی مِلک کا انکار کیا۔وہ مالک کا منکر ہو گیا۔

مخلوق میں جو جو کمالات نظر آتے ہیں۔وہ کسی کے اپنے ذاتی نہیں۔وہ سب اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔وہ قادر مطلق ہے۔جس کو جو چاہے۔جس طرح چاہے۔جب چاہے۔جہاں چاہے۔طرح طرح کی خوبیاں۔صفات۔کمالات۔کمال وجلال سے نواز دے۔

وہ نوازنے پر۔عطا کرنے پر۔بلا شرکِ غیر قادر ہے۔اس لئے اس کی عطا کا انکار درحقیقت قدرت الٰہی کا انکار ہے۔اس لئے پرہیز بہت ضروری ہے۔

Marfat.com

تجلے تیری ذات کا سو بسو ہے
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تُو ہے
میں ڈھونڈتا رہا اس کو تسبیح کے دانوں میں
وہ تو ذرہ ذرہ میں عیاں ہے مجھے معلوم نہ تھا

☆ ☆ ☆

Marfat.com

مریدین اور عقیدت مندوں کے پاس ان کی خواہش پر تشریف لے جانے کا بیان

آپ ؒ کو اپنے شیخ کامل کی جانب سے دو رات سے زیادہ گھر سے باہر رہنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس لئے آپ ؒ کوشش کر کے ایک رات گزارنے کے بعد ہی واپس گھر تشریف لے آتے۔ گھر سے باہر تشریف لے جانے سے قبل آپ ؒ کا حکم تھا کہ میرے گھر سے چلے جانے کے بعد میری ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- میری آمد کے بارے میں کوئی تشہیر نہ کی جائے۔ سوائے اپنی جامع مسجد کے۔ مریدین کے۔ شہرت میرے لئے زہر ہے۔ شہرت سے ہمیشہ اجتناب کرنا چاہیے۔

2- میری آمد پر لاری اڈہ۔ اسٹیشن یا کسی جگہ پر خلقت کو جمع نہ کیا جائے۔ یہ بھی میرے لئے بموجب حجاب ہے۔

3- ہر کسی کے سامنے آپ ؒ کی تعریف نہ کی جائے۔ تعریف سے تباہی ہے۔ خاموشی اور پردہ نہایت اعلیٰ ثمر ہے۔ جس نے جو کچھ پایا۔ چھپ کر

Marfat.com

پایا۔(بوتل میں اگر کستوری ہوتو پھر اس کو ڈھکن لگانے کی ضرورت ہے۔)

4- کوئی تکلف نہ کرے۔تکلف سے نفس سر اٹھاتا ہے۔باغی ہوتا ہے۔نفس باغی ہو جائے تو پھر ہلاکت ہے۔

5- شہر میں وعظ کے لئے اعلانات کی کوئی ضرورت نہیں۔جس نے وعظ سن لیا۔سو سن لیا۔

6- درویش جس وقت چاہے۔واپسی کے لئے اجازت لے لے۔مزید رکنے کے لئے مجبور نہ کریں۔

7- محبت کا تقاضا یہی ہے کہ جس سے محبت ہو۔اس کی بات مانی جائے۔اپنی محبت کو شیخ کی محبت پر قربان کر دے۔

8- جس سے محبت ہو اس سے موافقت لازم پکڑو۔

9- ہدایات ملتیں کہ تم سب لوگ بھی اسی طرح زندگی بسر کرنے کی کوشش کرو۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

مریدوں کوالوداع کہنا

آپؒ کی نشست و برخاست ۔کھانا ۔ پینا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ گفتگو۔ مسکرانا۔ اخلاق ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگا ہوا ہوتا۔ مریدوں کو سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق رخصت فرماتے۔

مرید دل زخمی ہو کر جب آپؒ سے جدا ہونے کی اجازت طلب کرتا۔ تو آپؒ کی آنکھیں بھر آتیں۔ جہاں تک مرید جاتے۔ نظر آتے۔ اسی جگہ جدا ہونے والوں کو نظر کرم سے دیکھتے رہتے۔

آپؒ فرماتے کہ یار دیر بعد آتے ہیں تو روتے ہیں۔ جب آقا سے جدا ہوتے ہیں تب بھی آنسو نکل آتے ہیں۔

جنہاں دے دل عشق سماناں رونا کم تنہاں دا
ملدے رودن وچھڑے رودن ، رودن ٹردے راہاں

☆ ☆ ☆

Marfat.com

دلوں کا سکون اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے

ارشاد رحمانی ہے۔

الآ بذکر اللہ تطمعن القلوب (سورہ الرعد ۲۸)

ترجمہ: سن لو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دلوں کو چین ملتا ہے۔

جو دل اور زبان سے منکر ہو وہ ظاہر اور باطن سے کافر ہے۔

جو دل سے منکر اور زبان سے دعویٰ ایمان کا کرتا ہو اس کا باطن کافر ہے۔

جو ظاہر اور باطن ایک جیسی ایمانی طاقت رکھتا ہو۔ وہ دل اور باطن سے مومن ہے۔ ایمان والا ہے۔

کافروں کے دل پر مہر لگا دی گئی ہے۔

منافقوں کے دل میں مہلک بیماری ہے۔

مومنین کے دل مطمئن ہیں۔

بات صرف دل کی ہے۔

ہر ملک کا حاکم ہوتا ہے۔ ہر علاقے میں کوئی چوہدری یا نمبردار ہوتا ہے۔ ہر محفل یا مجلس کا کوئی امیر ہوتا ہے۔ ہر گھر میں کوئی ایک مختار ہوتا ہے۔ ہر جگہ حاکم و مختار کا

Marfat.com

کہنا مانا جاتا ہے۔ ہمارے جسم کا بھی ایک حاکم ہے۔ اور وہ ہے دل۔ جسم کے تمام اعضاء دل کے تابع ہیں۔ دل جو حکم دے گا۔ تمام اعضاء اس کا حکم مانیں گے۔ جب دل کوئی کسی قسم کا حکم نہ دے تو جسم کے تمام اعضاء آرام کر رہے ہوتے ہیں۔

یہی دل اگر اللہ تعالیٰ سے ڈر جائے تو انسان کسی گناہ کے قریب نہیں جاتا۔ بلکہ نماز۔ روزہ۔ تلاوتِ قرآن پاک اور دیگر اعمال صالح میں لگ جائے گا۔ اگر دل نیک جسم کے تمام اعضاء نیک۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان والوں کے دل عرش الٰہی ہیں۔ مزید فرمایا کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ایسا ہے۔ اگر وہ درست ہو جائے تو انسان درست ہو جاتا ہے۔ اگر وہ بگڑ جائے تو انسان بگڑ جاتا ہے۔ اور وہ دل ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال اور صورتیں نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارے دلوں اور اس کے ارادوں کو دیکھتا ہے۔ قیامت کے روز لوگوں کا حشر دلوں کے ارادوں پر ہوگا۔ ہر عمل دلوں کی نیات پر ہے۔

دل مردہ۔ انسان مردہ۔ دل زندہ۔ انسان زندہ۔ دل غافل۔ انسان غافل۔ دل سوز والا۔ انسان سوز والا۔ دل دور۔ انسان دور۔ دل حاضر۔ انسان حاضر۔ دل نور۔ انسان نور۔ دل کافر۔ انسان کافر۔ دل مؤمن۔ انسان مومن۔ ایمان والوں کے دل آرام میں ہیں۔ وجود کا بادشاہ نیک۔ سارا بدن نیک۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن کے دل کو آرام اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ دل کو آرام مال و دولت سے ہے۔ حکومت سے ہے۔ آل اولاد سے ہے۔ زن۔

Marfat.com

زر۔زمین۔یا تجارت کے وسیع کاروبار سے ہے۔عیش وعشرت میں ہے۔

اولاد کو لخت جگر کہتے ہیں۔کیونکہ اولاد کی نسبت جگر سے ہے۔باقی تمام مال و متاع۔امیری۔سرداری۔جاہ وحشمت کا خواہاں انسان کا نفس ہے۔دل نہیں۔دل نفس کے تابع ہے۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

دل زندہ اور دل مردہ

نفس کی حرس بڑھتی ہے۔تو دل کی اہلیت مردہ ہوتی جاتی ہے۔پھر دل نفس کے زیرفرمان ہوجاتا ہے۔لیکن اگر دل زندہ ہو۔تو نفس ہر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔اور بندہ صراط مستقیم پر قائم رہتا ہے۔

بندوں کے دو گروہ بن جاتے ہیں۔روحانی بندہ۔نفسانی بندہ۔روحانی بندوں سے شیطان بھی ڈرتا اور بھاگتا ہے۔اور اقرار کرتا ہے کہ ربّ کریم میرا غلبہ تیرے خاص بندوں پر نہیں۔مقبول اور اخلاص والوں کے اختیارات کو شیطان بھی تسلیم کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ جو بندگان مقبول بارگاہ کے اختیارات۔تصرفات۔کمالات۔جو اللہ تعالیٰ نے انہیں تفویض کیے ہیں۔ان کا جو اقرار نہ کرے۔ان کو تسلیم نہ کرے۔وہ شیطان سے بھی چند قدم آگے ہے۔نفسانی بندے چلتے پھرتے مردہ ہیں۔اور روحانی بندے اپنی قبروں میں بھی زندہ ہیں۔

جس نے اپنے دل کو ذکر اللہ سے زندہ کر لیا۔اس نے نفس پر قابو پا لیا۔
اب یہ بندہ مقبول بارگاہ الٰہی ہے۔

Marfat.com

از درویشؒ

دل بنا توں دل بنا توں سوہنا دل بنا توں
میرے لائق تحفہ لیاویں سوہنا دل بنا توں
دل دے توں اپنا مینوں میں سب کچھ دیواں تینوں
سب کچھ ہتھ تیرے وچ آوے لبھ لویں جے مینوں

از مولانا رومؒ

کعبہ بنگاہ خلیل آذر استؑ
دل گزرگاہ جلیل اکبر است
دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

☆ ☆ ☆

Marfat.com

استغاثہ بارگاہِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

وَگیں اس دیس نوں باد صبائے
میرے دلبر جتھے ڈیرے لگائے
کہیں جھک کر میرے ولوں سلاماں
دیویں پیغام من جانب غلاماں
نظر کر رحمت لِلعالمینا ﷺ
شہنشاہا حسینا ماہ جبینا ﷺ
ہویاں مدتاں ناں کدی یاد کیتا
تیرے درداں مینوں برباد کیتا
ناں پائی جھات میں ول یا نبی ﷺ جی
کیتی جو درداں یا حضرت ﷺ دساں کی
گیاں سیاں تنہاں پائے نظارے
کی آکھاں میں نکرمن، لیکھ ہارے

Marfat.com

میرے محبوب ﷺ جد تیری میں تیری
بھلی قسمت ہو پھر کیوں نہ میری

پئی ترساں تیری اک دید نوں میں
تیرے باہجھوں کراں کی عید نوں میں

چڑھیں چناں تاں ہووے عید میری
مکن روزے کراں جے دید تیری

فرش والے کی جانن شان تیرا
عرش پر جھول دا تیرا پھریرا

ایتھے اوتھے تیرا فرمان جاری
تیری مرضی تے گل ہووے گی ساری

تیرے مکھڑے نورانی توں میں صدقے
تیرے چاہ زنخدانی توں صدقے

رہی بے چج ناں چج سکھیا میں کوئی
بناں سجناں نہیں یعقوبؒ ڈھوئی

☆ ☆ ☆

Marfat.com

حدیث قدسی

ایک حدیث قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ نہ زمین میں سما سکتا ہے۔ نہ آسمان میں مگر مومن کے دل میں سما سکتا ہے۔ اللہ کے پروانے اور یار کے دیوانے فرما گئے ہیں۔

کعبہ بنگاہ خلیل آزر است
دل گزرگاہ جلیل اکبر است

لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ دل آلودگیوں سے پاک صاف ہو۔ یوں اخلاقی معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی بھی ہوتی ہے۔ روحانی ترقی سے مراد نفس کا من جملہ الائشوں سے پاک اور من جملہ اسائشوں سے بری ہونا ہے۔ اور جو شخص یہ مقام حاصل کر لے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اللہ کے دوست ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کو پہچان لیا۔ اس کے دل سے مخلوق کا خوف اور اشیاء کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ اور یہ خوبی آپؒ میں بدرجہ اُتم موجود تھی۔

بڑے بڑے افسران قدم بوسی کیلئے حاضر ہوتے تھے۔ مگر آپؒ نے کبھی بھی ان کے دنیاوی منصب کا اثر نہیں لیا۔

Marfat.com

آپؒ نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور غلامی میں بسر کی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کا یہ عالم تھا۔ کہ اپنی تمام زندگی میں کبھی بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اپنی زبان سے بے وضوادانہیں کیا۔

اس کی واضح مثال یوں ہے۔ کہ آپؒ نے اپنے بڑے صاجزادے کا نام محمد محمد جی رکھا ہوا تھا۔ جب آپؒ باوضو ہوتے تو محمد جی نام لے کر مخاطب فرمایا کرتے مگر جب کبھی وضو کی حاجت ہوتی تو پھر آپؒ مولوی صاحب کہہ کر آواز دیتے تھے۔

عشق سرکار ﷺ کی شمع جلالو دل میں
بعد مرنے کے بھی لحد میں اجالا ہوگا

آپؒ حقوق العباد کا خاص خیال فرماتے۔ آپؒ اپنی اولاد۔ مریدین۔ عقیدتمندان کو ہر حال میں حصول رزق حلال کا درس دیتے۔ اور فرماتے کہ لقمہ حرام سے بچو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

شریعت مطہرہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی نہ کرو۔ اس لئے کہ شریعت سے دوری دین سے دوری ہے۔ اور دین سے دوری بربادی کا سبب ہے۔

آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ روز محشر اگر اللہ پاک نے پوچھ لیا کہ تم جو کپڑے پہنتے تھے۔ اس میں سود کا پیسہ شامل تھا تو ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے کیونکہ

Marfat.com

ملک کا تمام کاروبار سودی ہے۔

مرید توں تے پیر دوہاں شریعت لگدی اے
فرق پیا جے وال برابر بدنامی دوجگ دی اے

آپؒ اپنی وعظ ونصیت۔تبلیغ واشاعت میں تصوف اورطریقت کے وہ نکات بیان فرماتے۔کہ لوگ آپکے گردیدہ ہونے لگے۔لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب آنے لگا۔دین سے رغبت پیدا ہونے لگی۔

آہستہ آہستہ یہ سلسلہ مضافاتی دیہاتوں سے نکل کر شہروں تک پھیل گیا۔اور آپؒ کے فیض کی شہرت عام ہونے لگی۔اکتساب فیض کیلیے لوگوں کا تانتا بندھ گیا اور جمعہ کے لئے مسجد کی جگہ کم پڑنے لگ گئی۔لہٰذا آپؒ نے مسجد کی توسیع فرمائی اوراز سرنو تعمیر کی۔

درس وتدریس کیلیے ایک عالیشان مدرسہ بھی تعمیر کروایا۔آپؒ بذات خود بھی دینی تعلیم دیتے تھے۔لاتعداد مسلمانوں کو ظاہری وباطنی علوم سے آراستہ فرمایا۔اوروہ عالم باعمل ہوکر جگہ جگہ تبلیغ دین اور تقسیم فیض روحانی میں شب وروز مصروف ہیں۔

ان تمام صفات وکمال کے رکھتے ہوئے آپؒ نے ہروقت اپنی نفی فرمائی اوراپنی عجز وانکساری کا اظہار فرمایا۔

Marfat.com

نرفع دراجنت من نشاء ان ربک حکیم علیم (سورہ الانعام ۸۳)

ترجمہ: ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں بے شک تمہارا رب علم و حکمت والا ہے۔

آپؒ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہیبت پور شریف کو یہ شرف بھی بخشا ہے کہ آج تک اس گاؤں میں کوئی بارات ڈھول ڈھمکے۔ سہرے گانے۔ یا اور کسی خلاف شرع رسم کے ساتھ نہیں آئی۔ آج بھی اسی طرح کی پابندی جاری ہے۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

گلاب کے پھول

ایک دفعہ ایک شخص آپؒ کے لئے عقیدت ومحبت سے گلاب کے پھولوں کا ہار لے کر آیا اور آپؒ کے گلے مبارک میں پہنا دیا۔ پھولوں کی کچھ پتیاں زمین پر گر پڑیں۔ آپؒ نے ان کو فوراً اٹھانے کا حکم دیا۔ آپؒ نے گلے سے ہار اتار کر اس کو محفوظ کروالیا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے جوش مارا اور بے ساختہ آپ کی چشم مبارک سے آنسو رواں ہوگئے۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا۔ کہ گلاب کے پھولوں میں میرے محبوب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ اطہر کی خوشبو شامل ہے۔ جس کی وجہ سے یہ پھول خوشبودار ہیں۔

یہ بے ادبی ہوگی کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ اطہر پاؤں کے نیچے آئے۔ سبحان اللہ۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت ہو تو ایسی۔ جیسی آپؒ نے فرمائی۔ کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات ہر ادا اور ہر چیز پر فدا ہو جائیں۔

حضرات محترم اندازہ فرمایئے جو کچھ ہم کررہے ہیں۔ شادی بیاہ کی تقریبات میں پھولوں کا کیا حشر کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دینی محافل میں بھی پھولوں کو کس بے

Marfat.com

دردی سے پھینکا جاتا ہے۔کیا کسی کے ذہن میں یہ بات آئی ہے۔نہیں کبھی نہیں۔ حالانکہ ایسی محافل میں علما بھی ہوتے ہیں۔مشائخ بھی۔مفتی بھی۔پیر بھی۔مرید بھی۔مگر اس سوزوگداز والا کوئی کوئی ہے۔اگر دل کو روشن کرنا ہو اور آخرت میں عافیت چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل پیرا ہو جاؤ یعنی سچوں کی سنگت اختیار کرلو۔

کونو مع الصدقین (سورہ التوبہ ۱۱۹)

ترجمہ: سچوں کی سنگت اختیار کرو۔

از درویشؒ

جہڑے یار دے نال پریم رکھدے اکھاں ویکھ اوہناں نت جاریاں نے
ناہیں سونودے تے ناہیں ہس بولن بحر ہجر وچ اوہناں نت تاریاں نے
کوئی شے پسند نہیں باہجھ دلبر دلبر نال اوہناں نت دلداریاں نے
دلبر باہجھ یعقوبؒ جو ہور ویکھن جان لئیں اوہناں نت خواریاں نے

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی تصانیف مبارکہ

آپؒ نے وعظ و نصیحت ۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ چند ایمان افروز اور بے مثال کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں ۔ جن کا مختصر سا تعارف پیش خدمت ہے ۔

1- سیرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (منظوم پنجابی)

یہ بے مثال تصنیف سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری لخت جگر سیّدہ خیر النساء فاطمتہ الزہراؓ کی سیرت اور حیات پاک کے موضوع پر ہے ۔ علاوہ ازیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات ۔ حضرت بلالؓ کے واقعات اور آخر میں سہ حرفی منقول ہے ۔ اس کا مطالعہ بے درد کو بادرد بنا دیتا ہے ۔ خصوصاً مستورات کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے ۔

یہ کتاب آپ کی سب سے پہلی تصنیف ہے بقول آپؒ یہ کتاب جنات کی روشنی میں تحریر کی گئی ہے ۔ جب آپؒ موسیٰ پور کے قریب ایک نالہ پر رات کو سب سے الگ تھلک ہو کر عبادت و ریاضت کیلئے جایا کرتے تھے آپؒ اپنا حصار کر کے بیٹھ جاتے اور ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتے ۔ دریں اثنا نہایت خوبرو جن عمدہ لباس زیب تن کئے آ

Marfat.com

جاتے۔تو وہاں ان کی آمد پر روشنی ہو جاتی۔وہاں پر کئی جن آپ کے مرید بھی ہو گئے۔ جو ہر نماز جمعہ آپؒ کے ساتھ ادا کرتے رہے ہیں۔

2- سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم (تین جلدیں)

تین جلدوں پر مشتمل یہ تصنیف بھی منظوم پنجابی ہے۔سالکین واعظین اور علماء کیلئے ایک عدیم النظیر اور ایمان افروز تحفہ ہے۔اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کی تخلیق سے لے کر آخر تک زندگی کے ہر پہلو کو نہایت عشق ومحبت سے بیان کیا گیا ہے۔

اس تصنیف کے مکمل ہونے پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرما کر قبلہ حضرت صاحبؒ کو مژدہ سنایا۔کہ جو کوئی اس تصنیف میں میری سیرت وحیات مبارکہ کا محبت سے مطالعہ کرے گا۔وہ جو جائز اور نیک دعا اللہ تعالیٰ سے کرے گا انشا اللہ منظور و مقبول ہو گی۔

3- پریم کہانی (منظوم پنجابی)

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔عشق سے بھرپور جامع تصنیف ہے۔یہ بھی منظوم پنجابی میں ہے۔مجاز وحقیقت کو ایک مثالی انوکھے اور نرالے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ بالخصوص نواسہ رسول حضرت امام حسینؓ کی شہادت حضرت امام مسلمؓ اور ان کے دو معصوم بچوں کی کوفہ میں دردناک شہادت۔حضرت امام حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کا کوفہ کا سفر

Marfat.com

اور کربلائے معلیٰ میں ان کی شہادت کے دل ہلا دینے والے واقعات بیان کیے گیے ہیں۔

بقول بھائی حضور صاحب جو آپؒ کے طویل المیعاد خادم اور خلیفہ ہیں۔ اللہ ان کو صحت اور عمر دراز عطا فرمائے نے بتایا کہ درویش خانہ (حویلی) میں ایک چھوٹا سا کچا کمرہ تھا۔ جب آپؒ اس کمرے میں بیٹھ کر یہ کتاب تالیف کرتے تو حکم ہوتا تھا کہ کسی کو بھی اس کمرے میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اگر کوئی زبردستی اندر آیا تو اپنے نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ یہ کیا راز تھا۔ واللہ عالم

4- سیر علوی (سات جلدیں)

یہ کتاب منظوم اردو میں ہے۔ آپؒ کو مولانا رومؒ کی فارسی کی کتاب مثنوی معنوی شریف ازبر تھی۔ جب آپ بلند آواز سے پڑھتے تو کھیتوں میں ہل چلانے والوں کے جانور چلنا بند کر دیتے۔

آپؒ کو مولانا روم علیہ الرحمتہ کا کلام بہت پسند تھا۔ چنانچہ آپؒ نے بھی بطرز مثنوی شریف چھ دفتر مکمل کر کے کتاب کا اختتام کر دیا۔ پھر مولانا رومؒ آپؒ کو ملے اور محبت سے فرمایا کہ مولانا صاحب مجھے آپ کا کلام بہت پسند آیا ہے۔ میں نے سات جلدیں تحریر کی ہیں۔ آپؒ بھی سات مکمل کریں چنانچہ آپؒ نے بقیہ ساتویں جلد مولانا روم علیہ الرحمتہ کی ایما اور اصرار پر تحریر فرمائی۔

Marfat.com

5- <u>یادِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم</u> (پانچ جلدیں)

یہ آپ ؒ کا نعتیہ کلام ہے۔ نہایت عارفانہ اور عاشقانہ کلام ہے۔ آپ ؒ نے مختلف پیرائے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی فرمائی ہے۔ آپ ؒ کا تمام کلام عارفانہ اور جداگانہ ہے ایک مخصوص طرز کا ہے۔ صحیح طرز میں پڑھنے والا جب کوئی پڑھتا ہے تو محفل پر سکتہ اور وجد طاری ہو جاتا ہے۔

6- <u>سیرِ تصوّف</u> (چار جلدیں)

یہ تصوف کی مایہ ناز اور انمول تصنیف ہے۔ یہ اردو نثر میں ہے۔ اسے آپ ؒ نے ۱۳ سال کی طویل مدت میں محنت شاقہ سے مکمل فرمایا۔

'تعرف' عربی زبان میں ایک کتاب ہے۔ جسکو شیخ ابو بکر بن اسحاق محمد بن ابراہیم بن یعقوب بخاری ؒ نے تصنیف کیا۔ فارسی زبان میں اس کی شرح ''شرح تعرف'' کے نام سے مولانا محمد ابراہیم بن اسماعیل بن محمد عبداللہ بخاری نے تحریر فرمائی۔ چونکہ عربی اور فارسی زبان کو جاننے والے مفقود ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے آپ ؒ کی دوررس نگاہ نے محسوس کیا کہ اب اردو زبان میں اس کا ترجمہ ہونا چاہیے چنانچہ آپ ؒ نے شرح تعرف کا اردو میں ترجمہ فرمایا۔ اور سیر تصوف نام رکھا۔

آپ ؒ فرمایا کرتے تھے کہ دوران تحریر ایک مقام ایسا آیا۔ کہ جس کی مجھ کو سمجھ نہ آتی تھی۔ لاکھ کوشش کی مگر عقدہ میں حل نہیں ہو رہا تھا۔ دور حاضر کے علماء کرام اور صوفیائے عظام سے رجوع کیا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اسی بے چینی میں کئی دن گزر گئے۔

Marfat.com

مگر معاملہ جوں کا توں رہا۔آخر ایک رات کتاب تعرف اور شرح تعرف کے لکھنے والے دونوں حضرات تشریف لے آئے۔اسلام علیکم کے بعد اپنا تعارف کروایا اور وہ مقام حل فرمادیا۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقاں پاک طینت را

آپؒ فرماتے تھے کہ کتاب ہذا مکمل ہو چکی مگر ابھی کوئی نام تجویز نہیں کیا تھا۔ بہت غور کیا۔مگر کوئی موزوں اور مناسب نام ذہن میں نہ آیا۔اسی سوچ و بچار میں تھا کہ پھر ایک رات وہ دونوں اللہ کے ولی تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ اپنی اس کتاب کا نام ''سیر تصوف'' رکھ دو۔ہماری کتاب شرح تعرف کے بھی سات حروف ہیں اور آپؒ کی کتاب کے نام کے بھی سات حروف ہیں۔پہلے لفظ کے تین حرف اور چار حروف دوسرے لفظ کے جیسا کہ ہماری کتاب کے ہیں۔میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور وہ تشریف لے گئے۔اہل علم۔اہل طریقت۔اہل تصوف حضرات کیلئے یہ انمول تحفہ ہے۔

کنارے تے نیئں ملدے کسے نوں موتی عرفانی
سمندر وچ لگا غوطہ اے کم یعقوبؒ بھارا اے

7- <u>نصرت العاشقین</u>

اہل عشق کیلئے مکمل کامیابی اور رہنمائی کیلئے بہت مفید نسخہ ہے۔

Marfat.com

8- <u>برکات الاسماء</u>

اس کتاب میں اللہ پاک کے اسمائے مبارکہ۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ اور اہل بدر صحابہ کرام کے اسمائے مبارکہ کو پنجابی اشعار میں نہایت محبت و عشق سے یاد کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں شجرہ شریف اور سلسلہ نقشبندیت کے اسباق اوران کا طریقہ تحریر کیا گیا ہے علاوہ ازیں استغاثہ بدرگاہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم شامل کیا گیا ہے۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی اولاد مبارک

آپؒ کے تین صاجزادے اور دو صاجزادیاں ہیں۔ آپؒ اپنی اولاد کو بڑی سختی سے دین پر کاربند رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔ ساتھ یہ بھی فرماتے کہ آباؤ اجداد سے ہمارا خاندان مسکینی اور درویشی میں رہا ہے۔ اس لئے تم سب بھی اپنی زندگیاں انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بسر کرو۔

1- صاجزادہ والاشان محمد جی صاحبؒ

آپ قبلہ حضرت صاحبؒ کے بڑے صاجزادے تھے۔ علم و عمل میں یکتائے روزگار اعلیٰ درجہ کے متقی۔ پرہیزگار۔ نہایت حسین و جمیل۔ شفیق۔ مہربان۔ خوش الحان۔ شیریں زبان۔ منکسر المزاج اور عمدہ اخلاق کے پیکر تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا صحیح نمونہ تھے۔ جسمانی اور روحانی مریضوں کے حکیم حاذق اور بے مثل معالج تھے۔ آپ ظاہری اور باطنی فیوض و برکات کا مخزن تھے۔ ہر وقت باوضو رہتے۔ شہنشاہِ سخاوت آپ کا لقب مشہور ہے۔ آپ کشف و کرامت اور ولائت کے اعلےٰ مقام پر تھے۔ کسی نے آپؒ سے آپ کے مدارج و مناقب کے بارے میں دریافت کیا تو آپؒ

Marfat.com

نے فرمایا کہ محمد جی مجھ سے آگے ہیں۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

صاحب زادہ والاشان کے محاسن ودرجات اور سیرت ایک علیحدہ ضخیم تصنیف کی متقاضی ہے۔ یہاں صرف اسی پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں اور مزار میں آپؒ کے بائیں جانب آرام فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات میں روزافزوں اضافہ فرمائے۔ آمین

2- صاحب زادہ محمد احمد جی صاحبؒ

یہ آپؒ کے دوسرے صاجزادے تھے۔ آپ نے ایم اے سیاسیات کیا اور پروفیسر مقرر ہوئے۔ بعدازاں دوران ملازمت آپ نے نوکری کو خیر باد کہہ دیا۔ دینی تعلیم گھر سے ہی حاصل کی۔ آپ شعلہ بیان مقرر تھے۔ آپ بہت جوش اور ولولہ سے تقریر فرماتے۔ آپ اپنی تقریر میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منفرد انداز اور عشق و محبت سے بیان فرماتے۔ آپ شہباز خطابت کے نام سے مشہور ہوئے۔

جذبہ خدمت دین متین آپ کے سینے میں ہر وقت موجزن رہتا۔ شرافت کا مجسمہ تھے۔ نہایت سادہ زندگی بسر فرمائی۔ آپ بھی دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں اور

Marfat.com

احاطہ دربار ہیبت پور شریف مدفون ہیں۔

3- صاحب زادہ محمد محمود صاحب

آپؒ کے تیسرے صاجزادہ ہیں آپ بھی بے انتہا خوبیوں کے مالک ہیں۔ سادگی پسند ہیں۔ذہن درویشانہ ہے۔آپ وکالت کرتے ہیں۔ بڑے نڈر اور طمطراق والے وکیل ہیں۔لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔بے انتہا اوصاف حمیدہ کے مالک ہیں۔ جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے اللہ تعالیٰ صحت تندرستی اور عمر دراز عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

چند نصائح درویشی

کراں تاکید اولاد اپنی نوں سنیو برخوردارو
خدمت خلق خدا دی ہر دم نال پیار گزارو
عمل کرو خود ہوراں تائیں عمل تاکید سناؤ
طاقت ہندیاں کمزوراں دی بہت امداد بجاؤ
بہت پسند عبادت رب نوں خدمت خلقت سندا
وگدا پانی صاف ہمیشہ بند ہویا تے گندا
بدخلقی بدچلنی ولوں بچدے رہو ہمیشہ
ہر اک نال پیار کماؤ ایہہ درویشی پیشہ
پچھلے اساں بزرگ تمامی گزرے وچ درویشی
خدمت خلق خدا فرمائی نال محبت بیشی
دادا پاک تہاڈا جس نوں جانے خلقت ساری
وچ تدریس قرآن معلیٰ ساری عمر گزاری

Marfat.com

عالم کل علوم تے خود نوں ایسا ٹھیک چھپایا
ویکھن والے ہور کسے نوں نہیں معلوم کرایا
تے جد امجد پاک تساڈے پیدل حج فرمائے
دو حج عمر اپنی وچ کیتے نیک مراتب پائے
مفتی وقت اپنے دے آہے ایہہ مشہور نشانی
مسئلہ جو وراثت مشکل دسن کھول زبانی
رحم اللہ سبھناں اوپر ہووے رحمت باری
باپ تہاڈے بھی اس راہ تے اپنی عمر گزاری
ایہا راہ پسند خدا نوں سنیو برخوردارو
نال محبت آپس اندر اپنی عمر گزارو
اتے احکام الٰہی اندر کریو ناہیں سستی
خود بچاؤ ہوراں دسو نال پیار درستی
ایہہ تاکیداں باپ اپنے دیاں رکھیو یاد ہمیشہ
دنیا فکر نہ کجھ ذرہ تے ناں کرو اندیشہ
نظر رکھو رب واحد اوپر کافی اوہا سانوں
حسبنا اللہ ونعم الوکیل دساں ورد نسانوں

Marfat.com

اے فرزندو میریو اتے مرید و کل
تے اے مسلم دوستو سنو نصیحت پھل
رب نوں انج پچھانو عالم کل صفات
ناں محدود معدود اوہ جسم ناں جو ہر ذات
سچ رسول خدا دا منو نال یقین
ملیا جنہاں طفیل اساں نور ایمان مبین
کرو اطاعت نبی ﷺ دی اتے اطاعت رب
دوہاں اطاعت اِکو چھڈو جھگڑے سب
تابع مرضی رہ توں ماں پیو اپنے یار
بعد عبادت رب دی ماں پیو ادب پیار
آکڑ کے نہ چل توں یارا اوپر زمین
خودی پسند نہ رب نوں دل وچ رکھ یقین
یار پچھانیں اوس نوں جو وچ تنگی حال
بانھ تیری نوں پھڑ لے خوش خلقی دے نال
احمق تے ناداں جو اسقیں بچ عزیز
ایسے دی وچ صحبت تدھ بدنامی نیز

Marfat.com

آمدنی جو تیری خرچ بھی اتنا کر
خرچ کیتا جے زیادہ برے انجاموں ڈر
کریں سخاوت اپنی نیک کمایوں یار
پھل سخاوت عمدہ بے شک نو بہار
کم سویں کم کھاویں باتاں بھی کر کم
زیادہ کھاویں دوستا سستی پئے اک دم
زیادہ سویں جے دوستا بدبختی دا تھاں
کئی کم جاون ہتھوں فائدہ ہتھ وچ ناں
بد اصلاں تھیں نیکی نفع امید بعید
بچ اینہاں تھیں دوستا تے خود بنیں سعید
غیبت کریں نہ کسے دی غیبت سخت گناہ
الغیبۃ اشد من الزنا کہیا رسول شاہ ﷺ
فرمایا جے زانی توبہ کرے صحیح
بخش دیوے رب اوسدا ایہہ گناہ قبیح
مگراں بخشے جائے ناں غیبت کرنے وال
جاں تک بخشے ناہیں غیبت جسدی نال

Marfat.com

عجب تکبر خودی تھیں خود نوں رکھ بری
دوزخ داخل ہون دی خود توں دوڑ کری
چغلی کریں ناں کسے دی نہیں بخش جا
آیا وچ حدیث دے گیا نبی ﷺ فرما
رکھ نگاہ زبان نوں موجب ایھ فساد
دونویں طرفاں ہوندیاں بولیوں واہ برباد
پاک بندے جو بزرگ اگے اوہناں نہ چل
ایھ بے ادبی بھاری برا بے ادبی پھل
بخیل اللہ تھیں دور تے جنتوں نیز اوہ دور
لوکاں تھیں بھی ذور اوہ نیڑے اگ ضرور
تن دناں تھیں زیادہ نال کسے آشنا
ترک کلام نہ کریں توں کر لئیں صلح صفا
تہمت والے تھاں توں رہیں عزیزا دور
بدگمان تیرے تے ہوون لوگ ضرور
زیارت قبراں واسطے عبرت کارن جا
مسلماناں دی بخشش کارن کریں دعا

Marfat.com

افضل بعد ایمانوں خلقت دے آرام
دکھ پوہنچانا خلق نوں شرکوں ودھ انجام
بھید تے پیسہ عورت تنے رکھ چھپا
تنے اے خزانے لوکاں نہ وکھا
دنیا پچھے دوڑ دے دنیا دار ہمیش
اللہ والیاں پچھے دنیا دوڑے خویش
کامل پیر جے لبھنا آ میں دیاں نشان
مال مرید اپنے وچ جو ناں رکھے دھیان
اہل اللہ تھیں دوستا مت کرامت لبھ
پاک وجود تنہاں دا ایہا کرامت سبھ
باجھوں عملاں نیک دے جنت رکھنا چا
ایھہ گناہ عظیم وے عمل بجا لیا
سنت نبوی ﷺ کریں ناں جیکر توں ادا
امید شفاعت رکھنی دھوکا نرا سودا
جے توں اپنی ماں نوں رکھدا دلوں عزیز
دوجے دی پھر ماں نوں دے نہ گالی نیز

Marfat.com

خاص وصیت یاد ایہہ رکھ فرزند عزیز

لازم پکڑیں رب دی خاص اطاعت نیز

ایہہ نصیحتاں میریاں اینہاں رکھیو نظر

نیک اعمال کمائیو بدیوں رکھیو حزر

سبھے یار جو میرے سبھے مسلمان

رحم کریں سبھناں تے اے رب دو جہاں

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کا ذکرِ وصال

خادم اپنے آقائی و مولائی۔ مرشدی کے وصال کی بات کیسے لکھے۔ دل فگار۔ جگر۔ یہ جسم لرزہ براندام۔ چشم پرنم۔ ہاتھ کی گرفت سے قلم گر پڑا۔ قلم نے لکھنے سے انکار کر دیا۔ غم واندوہ کا پہاڑ آن گرا۔ کیونکر برداشت ہو۔ بے قراری ہی بے قراری۔ کئی روز اسی سوز و بے قراری میں گزر گئے۔ نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔ ہمہ وقت آتش فراق کی جلن۔ سمجھ نہ آئے کیا کروں۔

مگر سنبھالا لیا کہ حیات بشریت یقیناً ختم ہونے والی ہے۔ یہ قانون قدرت انسانی تخلیق کے دن سے جاری ہے۔ اور ابد تک یوں ہی چلتا رہے گا۔ پھر سوہنے اللہ پاک کے سوہنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ نے بھی رضائے الٰہی پر راضی ہو کر اس جام کو نوش فرما لیا اور دربار الٰہی میں حاضر ہو گئے۔ تمام اولیاء اصدقیا۔ اصفیا۔ اتقیا۔ مومنین۔ مومنات۔ مسلمین۔ مسلمات نے جام موت نوش کیا اور کرتے آرہے ہیں۔

بڑے بڑے کافر۔ خبیث۔ شیطان۔ مغرور انسان موت سے بچ نہ سکیں گے۔ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں تخلیق کیا ہے سب کے لئے موت ہے۔ موت

Marfat.com

اٹل ہے۔ باقی کئی باتوں میں کافرین۔منکرین کا اختلاف ہے مگر مسئلہ موت میں کسی کو اختلاف نہیں اور نہ انکار ہوسکتا ہے۔ کیونکہ سبھی مرتے آئے ہیں اور مرتے رہیں گے۔ لیکن ہر ایک کی موت میں فرق ہے سب کا مرنا ایک جیسا مرنا نہیں۔ بات طویل ہو جائے گی۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

خود موت بھی مخلوق ہے۔ روز محشر جب سب کا حساب کتاب ہو چکے گا۔ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے۔ تو بحکم الٰہی حضرت یحیٰی علیہ السلام جنت اور دوزخ کے درمیان مقام اعراف میں موت کو مینڈھے کی شکل میں ذبح کر دیں گے۔ اس کے بعد کسی کو موت نہیں آئے گی۔ بخوف طوالت قلم کو یہیں روک کر آگے چلتے ہیں۔

کتاب ھذا کی تکمیل کی خاطر آپ ؒ کی زندگی مبارک کے آخری ایام آپ کے گوش گزار کرنے کے لئے کڑوے گھونٹ پی رہا ہوں آپ پڑھ سن کر مستفیض ہوں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

وصال کی پیشگی اطلاع

کاموں کی میں حضرت علامہ مولانا درویش محمد یعقوبؒ۔ یہ آپؒ کے ہم نام مرید خاص ہوئے ہیں۔صاحب کشف و کرامت ولی باکمال ہستی گزری ہیں۔ اللہ والے مشہور ہوئے۔ولائت کے اعلے مقام پر متمکن تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین

حضرت موصوف کاموں کی میں ہر سال 18 فروری کو اپنی مسجد خاص کا سالانہ جلسہ منعقد کرتے تھے۔18 فروری 1980ء کو حسب معمول تقریباً چوتھا جلسہ تھا۔آپؒ اس جلسہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

رات کو آپؒ نے اپنے نورانی۔روحانی وعظ کے دوران فرمایا کہ اس پروگرام میں یہ میری آخری شرکت ہے۔آئیندہ سے صاجبزدگان شرکت کیا کریں گے۔یہ سال آپؒ کی دنیاوی زندگی کا آخری سال تھا۔

فروری کے بعد ہیبت پور شریف میں آپؒ نے نماز عید الفطر پڑھائی۔اور فرمایا کہ یہ میری آخری عید ہے۔علی ھذا القیاس جہاں جہاں بھی آپؒ کسی تقریب میں تشریف لے جاتے۔آپؒ وہاں اپنی آمد کو آخری فرماتے رہے۔

Marfat.com

سبحان اللہ العظیم۔کیا شان ہے۔کیا مقام ہے۔کہ آپؒ دنیا میں گھوم پھر رہے ہیں اور خبریں آخرت کی سنا رہے ہیں۔لوح محفوظ پر لکھی تحریریں پڑھ رہے ہیں۔

ماہ شوال میں آپؒ کے جسم میں نقاہت آنا شروع ہوگئی اور آہستہ آہستہ روز بروز نقاہت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔آپؒ کے خادم آپ کی خدمت کیلئے ہمہ وقت آپؒ کے پاس رہنے لگ گئے۔

ہر ایک کو خدمت کا موقع ملا اور فیوض و برکات سے جھولیاں بھرنے لگے۔ہر ایک کو کچھ نہ کچھ جیسا مناسب سمجھا عطا فرماتے رہے۔جو بھی تیمارداری کیلئے حاضر ہوتا۔جھولیاں بھر لے جاتا۔

باوجود بہت زیادہ نقاہت کے اذان کی آواز سماعت فرمانے کے بعد نماز کی تیاری فرماتے۔اور اشارے سے نماز ادا فرماتے۔واللہ آپؒ کی ان نمازوں کا کیا مقام ہوگا۔اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانے۔

رفیق اعلیٰ کی ملاقات کا وقت قریب آتا گیا۔کبھی حالت استغراق میں ہوتے اور کبھی حاضر۔کبھی باطن کے مشاہدات کبھی حاضرین کی تسلی کیلئے پھر عالم دنیا میں موجود۔

وقت جدائی سے تقریباً ایک ہفتہ پیشتر آپؒ نے فرمایا کہ آج کے بعد سے میری تقسیم کا سلسلہ بند ہوگیا ہے۔اس کے بعد آپؒ نے بالکل خاموش رہنا شروع کر دیا اور زیادہ وقت استغراق میں گزرتا۔

الاانا اولیا اللہ لاخوف علیھم و لا ھم یحزنون (سورہ یونس ۶۲)

ترجمہ: خبردار اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

Marfat.com

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ آپؒ نے زندگی کے آخری ایام کس فرحت اور شان سے بسر کیے۔ نہ کوئی غم نہ خوف۔ نہ حزن نہ ملال۔ محبوب سے وصل کی خاطر کس طرح بخوشی جام وصل نوش فرما رہے ہیں۔

آخر حالت استغراق میں ذکر کرتے ہوئے شہید عشق نے مورخہ 30 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک رات 12 بجکر 3 منٹ پر (محرم الحرام کا پہلا یوم جمعۃ المبارک) حکم الٰہی میں سر تسلیم کر دیا۔

انا اللہ و انا الیہ راجعون

دنیا اک سراء مسافراں دی آیا جو بھی راہی ضرور ہووے
آون جاون دا ایھ مکان بیشک وطن کس دا اتھ منظور ہووے
دنیا دار نوں رہندا فکر دنیا جدوں اس دے نال مسرور ہووے
رغبت رہے نہ دنیا دی اوس ویلے جدوں یار دا سامنے نور ہووے

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کا جنازہ مبارک اور تدفین

باقسمت اور خوش نصیب ہیں وہ حضرات جنہوں نے آپؒ کے جنازے اور تدفین میں شرکت کی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد آپؒ کا جنازہ مبارک گھر سے حویلی میں لایا گیا۔ لوگ زیارت کیلئے دیوانہ وار اُمنڈ پڑے۔

آہ و بکا کا ایک سماں تھا۔ ہر کوئی غم سے نڈھال ہو رہا تھا۔ ہر کوئی زیارت کے لئے چارپائی مبارک کے قریب آنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مخلوق کثیر تھی۔ جگہ کم تھی۔ آخر جنازہ مبارک کھیتوں میں لے جایا گیا۔ جو وسیع و عریض جگہ تھی خلقت بے حساب۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے خلقت کھیتوں سے اُگ اُگ کر شامل ہوتی جا رہی ہے۔

بڑے بڑے اولیائے کرام۔ مشائخ عظام۔ مفتیان حضرات۔ عالم باعمل حضرات۔ امیر و غریب۔ غرضیکہ ہر شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ عقیدت مند حضرات اس میں شریک تھے۔

ظاہراً حاضرین کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق کوئی پچاس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ صفوں کا کوئی شمار نہیں تھا۔ علاوہ ازیں لاتعداد ملائکہ و جنات و واصل باللہ اور اہل اللہ۔ جو نظر نہیں آتے تھے۔ انھوں نے بھی جنازے میں شرکت کی۔ واللہ عالم

Marfat.com

باالصواب۔ اس بات کی تصدیق عارف باللہ حضرات نے فرمائی جو جنازے میں شامل تھے۔

تدفین کیلئے جگہ کی نشان دہی آپؒ کے ہم نام خلیفہ مجاز حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کامونکی والوں نے کی۔ حضرت موصوف آپ کے بہت ہی منظورِ نظر تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ قبر مبارک کے لئے جگہ کی نشان دہی آپ کے باطنی ارشاد کے مطابق ہی کی گئی ہے۔

آپؒ کا مزار پُر انوار آستانہ عالیہ ہیبت پور شریف میں مرجع خلائق ہے۔ روزانہ ہزاروں لوگ حاضری کیلئے آتے ہیں۔

آپؒ کا فیض اب بھی جاری وساری ہے۔ جو صاحب زادہ والا شان حافظ وحید الحق صاحب مدظلہ العالی منبۂ فیوض وبرکات ورشد وہدایت سجادہ نشین آستانہ عالیہ ہیبت پور شریف تقسیم فرما رہے ہیں۔

جو بھی عقیدت سے حاضری کیلئے آتا ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے آپؒ کے فیوض وبرکات سے جھولیاں بھر لے جاتا ہے۔

آپؒ کا سالانہ مرکزی عرس مبارک ہر سال مورخہ 30 اکتوبر بڑے تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے۔ جس میں بفضلہٖ تعالیٰ خلاف شریعت کوئی کام نہیں ہوتا۔ 29 اکتوبر کو بعد از نماز عشاء محفل خاص ہوتی ہے۔ اور رات 12 بجکر 3 منٹ پر عرق گلاب سے رسم غسل ادا کی جاتی ہے۔

Marfat.com

ل۔ لائیاں نے جے توں لائی رکھیں جے نہیں لائی تاں لا بیبا
ایہہ عمر عزیز گوا ناہیں جھبد ے عاشقاں دے کول جا بیبا
عاشق اوہ جو عاشق یار دے نہیں ہوراں واجھاں نوں چاہ بیبا
جو آپ پریم دے نئیں واقف اونہاں ول یعقوب نہ جا بیبا

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کے آخری ایام کی نصیحتیں

آپؒ نے اپنے آخری ایام میں جو نصیحتیں فرمائیں۔ وہ حضرت علامہ درویش محمد یعقوب کاموںکی والے اشعار میں پیش فرما گئے ہیں بغور پڑھے سنئے اور اس پر عامل پیرا ہوکر اپنی عاقبت منور فرمائیں۔

ساقیا جام پلا اک مینوں ہن آیا وقت جدائیاں
یار پیارے درداں والے خبراں ہجر سنایاں
ہجر فراق جدائی یارو سخت عذاب اے سب تھیں
سو پناہ نت دوزخ منگے ایس جدائیوں رب تھیں
میں چلیا میں چلیا یارو اے آیا حکم الٰہی
گیاں گزر خوشی دیاں برساں ہن آیا وقت جدائی
حکم الٰہی موڑ نہ سکے تو میں تے جگ سارا
جو آیا اس اک دن چلنا ایہا حکم پیارا

Marfat.com

یاد رکھو وچ درویشی اے گزرے عمر پیاری
نال پیار محبت رہنا تے وچ تابعداری
سنت پاک نبی ﷺ دے رنگ وچ گزرے وقت تسائیں
وال برابر فرق پیا جے پھیر قبولی ناہیں
میری زندگی پیش تساندے تے جو عمل تمامی
میری سب تصنیف تساں وچ پڑھیو اوس مدامی
سب کچھ مل سی سب کچھ پاسو میرے برخوردارو
عشق اللہ وچ ہو مستانے اپنا وقت گزارو
سب مریداں کراں تاکیداں سنیو نال پیاراں
یاد رکھو اس گلشن اندر بولیاں بول ہزاراں
شیریں سخن نورانی شکلاں چھڈ گئے باغ بہاراں
دل دے محرم دلبر سوہنے تر گئے یار جو یاراں
میرے نال قرار جو کیتے اس تے عمل کمانا
ہر برائیوں اتے خلافوں اپنا آپ بچانا
سنت پاک نبی ﷺ دے رنگ خود نوں رنگو سارے
عشق اللہ وچ ہو مستانے پاؤ پھیر نظارے

Marfat.com

انشا اللہ یاد رکھاں گا میں تساں سبھناں تائیں
تسی بھی یاد رکھنا درویشاں کراں تاکید تسائیں
تسی نہ چھڈناں تابعداری میں نہ چھڈاں کدائیں
بانھ پھڑی دی لاج میں رکھساں روزقیامت تائیں
حجتہ اللہ قائم ہوگئی ہن صورت نظر نہ آوے
قبر میری تے آون والا سب مُراداں پاوے
تسی میرے حق دعائیں کرنا رب بخشے عاجز تائیں
میں ویکھاں گا انشا اللہ تسی ویکھو ناہیں
دور نہ سمجھیو میرے تائیں پاسو پھر منظوری
واں برابر فرق پیا جے پنج سو سالاں دوری
عشق نبی ﷺ وچ روندے رہنا کراں تاکید تسائیں
ہر سنت تے عمل کرو جے سوہنا ﷺ ملے تدائیں
اللھم صلی وسلم علی حبیبک انت سبحان ربی العظیم
پڑھدا رئیں توساری عمراں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
ہر نمازوں پچھے تے سون لکیاں بھی پڑھ جو وار یاراں
سکھے یار ہمیشہ پڑھیو پڑھیو نال پیاراں

Marfat.com

دو جگ ملن مراداں تینوں سننے والیا یارا
ایہہ تحفہ درویشی سمجھو کافی ایہہ اشارا
عاشق رہیں تے عشق کماویں ویکھیں داغ نہ لائیں
چھڈ دے دنیا ایہہ نئیں تیری ساتھ حضور ﷺ بنائیں
دل دریا جس حد نہ کوئی کون دلاں دیاں جانے
درد منداں تے غماں ستایا حال خداوند جانے
ایہہ راہ اوہا جانے یارو جو ہجر محبوبوں جلیا
ایہہ راہ اوہا جانے یارو جو مرنیوں پہلے مریا
مشکل منزل اوکھیاں گھاٹیاں پھر ملن محبوب کدائیں
اول خود تھیں بے خود ہو جا پھر نظارہ پائیں
جان تک خودی تیرے وچ باقی دلبر ملے نہ تینوں
تیرا واس بلائیں ہوسی پتہ لگے حشر نوں
جے لائی تاں سانبھ لگی نوں ویکھیں دور نہ جائیں
جے ٹٹ گئی لگی یاری دوزخ ملن سزائیں
بخش الٰہی بخش الٰہی اساں ماغریباں تائیں
اسیں غلام محبوب تیرے دے خواہ ہیں کیڈ گناہیں

Marfat.com

صدقہ نام اپنے دا یارب کریں قبول اسائیں
صدقہ نام حبیب ﷺ اپنے دا مردیاں کلمہ یاد کرائیں
وقت نزاع تے قبر حشر وچ ہر جاہر تھائیں
شرماں رکھیں ساڈیاں مولا توں فضلاں دا سائیں
کہے یعقوب ہن السلام علیکم یارو جاندی واری
انشا اللہ میلے ہوسن وچ درگاہ رب باری

☆ ☆ ☆

Marfat.com

سلامِ عقیدت

ڈاکٹر ایم بی عابد لاہوری آپؒ کے خلیفہ مجاز عالم باعمل ہیں۔نہایت حلیم الطبع اور منکسر المزاج شخصیت کے مالک ہیں اپنے دردو عشق کا اظہار آپؒ کی خدمت میں سلام کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے راہنما
اے رئیس العارفین تیری خدمت میں سلام

علم میں اور فضل میں زہد میں اخلاص میں
ثانی نہیں ملتا تیرا تیری خدمت میں سلام

عشق محبوب خدا ﷺ سے دل تیرا معمور تھا
آنکھوں سے تھے آنسو رواں تیری خدمت میں سلام

عمر تیری گزری ساری اشاعت اسلام میں
پابند سنت مصطفیٰ ﷺ تیری خدمت میں سلام

Marfat.com

بیداری میں ہوتی رہی ہر روز دید مصطفےٰ ﷺ
کیا بیاں ہو تیرا مرتبہ تیری خدمت میں سلام
تیرے ملنے کے لئے آتے رہے داتا حضور ﷺ
تم تھے یگانہء روزگار تیری خدمت میں سلام
سرکار لاثانیؒ بھی رہے کرتے سدا عزت تیری
بے شک تو ہے والا شان تیری خدمت میں سلام
شہباز خطابت فیض الحسنؒ تعریف میں رطب السان
درویش ہے تُو والا شان تیری خدمت میں سلام
تصانیف تیری بے مثال سرمایہء صد افتخار
صاحبزادگان بھی ہیں پاکباز تیری خدمت میں سلام
جا بسے ہو خلد میں اے ہمارے پیشوا
آج ہم سب کہہ رہے ہیں تیری خدمت میں سلام
تیری فرقت میں شاہا آنکھیں ہیں سب کی اشکبار
کیجو شفقت کی نگاہ تیری خدمت میں سلام
مرقد پہ تیرے ہوتی رہے انوار کی بارش سدا
عابد تیرا ہے محوِ دُعا تیری خدمت میں سلام

☆ ☆ ☆

Marfat.com

ہدیہ عقیدت

صوفی عبدالستار آپؒ کے منظور نظر نعت خواں جس پر آپ کی خاص عنائتیں تھی۔ عشق میں جلے ہوئے تھے۔ وجد میں آئے اور یوں گویا ہوئے۔

دُھماں چار چوفیرے پیاں اس نقشبندی دربار دیاں
جہدا ہیبت پور وچ ڈیرا اسیں گولی اس سرکار دیاں
میرے پیر دا عالی ڈیرا جتھے کلیاں کھڑن بہار دیاں
ایتھے کھڑیا باغ محمدی جتھے کوئلاں ہوکر مار دیاں
میرے پیر دا لنگر جاری لکھاں کھا کھا شکر گزار دیاں
ایتھے دکھئے فیض اٹھاندے سوہنا آئتاں پڑھے قرآن دیاں
ایتھے کھلا فیض خزانہ ہادی نظراں تیر یاں تار دیاں
تیرا کرم ہووے اک واری ہون خوشیاں پھیر بہار دیاں
اساں گھر دیاں تاہنگاں چھڈیاں ساہنوں تاہنگاں تیرے پیار دیاں
جہڑیاں لڑ مرشد دے لگیاں اوہ لڑیاں پھلاں دے ہار دیاں

Marfat.com

تیرے باغ وچ پھل گلابی اسین بلبلاں اس گلزار دیاں
ایتھے فیض روحانی جاری ایتھے رحمتاں رب غفار دیاں
جہڑیاں در مرشد دے آون ویکھن خوشیاں عشق بہار دیاں
ساڈے سراں اتے پیر دا سایہ ساہنوں غمیاں نے کس کار دیاں
سیاں دوروں دوروں آون تے الااللہ نت پکار دیاں
سن کے پیر دا وعظ پیارا پیاں عشقوں نعرے مار دیاں
تیرے مکھڑے توں صدقے ساہنوں تاہنگاں تیرے دیدار دیاں
دل نئیوں جدائیاں سہندا گلاں سن لے جاندی وار دیاں
میں کرناں اے جھاڑ و تیرا میں چوہڑی تیرے دربار دیاں
جتھوں پیر ساہڈا لنگھ جاوے اوہ تھاواں حمد پکار دیاں
ہادی جس نگری وچ رہندا اوتھے رحمتاں رب غفار دیاں
تکاں ہر دم صورت تیری اے ریجھاں عبدالستار دیاں

☆ ☆ ☆

Marfat.com

وہ دوستی اور بھائی چارہ جو محض اللہ تعالیٰ کیلئے ہو

کسی اہل ایمان کے ساتھ اللہ کیلئے دوستی اور بھائی چارہ رکھنا بہترین عبادت کے زمرے میں آتا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتے ہیں اس کو اچھا دوست عنایت فرما دیتے ہیں تا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے تو اس کا دوست اسے یاد دہانی کرا دے۔ اگر وہ پہلے ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصروف عمل ہو تو وہ دوست اس کا یار و مددگار رہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مخلص مومن آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔ تو ایک دوسرے کو ضرور فائدہ ہوتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کو اللہ کی راہ میں اپنا بھائی بنائے گا۔ تو اس کو جنت میں ایسا بلند درجہ ملے گا جو کسی اور کام سے حاصل نہیں ہوتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دو آدمی آپس میں اللہ کیلئے محبت رکھتے ہیں تو ان میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ پیارا اسے نصیب ہوگا۔ جو اپنے دوست سے زیادہ پیار کرے گا۔

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ وہ لوگ کہاں ہیں۔ جنہوں نے میرے واسطے آپس میں دوستی ومحبت کا برتاؤ کیا تھا۔ آج کے دن میں انھیں اپنے عرش کے سایہ میں ٹھکانہ عطا فرماؤں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جو آدھا برف سے اور آدھا آگ سے بنا ہے۔ وہ عرض کرتا ہے کہ جس طرح تو نے برف اور آگ میں باہم ملاپ کر دیا ہے۔ اسی طرح اپنے بندوں کے دلوں میں باہم محبت پیدا فرمادے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے واسطے آپس میں دوستی رکھتے ہیں۔ ان کیلئے سرخ یاقوت کا ایک ستون کھڑا کیا جائے گا۔ جس کی چوٹی پر ستر ہزار دریچے ہوں گے۔ وہ اُن پر سے اہل جنت کو جھک کر دیکھیں گے اور ان کے چہروں کا نور اہل جنت پر اس طرح پڑے گا۔ جس طرح آفتاب کا نور دنیا پر پڑتا ہے۔ اہل جنت کہیں گے کہ چلو ان کو چل کر دیکھیں۔ اُن لوگوں کے بدن پر ریشم کا لباس ہوگا۔ اور ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا۔

المتحابون فی اللّٰہ

ترجمہ: اللہ کیلئے آپس میں دوستی کرنے والے۔

قارئین کرام اگر آپ نے اس حدیث پاک کے مضمون کو توجہ۔ درد۔ محبت سے پڑھا ہے۔ پھر آپ خود اندازہ فرمائیں کہ جو لوگ اولیاء اللہ سے دوستی اور محبت کرتے ہیں۔

Marfat.com

وہ کتنے خوش قسمت لوگ ہیں۔ بشرطیکہ محبت کسی دنیاوی غرض اور لالچ کے لئے نہ ہو۔

تو آیئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اپنے دامن بھرنے کیلئے اس گروہ سے محبت کرنے والے بن جائیں۔ اللہ والے تو اپنے ماننے والوں سے خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے پیار کرتے ہیں اور دنیا کی دلدل سے نکال کر منزل مقصود کا راستہ دکھاتے ہیں۔ اللہ والوں سے محبت یقیناً نجات کا پیغام ہے۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

آداب کے ضمن میں

ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوالقلوب (سورہ حج ۳۲)

ترجمہ۔اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرنا۔یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

انسان دو چیزوں کا مرکب ہے۔ایک جسم اور دوسری روح۔جب خالق کون و مکان نے انسان کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا۔تو جسم کے لئے مٹی کا پتلا بنایا اور پھر اس میں اپنا امر داخل فرمایا۔جس کو روح کہتے ہیں۔یہی انسان کی اصل اور حقیقت ہے۔اس سے مٹی کے پتلے میں جان آ گئی۔بعد میں اس میں نفس پیدا ہوا۔حسد کینہ بغض پیدا ہوا۔علیٰ ہذاالقیاس یہ ایک طویل مضمون ہے۔

جسم چونکہ مٹی سے تخلیق کیا گیا۔اس لئے اس کی نشوونما اور پرورش کیلئے غذا بھی مٹی سے پیدا ہوتی ہے۔روح ایک امرِ ربی ہے اور علوی شے ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے روح کی پاکیزگی نشوونما کیلئے غذا بھی آسمان سے نازل فرمائی۔جس کو ذکر الٰہی کہا جاتا ہے۔

انسانی زندگی میں دو نظام کارفرما ہیں۔ایک جسمانی نظام اور ایک روحانی نظام۔

Marfat.com

جسم فانی ہے۔اس لئے اس کا نظام بھی فانی ہے۔روح کو فنا نہیں۔اس لئے اس کے نظام کو بھی فنا نہیں۔جسمانی نظام کا تعلق ظاہری امور سے ہوتا ہے اور روحانی نظام کا تعلق باطنی امور سے ہے۔

جسم کی پرورش والدین کرتے ہیں اور روح کی تربیت کیلئے اللہ پاک نے انبیاء علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جو روح کو خوراک پہچانے کے طریقے بتاتے اور سکھاتے آئے۔جنہوں نے عمل کیا وہ صالحین ایماندار بلندی پر پہنچ گئے۔

روح پوشیدہ ہے۔اس لئے اس کی غذا بھی پوشیدہ ہے۔اور پوشیدہ طریقے سے دی جاتی ہے۔انبیاء کرام کی تعلیم اور فیوض وبرکات کا سلسلہ اب اولیاء کرام آشنائے امور حقانی سے جاری ہے۔ جو ہماری روح کے مربی ہیں اور ہماری روحانی بالیدگیوں کو دور کرنے کا طریقہ سکھاتے ہیں۔اولیاءاللہ ہمیں دنیا کی دلدل سے نکال کر منزل مقصود کیلئے صراط مستقیم پر گامزن کرتے ہیں۔اولیاءاللہ کی صحبت ہمارے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔

اب غور طلب پہلو یہ ہے کہ ہم میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اپنی تمام تر توانائیاں اپنے خاکی اور فانی جسم کی پرورش اور نشوونما کیلئے خرچ کر رہے ہیں۔مگر روح کی پرورش اور پاکیزگی کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں۔یوں دن رات بیت رہے ہیں۔اور پھر یوں ہی موت آجاتی ہے۔غور وفکر کرنے والوں ذی عقل کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔

حضرات محترم! اولیاءاللہ سے نسبت پیدا کرنے کے بعد ہی ہمیں ان سے ذکر اللہ کا طریقہ معلوم ہو سکتا ہے۔اور پھر اس پر عمل پیرا ہو کر ہمارے دلوں کو اطمینان اور سکون مل سکتا ہے۔دل ذکر کرنے والا بن جاتا ہے۔جس سے دارین کی فلاح نصیب ہوتی

Marfat.com

ہے۔

فرمان خداوندی ہے۔

الابذکر اللہ تطمعن القلوب (سورہ الرعد ۲۸)

ترجمہ: خبردار! اللہ کے ذکر کے بغیر دلوں کو سکون نہیں مل سکتا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا فرمان ہے۔ کہ اولیا اللہ کا وجود رحمت و نعمت ہے۔ اوران کا ذکر نزول رحمت کا سبب اور وصل و قربت حق کا ذریعہ ہے۔ اولیاء اللہ خواہ اپنی ظاہری زندگی میں ہوں یا برزخی زندگی میں ان کے تصرفات۔ فیوض و برکات میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

بقول حضرت میاں میرؒ صاحب

''برزخی زندگی میں اولیائے کرام کے تصرفات پہلے کی نسبت کہیں زیادہ ہوجاتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کی امت میں اولیاء اللہ کو یہ عظمت و رفعت عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ ہر دور میں شمع توحید کے پروانے اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے رہیں۔ صدق و صفا کے افق پر پیکر زہد و تقویٰ بن کر جلوہ گر ہوکر اپنے فیض سے دنیا کو منور فرمائیں۔ یہ سلسلہ ولائیت ہر دور میں جاری رہا ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ یہ حضرات اپنے کردار۔ گفتار۔ علم و عمل۔ زہد و تقویٰ اور اسوہ حسنہ سے صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو خداشناس بناتے رہیں گے۔

ایسے نفوس قدسیہ میں سے حضرت قبلہ عالم کامل عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم آشنائے سیر حقانی خواجہ محمد یعقوبؒ ہیبت پوری ہوئے ہیں۔ جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کے اسوہءحسنہ کی جمالی تصویر تھے۔

قبل ازیں جو بزرگان دین اوراولیائے کبائر ہو گزرے ہیں۔ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی رقم کر کے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ان کا دور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے بعد کا ہے۔حضرت امام جعفر صادقؒ۔خواجہ حسن بصریؒ۔حضرت ذوالنون مصریؒ۔حضرت بایزید بسطامیؒ۔حضرت ابوالحسن خرقانیؒ۔حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ۔ حضرت باقی باللہؒ۔حضرت مجدد الف ثانیؒ۔حضرت معروف کرخیؒ۔حضرت سری سقطیؒ۔ حضرت جنید بغدادیؒ۔پیران پیر حضرت غوث الاعظم حسنی حسینیؒ۔حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ۔حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ۔حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنجؒ۔حضرت خواجہ صابر کلیریؒ۔حضرت نظام الدین محبوب الٰہیؒ۔حضرت نصیر الدین چراغ دہلویؒ۔حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔حضرت سلطان باہوؒ۔حضرت خواجہ نور محمد چوراہیؒ۔حضرت فقیر محمدؒ۔حضرت مہر علی شاہؒ۔میاں شیر محمدؒ وغیرہم علی ہذا القیاس نیز کلہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

یہ تمام شیوخ کاملاں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مقبولان بارگاہ خدا ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی جتنے بھی ادب واحترام سے پکارے جائیں کم ہے۔اور عملاً جتنی بھی تعظیم کی جائے تھوڑی ہے۔یہ صاحب لقا لوگ ہیں۔اپنی قبروں میں حیات جاوداں ہیں۔ان پاکباز بندوں کے نقش قدم پر چل کر دربار یار میں پہنچنے کی توفیق ہم سب کو عطا فرمائے۔آمین

☆ ☆ ☆

Marfat.com

پیرِ کامل کے آداب

پیر کامل کے ادب واحترام کے ضمن میں اہل محبت نے چند باتیں تعلیم فرمائی ہیں۔ پڑھئے اور عمل کیجئے۔

1۔ مرید کو چاہیئے کہ بیعت ہونے کے بعد اپنے شیخ میں کسی قسم کا عیب نقص یا کمی کو تلاش نہ کرے۔

2۔ مرید کو چاہیئے کہ ہر طرف سے دل خالی کر کے اپنے شیخ کی طرف لگائے۔

3۔ اپنے شیخ کے حضور میں کسی کی طرف توجہ نہ کرے۔

4۔ اپنے شیخ کی طرف خوب اچھی طرح متوجہ ہو کے بیٹھے۔ یہاں تک کہ ذکر میں بھی مشغول نہ ہو۔

5۔ شیخ کے پاس ایسی جگہ بیٹھے کہ اپنا سایہ شیخ کے جامہ پر نہ پڑے۔

6۔ شیخ کے مصلے پر قدم نہ رکھے۔ شیخ کے وضو کی جگہ پر نہ بیٹھے۔ اس کے کوزہ سے وضو نہ کرے اور شیخ کے برتن کو بھی بغیر اذن کے استعمال نہ کرے۔

7۔ شیخ کے حضور کسی اور کے ساتھ باتوں میں مشغول نہ ہو۔ بلکہ دوسرے کی طرف متوجہ بھی نہ ہو۔

Marfat.com

8۔ اپنے شیخ کی طرف پاؤں دراز نہ کرے۔ جب اپنے شیخ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہو۔ تو سارا سفر شیخ کی جانب متوجہ رہے اور جب شیخ کے درویش خانہ یا ڈیرے پر پہنچ جائے۔ تو تھوک وغیرہ سے پرہیز کرے۔

9۔ شیخ سے جو ظاہر ہو اس کو ثواب اور اچھا جانے اگرچہ بظاہر اچھا نہ لگے۔ بلکہ عقیدہ رکھے کہ شیخ جو کچھ کرتا ہے صحیح کرتا ہے۔ سمجھے کہ شیخ رضائے الٰہی کے تحت ہی کام کرتا ہے۔ کسی بھی صورت میں اعتراض جائز نہیں۔

10۔ شیخ کے روبرو ننگے سر نہ بیٹھے۔ بلکہ کبھی بھی ننگے سر نہ رہے۔

11۔ اپنے شیخ کو اہل زمانہ کے شیخوں سے اعلیٰ و برتر جانے۔ شیخ کو اپنا بادشاہ عالی سمجھے۔ غربت اور افلاس سے دل برداشتہ نہ ہو۔ درویش عموماً فقر میں زندگی بسر کرنا پسند کرتے ہیں۔

12۔ کمال صدق و یقین۔ اخلاق و محبت سے شیخ کا تابع رہے۔ شیخ جب مناسب جانے گا مرید کے سینے کو نور معرفت الٰہی کی باطنی نگاہ سے روشنی عطا کرے گا اور اہل عرفان بنا دے گا۔

13۔ شیخ کے حق میں کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے شیخ کو رنج پہنچے۔

14۔ اگر شیخ کی معرفت و علم و حکمت کے باتیں سمجھ نہ آئیں تو اس کو اپنا عجز سمجھے۔ شیخ کے بارے میں عقیدہ صحیح رکھے اور اپنے شیخ کو اعلیٰ اور بلند مقام پر سمجھے۔

15۔ اپنے شیخ کے دوستوں کو دوست اور دشمنوں کو دشمن سمجھے۔ اپنے پیر بھائیوں سے الفت و محبت رکھے۔

Marfat.com

16۔ شیخ کی خدمت کرنے میں اس پر اپنا کوئی احسان نہ سمجھے۔کام کرنے کے عوض میں مزدوری کا خواہستگار نہ ہو۔شیخ سے جو عنایت ہو اس کو کافی جانے اور اپنی طاقت کے مطابق خدمت میں مشغول رہے۔

17۔ دل و جان سے شیخ پر تصدق ہو جائے تا کہ شیخ کی رضا حاصل ہو جائے۔شیخ پر کبھی بھی معترض نہ ہو۔

18۔ اپنے شیخ سے خوارق عادات اور کرامت کا طلب گار نہ ہو۔شیخ کی استقامت دین ہی کرامت سمجھے۔کرامت کا طلب کرنا غیروں اور مخالفین کا کام ہے۔ بھلا کبھی مومنوں نے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی معجزہ کی تمنا کی تھی بلکہ معجزات کو کفار و منافقین طلب کیا کرتے تھے۔

19۔ اگر دل میں کوئی شبہ ہو تو بلا تکلف شیخ سے عقدہ حل کرائے۔اگر وہ عقدہ حل نہ ہو تو شیخ کی طرف عیب نہ لگائے۔

20۔ بلا عذر کوئی سوال نہ کرے۔شیخ کے پاس فضول دنیاوی باتیں نہ کرے۔

21۔ اپنی آواز شیخ کی آواز سے بلند نہ کرے۔بلکہ نہایت مودبانہ اور پست آواز میں گفتگو کرے۔

22۔ شیخ کا نام لے کر نہ پکارے۔مجلس شیخ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو سمجھے۔

23۔ حاضر و غائب شیخ کے حضور باادب رہے۔

24۔ کسی یار طریقت سے کچھ فتوح حاصل ہو تو اپنے شیخ ہی سے سمجھے کہ یہ پیر و مرشد کے وسیلہ سے ہی حاصل ہوئی ہے۔

Marfat.com

25۔ اگر کسی اور شیخ سے کچھ فیض حاصل ہو تو اسکو بھی اپنے شیخ کی برکت تصور کرے اور انھیں کا وسیلہ سمجھے۔

26۔ شیخ کے ہر قول و فعل۔ ہر ادا کی پیروی میں اپنے نجات سمجھے۔شیخ کے اسوہ حسنہ اور کردار کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے۔

27۔ شیخ سے جس چیز کا تعلق ہو اس کا ادب کرے۔ مثلاً آل اولاد۔ احباب۔ برادر۔قربت دار۔گھر بار۔نشت و برخواست کی جگہ۔شیخ کا پہناوا۔سب کا ادب کرے۔اس میں اپنی توہین نہ سمجھے بلکہ خوش بختی سمجھے۔

28۔ تن من دھن سب شیخ پر قربان کردے۔جب تو کسی کا ہو جائے گا تو وہ بھی تیرا ہو جائے گا۔

29۔ اپنے شیخ کامل پر قربان ہونے والے ہی اعلےٰ مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ ہزاروں مثالیں کتابوں میں موجود ہیں۔ یہاں اس کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔

30۔ مرید کو شیخ کا وجود باسعود ہی سراپا کرامت سمجھنا چاہیے۔

31۔ جب اپنے شیخ کی ملاقات کو جائے تو کچھ نہ کچھ ساتھ لے جائے۔ چاہے ایک مسواک ہی کیوں نہ ہو۔

حضراتِ محترم ادب کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی۔ادب ایک بے پایاں بحر بے کنار ہے۔

Marfat.com

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگا ہے ڈھوئی
تے منزل مقصود نہ پہنچے بعد ادب دے کوئی

بے ادب تے یار نہ راضی نہیں اس قرب حضوری
بے ادباں نوں کجھ نہیں حاصل کدی نہ پیسی پوری

ادبوں ملن مراداں تینوں سننے والیا یارا
ادبوں باہر قدم. نہ رکھیں پاویں پھیر نظارا

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی چند کرامات کا تذکرہ

ارشادِ ربانی ہے۔

الآ ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (یونس ۶۲)

ترجمہ: خبردار! بے شک اللہ کے دوستوں کو نہ خوف ہے اور نہ حزن وملال

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارکہ

مَنْ عَادَلِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِلْ حَرَبْ (بخاری شریف)

ترجمہ: جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں۔

سرکار دو عالم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے لوگ پریشان حال۔ پراگندہ حال۔ غبار آلود۔ پھٹے ہوئے کپڑوں والے ہوتے ہیں۔ اُن کی ظاہری حالت درست نہیں ہوتی۔ لیکن اگر وہ کبھی اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھالیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دیتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

کرامت کے معنی

بزرگی۔ بڑائی۔ عظمت۔ سخاوت۔ بخشش۔ اور خارقِ عادت ایسا عمل یعنی ایسا کام۔ ایسا فعل جو محیر العقول (عقل کو حیران کرنے والا) خارق عادت اور ماوراء عقل ہو۔ جس کو عقل تسلیم نہ کرے۔ جو سمجھ میں نہ آ سکے۔ جو اس کے صدق کی دلیل ہو اور اس کے تبلیغی اصولوں میں سے کسی اصل کے منافی نہ ہو۔

نبی اللہ (اعلان قبل از نبوت) سے ارہاص۔ نبی اللہ (اعلان بعد از نبوت) سے معجزہ۔ ولی اللہ سے کرامت۔ غیر ولی مومن صالح سے معاونت۔ کسی بُرے شخص سے استدراج کا ظہور ہوتا ہے۔

ولی اللہ کی کرامت نبی اللہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ کرامت ولی اللہ کے مقام و مرتبہ کے مطابق ہوتی ہے۔ ولی اللہ جتنا اللہ تعالیٰ کا مقربِ بارگاہ ہوگا۔ اتنی ہی زیادہ کرامتوں کا ظہور ممکن ہے۔

یحبهم و یحبونه (سورہ المائدہ ۵۴)

اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس (اللہ تعالیٰ) سے محبت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کا ولی اور دوست ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ولی اور دوست

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ یہ چھوٹی اور معمولی بات ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کا مقرب اور دوست ہو۔ اور اس سے کوئی خارقِ عادت اور مافوق الفطرت فعل ہو جائے۔

ولی اللہ اپنی مرضی ومنشا سے کرامت کا اظہار نہیں کرتا۔ جبکہ کرامت کے ظہور میں رضائے الٰہی شامل ہوتی ہے۔ اور کرامت کا ظہور خود بخود ہو جاتا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔ وہاں اپنے دوست سے کام لیتے ہیں۔

جب کوئی بندہ خواہ کسی بھی سلسلہ ہائے طریقت پر عمل پیرا ہو کر فنا فی الشیخ۔ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فنا فی اللہ ہو کر مقامِ ولایت پر پہنچتا ہے۔ تو اس مقام پر اپنا آپ ختم ہو جاتا ہے۔ اپنا آپ مٹ جاتا ہے۔ دوئی ختم ہو جاتی ہے۔ وہاں کوئی مابین فرق نہیں رہتا۔ یہی لوگ موتو قبل ان ئیموتو ہوتے ہیں۔ یعنی مرنے سے پہلے مر چکے ہوتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا قرب اور معرفت عطا فرما کر مقامِ ولایت عطا فرماتا ہے۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ تو وہ اپنے بندے سے محبت کرنے لگتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ اے جبرائیل! تو بھی اس سے محبت کر۔ تو بھی اس کو دوست بنا لے۔ اور آسمان پر تمام آسمانی مخلوق اور زمین پر تمام زمینی مخلوق میں منادی کر دے کہ سب اس سے محبت کریں۔ تب آسمان و زمین والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اُس مقرب بندے کی زبان سے جو نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو پورا فرما دیتا ہے۔

Marfat.com

اگرچہ یہ مضمون بہت وسیع وطویل ہے۔ بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔
اب ناچیز اپنے آقائی ومولائی رہنمائے عالماں۔ پیشوائے کاملاں۔ غوثِ دوراں کی چند کرامات قارئین کے ذوق محبت کے لئے نوکِ قلم کی گئی ہیں۔ تمام کرامات کا احاطہ کرنا اس کتاب میں ناممکن ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں کوئی بھی آپؒ کے مقام ومرتبہ کو مکمل طور پر نہیں سمجھ سکا۔ متعدد علماء کرام نے جب بھی آپؒ سے ملنے کا شرف حاصل کیا۔ آپؒ کی شخصیت اور علم وحلم سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ وہ آپؒ کے گرویدہ ہوجاتے۔ بعض تو اسی لمحے آپؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے کے لئے تڑپ اٹھتے۔

آپؒ کی کرامات ان گنت ہیں۔ جو احاطہ تحریر میں نہیں لائی جاسکتیں۔ عقیدت مندوں کو تو آپؒ کی ہر ساعت سراپا کرامت نظر آتی ہے۔ سب سے بڑی کرامت۔ استقامت شریعت اور بعدہٗ مخلوق خدا کے دلوں کو یادالٰہی سے زندہ کرنا ہے۔

آپؒ وہ بزرگ ہستی ہیں جن کو بیداری میں بارہا مرتبہ (اگر میں یہ کہوں کہ ہر روز) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ تو مبالغہ نہ ہوگا۔

حاجی امانت علی صاحب خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ ھذا کے پاس آپؒ کی مستند کرامات کا ایک ضخیم مجموعہ تحریر محفوظ ہے۔ حاجی صاحب مدظلہٗ نے بڑی محبت۔ محنت۔ کاوش۔ کوشش۔ لگن کے ساتھ جمع کیا ہے۔ راقم الحروف قبلہ حاجی امانت علی صاحب کا نہایت ممنون ومشکور ہے۔ جنہوں نے کرامات کا مجموعہ بہم پہنچا کر کتاب ھذا کی زینت

Marfat.com

بنانے میں مدد و معاونت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب کی اس محنت کو منظور و مقبول فرما کر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اور آپؒ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین

آستانہ عالیہ کی رونق اور نورانی شخصیت سجادہ نشین جناب صاحبزادہ حافظ وحید الحق صاحب دامت برکاتہٗ جن کے دم قدم سے آستانہ کی بہاروں اور رونقوں میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ان کی نظر کرم سے اس قسم کے کام سر انجام پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عمر دراز اور تندرستی عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆

Marfat.com

عبدالکریم نامی جن کی شاگردی

شاگردوں میں سے عبدالکریم جن کی شاگردی اور مریدی بہت زبان زد عام ہے۔ چوہدری یعقوب صاحب نے بتایا کہ ایک جمعۃ المبارک کے دن بادل چھائے ہوئے تھے۔ بوندا باندی ہو رہی تھی۔ آپؒ کے ملبوسات دھونے والے تھے۔ جمعہ کا خطبہ بھی دینا تھا۔ آپؒ نے شاگردوں کو حکم دیا کہ میرے کپڑے دھو کر سکھا لاؤ۔

جن عبدالکریم اٹھا۔ کپڑے اٹھائے اور چل دیا۔ عرض کی یہ خدمت آج میں بجالاؤں گا۔ عبدالکریم منٹوں میں کپڑے دھو کر اور سکھا کر تہہ کر کے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا اتنی جلدی کیسے تیار کر لئے مگر مذکور مشکور و ممنون خاموش تھا۔ مزید اسرار پر فرمایا۔ حضور ہر طرف بادل تھے۔ بارش ہو رہی تھی۔ میں کپڑے دہلی سے دھو کر اور سکھا کر لایا ہوں۔ اس پر آپؒ نے فرمایا تم نے راز افشا کیا۔ اچھا نہیں کیا۔ اب آئندہ کے لئے غائب ہو جاؤ۔ اس کے بعد مذکور نماز جمعہ آخری صف میں ادا کرتا رہا۔ مگر اپنے آپ کو مخفی رکھا۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

حاجی کا مدینہ پاک سے عدم سواری اور پیدل واپسی

آج بعداز نماز جمعتہ المبارک مورخہ 13 مئی 2005ء جناب بشیر احمد ساکن کلاسوالہ سے مسجد ہیبت پور میں ملاقات ہوئی۔ میں سخت متمنی ملاقات تھا۔ کیونکہ مذکورو موصوف نے عرصہ دراز سرکار اعلیٰ اور شہنشاہ ہیبت پوری کی محبت وہم نشینی میں گزارا ہے۔ بشیر احمد کلاسوالہ میں سائیکل مرمت کرتے ہیں۔ بدیں وجہ ان کو مستری بشیر احمد کے نام سے پکارتے ہیں۔

مذکور نے بتایا کہ میں عرصہ 10 برس بسلسلہ درس وتدریس آپؒ کے سایہ تعلیمی میں رہا اور عرصہ 10 برس آپؒ کی صحبت میں بسر کیا۔ تمام دن تلاش معاش میں سائیکل سازی کرتا۔ سرشام نماز آپؒ کی معیت میں ادا کرتا۔ مزید بتایا کہ بندہ آپؒ کے بہت رموز دار۔ امور خفی وجلی اور عبادات مشاہدات سے واقف ہے۔

میں نے پریم کہانی کی تحریر کا زمانہ بھی دیکھا ہے۔ اشعار و واقعات کی آمد و آورد بھی دیکھی ہے۔ مذکور کے پاس آپؒ سے متعلق علم کا ایک ذخیرہ ہے۔ اگرچہ اس نے بتایا کہ میرے پاس آپؒ کے کلام خاص کر تقاریر اور اقوال کا بہت بڑا سرمایا کیسٹوں کی صورت میں تھا جو حوادث زمانہ کی نذر ہو کر ضائع ہو گیا۔ جسکا مجھے بے حد قلق ہے۔

Marfat.com

بندہ کیسٹوں کو بھائی ظہور صاحب کے سپرد کر کے بیرون ملک چلا گیا تھا۔ بھائی نے ان کو جوں کا توں پڑا رہنے دیا۔ جس کی وجہ سے آواز مدہم ہوگئی اور وہ تمام ضائع ہوگئیں۔ جو واقعات وکرامات اس نے زبانی بیان کئے۔ راقم نے رقم کئے ہیں۔

بشیر احمد نے بتایا کہ آپؒ سرکار کا ایک مرید تھانیدار تھا بہت نیک صالح مرد تھا۔ میں (راوی) جب کبھی سیالکوٹ جاتا اس کو ضرور ملتا۔ تھانیدار کی ڈیوٹی قلعہ پر ہوتی جبکہ آپ گجرات کے رہائشی تھے۔ تھانیدار کا نام نور محمد تھا۔

ایک دفعہ نور محمد کو ایک عجیب وغریب اور ناقابل یقین واقعہ کی اطلاع ملی۔ واقعہ یہ تھا۔ کہ ایک شخص حج کر کے واپس پاکستان اپنے گاؤں آیا ہے۔ جس نے نہ سواری پر سفر کیا ہے اور نہ پیدل چل کر آیا ہے۔ یہ اس زمانہ میں بلکہ آج بھی عجیب بات ہے۔ تھانیدار نے مذکور حاجی صاحب کا پتہ معلوم کیا۔ اپنی تسلی وتشفی کے لئے ملاقات کے لئے روانہ ہوا۔ خوش بختی کہ مطلوبہ حاجی سے ملاقات ہوگئی۔ علیک سلیک کے بعد میں نے اپنی حاضری کی غرض وغائیت عرض کی۔ اس نے مجھے اطمینان سے بٹھایا۔ میری تواضع کی۔

پھر گویا ہوا۔ کہ جب میں بعد ادائے حج واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ تو دل میں تمنا لئے تھا۔ کہ واپس کیا آنا در اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی باقی ماندہ زندگی بسر کی جائے۔ بخیریت تمام منزل مقصود پر پہنچا۔ پھر اپنی پوری لگن وعشق سے روزہ اقدس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی۔ جالی تھام کر درود پاک صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا۔ مگر شومیٔ قسمت مجھے اپنے اہل وعیال کی یاد اس شدت سے آئی۔ کہ جالی

Marfat.com

پاک کو تھام کر زبان سے بے ساختہ یہی الفاظ نکلتے ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے بچوں کو ملا دو۔ یہی فریاد زبان پر از بر ہوگئی۔ پھر ایک دن میری فریاد بارگاہِ صلی اللہ علیہ وسلم میں منظور و مقبول ہوئی۔

محو فریاد تھا۔ ذرا سی اونگھ آئی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ بوقت زیارت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بزرگ نورانی چہرا جو سفید ٹوپی و جامہ پہنے ہوئے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کو غور سے دیکھ لو۔ بعد نماز عشاء فلاں دروازے پر تم کو ملے گا۔ تم کو واپس پہنچادے گا۔

میں بعد نماز عشاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا۔ جب نمازی مسجد سے نکلنے لگے تو میں غور سے ہر شخص کو دیکھتا رہا۔ کہ آپ" "تشریف لائے۔ میں نے خوب پہچانا۔ ان کے پیچھے چل دیا۔ وہ تھوڑی دور جا کر ٹھہر گئے۔ مڑ کر مجھے دیکھا اور فرمایا واپس گھر جانا چاہتے ہو۔ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ" مجھے لیکر چند قدم آگے چلے۔ پھر فرمایا ادھر سامنے دیکھو روشنی نظر آ رہی ہے میں نے عرض کی ہاں۔ واقعی دور مدہم لالٹین کی روشنی مجھے نظر آ رہی تھی۔

آپ" نے روشنی کی سمت اشارہ فرمایا۔ اور کہا ادھر دیکھو اور اس کی طرف چلو۔ میں بصد شوق اور ادھر کو چلا۔ دل میں عجب کشمکش تھی۔ امید و بیم کی صورت لئے ابھی تھوڑی ہی دور گیا۔ جو چند قدم کا فاصلہ ہوگا۔ اچانک منتشر و پریشان خیالات کی آماج گاہ میں دیکھا۔ تو آنکھ کھلتے ہی اپنے گھر کے صحن میں تھا۔ گھر کی بتی کی روشنی سامنے رکھی جل رہی تھی۔

Marfat.com

اس طرح میں حج سے واپس بغیر سواری اور پیدل سفر گھر پہنچ گیا۔ چند دن بعد نور محمد صاحب نے گھر پر ساری کہانی سنائی۔ تو آپؒ نے نور محمد کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور نہایت سختی سے منع کیا کہ میری زندگی میں پھر کبھی اس کا ذکر نہ کرنا۔ وعدہ کے مطابق آپؒ کی وفات کے بعد ذکر کر رہا ہوں۔

☆☆☆

Marfat.com

پریم کہانی نامی بی بی کا گم شدہ بچہ اور بازیابی

یہ کرامت مستری بشیر احمد آف کلاسوالہ سائیکل مرمت کرنے والے نے بیان کی۔اُس کی زبانی سنیئے۔

یہ اُن دنوں کا واقع ہے۔ جب موجودہ نہر ایم۔آر۔لنک پر سائیفن زیر تعمیر تھا۔پٹھانوں نے تعمیر کا ٹھیکہ لیا ہوا تھا۔یہ بہت بڑا منصوبہ تھا۔ٹھیکیدار بھی خاصہ امیر کبیر تھا۔موضع سوکن ونڈ قصبہ نما گاؤں ہے۔جو سائیفن کے نزدیک ہی جنوب مغربی جانب واقع ہے۔

سوکن ونڈ گاؤں کی ایک معزز خاتون آپؒ کی معتقد مریدوں میں سے تھی۔ نماز جمعہ باقائدگی سے آپؒ کی امامت میں مسجد ہیبت پور شریف میں ادا کرتی تھی۔آپؒ کی بے حد مداح تھی۔بدقسمتی سے اس کا بیٹا خرکار پٹھانوں کے چنگل میں پھنس گیا۔جو اسے اغوا کر کے اپنے ڈیرے پر لے گئے۔

بچہ بڑا صحت منداور ہوشیار تھا۔تمام کام سمجھداری سے کرتا۔بچے کی تلاش اور بازیابی کی ہر ممکن کوشش کی۔مگر ہر سو ناکامی ہوئی۔مذکورہ خاتون کو آپؒ نے ''پریم کہانی'' کا نام دیا تھا۔اس نام کی حقیقت اور رازداری اُسے معلوم تھی۔دوسروں کو اس

Marfat.com

حکمت کا کیا علم بہر حال پریم کہانی کو کسی پل چین نہ تھا۔ آخر ماں تھی۔ جس سے لختِ جگر چھین لیا گیا تھا۔

مثل مشہور ہے۔ ملاں کی دوڑ مسجد تک۔ بیچاری درماندہ و بدحال آپ ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور بیٹے کے لئے استفسار کرتی۔ آپؒ بھی ہر دفعہ یہ فرماتے۔ تمہارے بیٹے کو کہاں سے لاؤں۔ اس کو تو پٹھان لے گئے ہیں۔ مگر پریم کہانی ہمت ہارنے والی نہ تھی۔ باقائدہ درِ مرشد پر ہر جمعہ کو حاضری کی پابند رہی۔

اُس کو اپنے پیر و مرشد کی پرواز کا بھی علم تھا۔ اس نے لوگوں کی مشکل ترین مسائل حل ہوتے ہوئے دیکھے تھے۔ اُس کو اپنے مرشد پر پورا یقین تھا۔ نہ اس کی حاضری میں فرق آیا اور نہ وہ اپنا سوال بھولی۔ بس ہر بار دست بستہ اپنا ایک ہی سوال دہراتی رہتی۔ بلآخر اس کی دادرسی اور سوال کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔

ایک دن آپؒ پر جلالی کیفیت طاری تھی۔ پریم کہانی کی خوش بختی۔ اس وقت حاضر ہو کر آداب بجالائی اور دست بستہ اپنا سوال دہرایا۔ آپؒ جب جلالی کیفیت میں ہوتے۔ اس وقت جو بات بھی منہ سے نکلتی۔ وہ پوری ہو جاتی۔ آپؒ نے فرمایا۔ پریم کہانی جا اُٹھ بھاگ۔ تیرا بیٹا اپنے گھر پہنچ گیا ہے۔

وہ ممتا کی ماری ننگے پاؤں بھاگی۔ جلد از جلد اپنے گھر پہنچی۔ کیا دیکھتی ہے کہ اس کا بیٹا صحن میں کھڑا دروازے کی طرف تک رہا ہے۔ بچھڑے ہوئے لعل کو گلے سے لگایا۔ بار بار سر منہ چومتی رہی۔ ماں بیٹا دونوں ہی جدائی کے بعد وصل کی خوشی میں آنسو بہاتے رہے۔ پھر دیکھا کہ بیٹے کے دونوں ہاتھوں پر آٹا جما ہوا ہے۔ ماں کے استفسار پر

Marfat.com

بیٹے نے اپنی داستان غم رو رو کر سنائی۔ دائیں بائیں کے تمام پڑوسی بھی اکٹھے ہو گئے۔ اکثر نے متعدد سوالات کئے۔ کیسے گم ہوئے۔ کہاں کہاں رہے اور کس طرح آزاد ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ

لڑکے نے کچھ دیر بعد بتایا۔ کہ مجھے خرکار پٹھان اغوا کر کے اپنے علاقہ میں لے گئے تھے۔ وہاں مجھ سے گھریلو کام کروایا جاتا تھا۔ باہر سے تمام دروازے مقفل ہوتے تھے۔ میری باہر نکلنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ دن کے کام کاج سے فراغت کے بعد رات کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا تھا۔ دن کو کام اور رات کو قیدی۔ کوئی صورت فرار کی نہ تھی۔

پھر ایک دن میں آٹا گوندھ رہا تھا۔ کہ اچانک نہ معلوم کہاں سے اور کیسے ایک بزرگ میرے پاس تشریف لائے۔ اور مجھے حکم دیا کہ اٹھو۔ بھاگو۔ میں جانتا تھا۔ باہر تالا لگا ہوا ہے۔ مگر مجھے کچھ معلوم نہیں کہ اس بزرگ نے مجھے کیسے وہاں سے نکالا۔ جب میں نے اپنے اردگرد غور کیا تو میں اپنے گھر کے صحن میں تھا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ یہ کیسے ہوا۔ پریم کہانی اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر آپؒ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئی۔ تاکہ شکریہ ادا کرے۔

جونہی اس بچے نے آپؒ کو دیکھا۔ اپنی ماں سے لپٹ کر چلایا۔ امی یہی وہ بابا جی ہیں۔ جنہوں نے مجھے مقفل مکان سے اپنے گھر پہنچایا ہے۔ آپؒ نے بچے کو ڈانٹ دیا۔ خبردار! یہ بات اب اپنی زبان پر نہ لانا۔ اور پریم کہانی کو بھی سختی سے تاکید کی۔ کہ اس واقع کا چرچہ نہ کیا جائے۔ بس صرف اتنا کہا جائے۔ کہ میرا بیٹا مل گیا ہے۔

Marfat.com

ملاحظہ ہو آپؒ کی کسر نفسی اور پرواز۔ یہ سچ ہے کہ آپؒ کے مرتبہ کا تعیّن ہو نہیں سکتا۔ آپؒ فنافی اللہ اور فنافی رسول تھے۔ زبان مبارک سے جو بات نکلتی۔ کرامت بن جاتی اور بارگاہِ خداوندی میں میں منظور و مقبول ہو کر پوری ہو جاتی۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحبؒ کی مریدین پر نگاہِ باطنی

ایک روز آپؒ کا مرید بنام محمد رمضان ساکن ڈھوڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ آپؒ کے پاس آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔اس وقت آپؒ آرام فرما رہے تھے۔ کسی سے پوچھا کہ آپؒ کب بیدار ہوں گے۔ کیونکہ میں بہت زیادہ پریشان ہوں اور آپؒ سے معافی مانگنے حاضر ہوا ہوں۔

دریافت کرنے پر اس نے اپنی کہانی اور پریشانی کی وجہ یوں بیان کی۔کہ میرے کسی غیر عورت سے تعلقات اور شناسائی ہوگئی۔اور خاصی بے تکلفی ہوگئی۔ بات بڑھتے بڑھتے بدنیتی پر پہنچ گئی۔ یہاں تک کہ گناہ کے مرتکب ہونے پر آمادہ ہوگئے۔

گذشتہ رات موقع بھی میسر آگیا۔قبل اس کے کہ ہم گناہ کے مرتکب ہوں۔ کہ اچانک آپؒ تشریف لے آئے۔اور فرمانے لگے۔رمضان تم میرے مرید ہو۔میری سفید داڑھی کی طرف دیکھو۔مجھے خوب ڈانٹنے کے بعد وہاں سے غائب ہوگئے۔

میں اُس وقت سے آپؒ سے بہت شرمندہ ہوں۔بہت پریشان ہوں۔بے قرار ہوں۔خوف زدہ ہوں۔آرام و چین چھن گیا ہے۔نیند نہیں آتی۔اگرچہ میں نے اسی وقت گناہِ عظیم سے توبہ کی اور وہاں سے بھاگا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپؒ

Marfat.com

کی دعا سے میں اس گناہِ کبیرہ سے محفوظ رہا۔آپؒ اپنے معمول کے مطابق بیدار ہوئے۔اور چارپائی پر بیٹھ گئے۔سب مریدین قریب ہو گئے۔

آپؒ نے رمضان کو دیکھتے ہی اس کے کچھ بیان کرنے سے پہلے ہی فرمایا۔

''بے حیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارا کوئی خصم بھی موجود ہے۔''

رمضان یہ الفاظ سنتے ہی قدموں میں گر گیا۔اور لجاجت سے معافی مانگی۔اس کی پریشانی اور عاجزی دیکھ کر سب حاضر مریدین نے رمضان کی بھرپور سفارش کی۔ جس پر آپؒ نے سخت تنبیہ اور آئیندہ کے لئے گناہوں سے توبہ کرنے پر معاف فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ کے ولی صاحب نظر ہوتے ہیں۔وہ ظاہری نظر سے ہی نہیں۔باطنی نظر سے بھی دیکھتے ہیں۔یہ آپؒ کا کشفِ کمال تھا۔اس طرح کی کئی کرامات مشہور ہیں۔

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

☆ ☆ ☆

Marfat.com

صوفی برکت علی کا حصولِ تعلیم

صوفی برکت علی کاموں کے والے اوائل عمری میں ہی آپؒ کے بیعت ہو گئے تھے۔ موصوف کو خلعت خلافت سے بھی نوازا گیا ہے۔ گفتار میں بہت نرم ہیں مزاج میں انکساری ہے۔ سادگی پسند ہیں۔ تصنع سے نفرت کرتے ہیں۔ تکبر کو قریب بھی نہیں آنے دیتے۔ عالم باعمل ہیں۔ کاموں کی میں مقیم ہیں۔ آپؒ کی دعا سے گذشتہ 40 سال سے ایک ہی مسجد میں تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔ ایک واقعہ موصوف کی اپنی زبان میں سنئے۔ نہایت اختصار کے ساتھ رقم کیا جا رہا ہے۔

بتاتے ہیں کہ مجھے علم دین پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ آپؒ کے پاس راہنمائی کے لئے حاضر ہوا۔ اور مدعا بیان کیا۔ آپؒ نے دریافت فرمایا کہ کاموں کی میں کون کون سا مدرسہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ایک مولوی محمد شفیع صاحب کا اور ایک مفتی حبیب اللہ صاحب کا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ صبح بتائیں گے۔

چنانچہ رات وہیں بسر کی اور صبح نماز فجر کے بعد آپؒ نے فرمایا کہ برکت علی مفتی حبیب اللہ صاحب کے مدرسے میں تعلیم حاصل کرو۔ میں نے عرض کیا کہ مفتی صاحب سبق بھی زیادہ دیتے ہیں اور پھر سنتے بھی ہیں۔ اور مجھے اتنا یاد نہیں ہوتا۔ آپؒ

Marfat.com

نے فرمایا کہ تم پڑھو ان کے پاس۔ لیکن سبق تمہارا میں سنوں گا۔ چنانچہ میں چلا آیا۔ حسب حکم مفتی حبیب اللہ صاحب کے مدرسے میں تعلیم حاصل کرنے لگا۔

ایک روز مفتی صاحب نے سب شاگردوں کو بلایا اور سبق سننے لگے۔ سب شاگرد اپنی اپنی باری پر سبق سناتے گئے۔ جب میری باری آئی۔ تو میں نے کہا استاد جی میں آپ کو سبق نہیں سناؤں گا۔ میرا سبق میرے پیر و مرشد سنیں گے کیونکہ ان کا یہی حکم ہے۔ مفتی صاحب میرا یہ جواب سن کر حیران و پریشان ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں یہ پہلا شاگرد دیکھا ہے جس نے سبق سنانے سے صاف انکار کیا ہے۔ یہ عجب معاملہ و ماجرا ہے۔ مفتی صاحب کچھ دیر کشش و پنچ میں پڑے رہے۔

مفتی صاحب ایک بلند پایہ عالم اور باعمل شخصیت تھے۔ ان کے روشن ضمیر نے محسوس کیا کہ جس شخصیت نے برکت علی کو یوں حکم صادر فرمایا ہے۔ وہ کوئی ضرور باکمال اور ماوراء ہستی کے مالک ہیں۔ مفتی صاحب کے دل میں آپؒ کی ملاقات اور زیارت کا شوق موجزن ہوا۔ لہٰذا فی الفور اسی وقت مجھے ساتھ لے کر آپؒ کی زیارت کو روانہ ہوئے۔

ہیبت پور شریف کے قریب پہنچ کر مفتی صاحب نے فرمایا کہ برکت علی یا تم پہلے جاؤ یا پھر میں پہلے جاتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ مفتی صاحب آپ پہلے تشریف لے جائیں۔ چنانچہ مفتی صاحب چلے گئے۔ کچھ توقف سے میں بھی پہنچ گیا اور حضرت صاحبؒ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپؒ نے سلام کا جواب دینے کے بعد مفتی صاحب کی طرف دیکھا اور مجھے فرمایا کہ برکت علی یہ تمہارے استاد مفتی حبیب اللہ

Marfat.com

صاحب ہیں۔ (قبل ازیں مفتی صاحب کی آپؒ سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی ہمارے اکٹھے آنے کی ظاہراً کوئی اطلاع تھی)۔

سبحان اللہ۔ مفتی صاحب آپؒ کی نورِ بصیرت اور فراست سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ان پر رقت طاری ہوگئی اور آپؒ کے گردیدہ ہوگئے۔ آپؒ کی شیریں گفتگو نے مفتی صاحب کے دل پر اثر کیا۔

بخوف طوالت مختصر یہ کہ پھر آپؒ نے مفتی صاحب سے خاص شفقت فرمائی۔ صاجزادہ والاشان میاں محمد جی کو (جو الگ بیٹھے مریضوں کو دوائی دے رہے تھے) بلایا اور مفتی صاحب کا بڑے والہانہ عالمانہ محبت بھرے انداز میں تعارف کرایا پھر فرمایا کہ جاؤ گھر مفتی صاحب کیلئے میں نے کل کی ایک سوغات سنبھال کر الماری میں رکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ لاکر مفتی صاحب کی خدمت میں پیش کی گئی۔

اس کے علاوہ بھی جو مناسب سمجھا خدمت کی۔ مفتی صاحب یہ سب دیکھ کر اور بھی متاثر ہوئے کہ آپؒ پر میری آمد ایک روز قبل ہی منکشف ہو چکی تھی! مفتی صاحب کئی روز تک رقت آمیز حالت میں رہے اور اس واقعہ سے محظوظ ہوتے رہے۔ مفتی صاحب نے واپس آ کر فرمایا کہ برکت علی اب تم اپنا سبق اپنے پیر و مرشد کو ہی سنانا مجھ سے صرف پڑھ لیا کرو۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

ہندو کا بازو شل ہونا

آپؒ ہمیشہ اپنی ذات کی نفی فرماتے۔ آپؒ نے اپنی تقریر وتحریر، اپنے قول وفعل میں ہمیشہ اپنے آپ کو پنہاں رکھا۔ بلکہ اپنے مریدین کو ہر وقت اپنی تعریف وتوصیف سے بڑی سختی سے منع فرمایا کرتے۔

قَدْ يَكُوْنُ مَسْتُوْرًا وَلَا يَكُوْنُ مَشْهُوْرًا

کبھی کبھی ولی چھپا ہوا ہوگا۔ اور مشہور نہیں ہوگا۔ اور ولی شہرت سے اس لئے احتراز کرتا ہے۔ یعنی بچتا ہے۔ کہ شہرت میں فتنہ ہے۔

آپؒ بھی اس پر عمل پیرا تھے۔ راقم بندہ ناچیز (حاجی امانت علی) آغاز ان کرامات سے کرتا ہے۔ جو آپؒ کی زبان مبارک سے بگوش خود سنا ہے۔ آپؒ کی مجلس میں یہ میری پابوسی وہم نشینی کے ابتدائی ایام تھے۔

یہ آپؒ کا معمول تھا کہ بعد از طعام ونمازِ عشاء اپنی ''کھڈی'' (جس کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے) کے پاس اپنے مخصوص کمرہ میں قیام فرماتے۔ اہل خانہ میں سے مرد حضرات اور مریدین جو وہاں شب بسری کرنا چاہتا آپؒ کے زیر سایہ مجلس بھی کرتے۔

آپؒ سے کسی واقعہ کو دوبارہ سننے کے لئے کئی ترکیبیں سوچی جاتیں یا کوئی

Marfat.com

واقعہ اُدھورا بیان کیا ہوتا۔ دوبارہ سننے کی گذارش کی جاتی۔ مذکورہ کرامت بھی آپؒ نے یوں بیان فرمائی۔

آپؒ فرماتے ہیں۔ کہ میرے شباب کے دن تھے۔ شباب کے ساتھ یہ شغل امر بھی جوبن پر تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھ پر باطن کے انکشافات ہو رہے تھے۔ بندہ مشاہداتِ فطرت میں سرگرداں تھا۔ پسرور شہر کے مغربی جانب عیدگاہ کے قریب ہندوؤں کا ایک بہت بڑا باغ تھا۔

یہ ایک ہندو سیٹھ کی ملکیت تھا۔ جو سفید و سیاہ کا مالک تھا۔ اس کا کوئی ثانی اور مدِ مقابل نہ تھا۔ البتہ مسلمانوں کی زبوں حالی ناقابل بیاں تھی۔ اِردگرد کے دیہات بھی سیٹھ کے باجگزار اور زیر اثر تھے۔ الغرض مذکورہ سیٹھ اپنی ذات میں کلی طور پر خودمختار اور مطلق العنان تھا۔

سیٹھ نے باغ کی رکھوالی اور آبیاری کے لئے ایک نہایت لحیم شحیم، قوی الجسہ اور دیونما ہندو ملازم رکھا ہوا تھا۔ وہ جس قدر خوفناک قد و قامت رکھتا تھا۔ اسی قدر مقہور بھی تھا۔ اس کی وحشت کی وجہ سے لوگ اس کا راستہ چھوڑ کر گزرتے تھے۔ بقول

بھول جٹاں ہوا چوہڑیاں

کھلیان کسان کا اور نوکر (ملازم) غرور و تکبّر کرے

وہ سیٹھ کے بل بوتے پر راہگیروں اور باغ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آتا اور ظلم و ستم ڈھاتا تھا۔ میں مشاہداتِ قدرت میں گم باغ میں داخل ہو کر قدرت کی صنعت گری کا نظارہ کر رہا تھا۔ اتنے میں اس موذی ہندو ملازم نے مجھ کو

Marfat.com

دیکھ لیا۔ شدید غضبناک ہو کر مجھے للکارا۔ ''اوہ مُسلے! تو اِدھر کیا کرتا پھر رہا ہے۔ تجھے باغ میں آنے کی جرآت کیسے ہوئی۔ اِدھر کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ تو کیسے داخل ہو گیا۔''

وہ ہندو غصہ میں پھنکارتا۔ بل کھاتا۔ واہی تباہی بکتا ہوا میری طرف بڑھا۔ میں نے نہایت نرمی اور اخلاق کے ساتھ اس کو سمجھایا۔ کہ میں نے باغ کا کوئی نقصان نہیں کیا۔ کسی بھی پھل اور پودے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ میں تو صرف گھوم پھر کر قدرت کے کرشمات کا نظارہ کر رہا ہوں۔ مجھ پر بلاوجہ خفا نہ ہو۔ مگر وہ ہندو طاقت میں مدہوش کسی کی نہ سنتا تھا۔ میرے لاکھ جتن کرنے پر بھی اس کی آتش غضب سرد نہ ہوئی۔ اس نے پتھر اُٹھایا اور مجھے مارنے کے لئے تیار ہو گیا۔

اس کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے نہایت خشوع وخضوع سے دعا کی۔ اے میرے مولا کریم! اس موذی کافر سے بچا اور میرا بھرم بھی رکھ۔ شان کریمی ملاحظہ ہو۔ اِدھر اس نے پتھر مارنے کے لئے بازو اوپر اٹھایا۔ اُدھر میری فریاد بارگاہِ ایزدی میں منظور ہوئی۔ ہندو کا بازو وہیں کا وہیں رک گیا۔ یعنی بازو پتھر کا ہو گیا۔ اب بازو نہ اوپر ہوتا ہے نہ نیچے۔ جس حالت میں تھا اسی حالت میں جامد وساکن ہو گیا۔ ہاتھ سے پتھر نہیں چھوٹتا۔ کوشش بسیار کے بعد خوف زدہ ہو گیا۔ بدحواسی سے چلانا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی درد نے بھی بُرا حال کر دیا۔ میں وہاں سے چلا آیا۔ اس واقعہ کی اطلاع ہندو سیٹھ کو کی گئی۔ سیٹھ اپنے کارندوں کے ساتھ باغ میں آیا۔ ملازم کو دیکھا تو ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ رنگ فق ہو گیا۔ سارا ماجرا اپنے ملازم سے سنا۔

Marfat.com

اس دور میں تمام مذاہب کے لوگ فقراء و اولیاء اکرام پر بڑا اعتقاد رکھتے تھے۔ان کو آج کل کے مسلمانوں سے زیادہ یقین کامل تھا۔ ہندو سیٹھ نے کہا کہ اب اس کا علاج بھی وہی مولویوں کا بیٹا ہی کرے گا۔ چنانچہ میرے پاس آ کر میری بہت منت سماجت کی۔ بہت معافیاں مانگیں۔اور آئیندہ کے لئے اپنے اس بُرے طرزِ عمل سے توبہ کی۔اور وعدہ کیا کہ آئیندہ کسی شخص کو تنگ نہ کیا جائے گا۔

میں نے پھر اُسی طرح اپنے مالک کون و مکاں سے گڑ گڑا کر دعا مانگی۔ میرے مولا! میرے پروردگار! میں نے اس موذی کو معاف کر دیا ہے۔تو بھی اسے معاف فرما دے۔ چنانچہ اس ہندو کا بازو اسی لمحے پہلے کی طرح درست ہو گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔اس واقعہ کا بہت چرچہ ہوا۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

پیرزادہ حامد رضا محسن کی راہنمائی ومدد

مذکورہ کرامت اور واقعہ میں حاجی امانت علی صاحب بنفسِ نفیس شامل وشاہد ہیں۔پیرزادہ جناب حامد رضا محسن دامہ واقبالہ نے چھوٹے پیمانے پر پلاسٹک پائپ بنانے کے کام کا آغاز کیا۔تھوڑی سے رقم شہنشاہ جود وسخا پیر محمد محمد جیؒ نے حامد صاحب کے سپرد کی۔تاکہ کام کا آغاز کریں۔مگر اس تھوڑی سی رقم سے کام نہیں چل سکتا تھا۔والدِ ماجد جناب محمد جی صاحبؒ کبھی بھی پونجی جمع کر کے نہ رکھتے تھے۔

فیکٹری کے کام کو چلانے کے لئے جناب حامد صاحب نے کچھ رقم اُدھار لی۔ جب مشینری مکمل ہوگئی تو خام مال کی خریداری کے لئے مذید رقم کی ضرورت تھی۔جب تک دوکانداروں کو تیار مال سپلائی نہ کیا جائے رقم نہیں ملے گی۔اور خام مال نقد ہی مل سکتا تھا۔

لہٰذا کافی سوچ وبچار کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ خام مال اُدھار حاصل کیا جائے۔ جبکہ خام مال کی مارکیٹ میں کسی بھی دوکاندار سے واقفیت اور مراسم نہ تھے۔آپ بہت زیادہ پریشان اور فکرمند تھے۔مجھے بھی بتایا کہ یہ صورت حال ہے۔جس کا واحد حل صرف یہ تھا کہ خام مال اُدھار ملے۔

Marfat.com

اسی فکر اور پریشانی میں اپنے دادا قبلہ حضرت صاحبؒ کو یاد کر کے سو گئے۔ رات کو خواب میں قبلہ حضرت صاحبؒ قطبِ زمان و مکاں کی زیارت ہوئی۔ آپؒ نے فرمایا۔ حامد فکر نہ کر۔ میں نے مرزا محمد یونس ساکن ڈسکہ کو ذمہ داری سونپی ہے کہ وہ تمہارے ساتھ لاہور جائے گا اور مطلوبہ دوکاندار سے حسب منشا خام مال دلوا دے گا۔ صبح کو ڈسکہ جا کر مرزا محمد یونس سے ملو۔ تمہارا کام ہو جائے گا۔ نہ گھبراؤ اور نہ پریشان ہو۔

صبح کو حامد صاحب نے مجھے پورا خواب سنایا۔ چنانچہ صاحبزادہ پروفیسر محمد احمد مدظلہ، جناب پیرزادہ حامد صاحب، فیکٹری انچارج محمد مشتاق اور راقم لاہور جانے کے لئے پہلے ڈسکہ روانہ ہوئے۔ تاکہ مرزا محمد یونس صاحب کو بھی ہمراہ لے لیں۔ جب ان کے کارخانہ میں پہنچے تو ہمارا ہی انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے رازداری سے بتایا۔ کہ مجھے رات قبلہ حضرت صاحبؒ کی خواب میں زیارت ہوئی اور حکم دیا کہ پیرزادہ حامد صاحب کے ساتھ جاؤ اور ان کا کام کرا دو۔ نیز یہ بھی بتایا کہ وہ سیاہ رنگ کی کار میں آئیں گے۔ جبکہ ہم لوگ سیاہ رنگ کی کار پر پہنچے تھے۔

آخر کار ہم سب لوگ اپنی گاڑی وہیں چھوڑ کر مرزا محمد یونس کی گاڑی پر لاہور گئے۔ وہاں جا کر مطلوبہ افراد سے ملے جن کو پہلے سے ٹیلیفون پر آنے کی اطلاع دی جا چکی تھی۔ وہ ہمارے منتظر تھے۔ اور بات چیت کے بعد اُن کی پیشکش پر کہ جتنا خام مال ضرورت ہو خرید لیا کریں اور تیار مال فروخت کر کے رقم بھی جلد واپس کر دیا کریں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

بشارت وتصدیق جانشینی سلسلۂ طریقت

آستانہ عالیہ ہیبت پور شریف

بعد از وصال جناب سجادہ نشین صاحبزادہ حضرت محمد یار بن محمد جیؒ بن خواجہ محمد یعقوبؒ دامت برکاۃ سلسلہ نقشبندی ہیبت پور شریف کی جانشینی اور سجادہ نشینی کا معاملہ بہت پیچیدہ ہوگیا۔

قبلہ حضرت صاحبؒ کے بقایا بقیدِ حیات صاحبزادگان میں سے جناب پروفیسر محمد احمد صاحب سب سے عمر رسیدہ تھے۔ قبلہ حضرت صاحبؒ کی زندگی میں ہی آپ نے سیاست میں حصہ لینا شروع کیا اور سیاست کو ہی اوڑھنا بچھونا بنالیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور قبلہ حضرت صاحبؒ کی دعاؤں سے مرکزی مجلس مشاورت کے ممبر چنے گئے۔ یہ عہدہ ایم این اے (.M.N.A) کے مساوی تھا۔ اس کے بعد اپنے حلقہ سے ایم این اے (.M.N.A) بھی منتخب ہوئے۔ آپ کا شمار مریدین میں پیرو مرشد کی بجائے صرف بطور سیاستدان تھا۔

اُن سے چھوٹے صاحبزادے جناب محمود احمد صاحب وکیل ہیں۔ سجادہ نشینی کے جملہ امور سرانجام دینا پھولوں کی سیج نہیں بلکہ بہت دشوار اور مشکل کام ہے۔ چنانچہ

Marfat.com

قرعہ موجودہ پیر طریقت۔ رہبر شریعت۔ مخدوم خلق جناب پیر وحید الحق صاحب کے نام نکلا۔

اب پوشیدہ اور ظاہری طور پر سجادہ نشینی و جانشینی کے بارے میں کچھ اختلافات ہونے لگے۔ اور کھینچا تانی کا سلسلہ چل نکلا۔ مگر مخلص، سچے عقیدت مندوں اور عاشقوں کے لئے یہ حالات بہت کٹھن اور غم انگیز تھے۔

ان دنوں اسی کیفیت میں مبتلا مرزا محمد یونس نے اپنا واقعہ قبلہ حضرت صاحبؒ کی کرامت کا بیان کیا۔ اور مزید بتایا کہ میں نے خاموشی سادھ لی اور اپنے پیر و مرشد سے استدعا کی کہ میری اس سلسلہ میں رہنمائی فرمائی جائے۔

بندہ عاجز کیا کرے۔ کس کو اپنا پیر و رہبر قبول کرے۔ اور مصمم ارادہ کر لیا کہ جب تک قبلہ حضرت صاحبؒ حکم نہ دیں گے۔ مرشد خانہ پر حاضری نہ دوں گا۔

اس سلسلہ میں بہت پریشان و فکر مند تھا۔ آپؒ کو کثرت سے یاد کرتا۔ آخر ایک روز میری مشکل حل ہو گئی۔ قبلہ حضرت صاحبؒ کو میری حالت پر ترس آ گیا۔ میری خوش قسمتی کہ آپؒ کی زیارت ہوئی اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ دینا تھا دے دیا ہے۔

میں نے فوری طور پر مرشد خانہ پر حاضری دی اور تمام واقعہ بیان کیا کہ قبلہ حضرت صاحبؒ نے ظاہری طور پر مجھے بشارت دی کہ مرزا محمد یونس میں نے جو کچھ دینا تھا وہ پیر و صاحبزادہ وحید الحق مدظلہ دامہ برکاۃ کو ودیعت کر دیا ہے۔ اس میں اب کوئی شک شبہ کی گنجائش نہیں۔

Marfat.com

انشاء اللہ تعالیٰ وہی سلسلہ عالیہ کو چلائے گا۔اور خدمتِ خلق سرانجام دے گا۔لہٰذا جس کا حق تھا اس کو مل گیا۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

ڈپٹی کمشنر کا اولادِ نرینہ کے حاضر ہونا

جناب صاحبزادہ حامد رضا محسن دام اقبالہ صاحب اس کرامت کے شاہد ہیں۔ موصوف بیان کرتے ہیں۔ کہ چچا جان جناب پروفیسر محمد احمد صاحب گورنمنٹ ڈگری کالج نارووال میں پروفیسر تھے۔ جب آپ نے عملی سیاست میں قدم رکھا تو آپ نے اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔

نیشنل اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے زرضمانت جمع کرائی۔ قانون کے مطابق استعفیٰ دینے کے بعد الیکشن میں حصہ لینے کی مدّت کم تھی۔ اس لئے آپ کی درخواست مسترد کر دی گئی۔

یوں اس الیکشن میں جناب صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے حصہ لیا۔ اُس دور میں ڈی۔سی۔ سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب تھے۔ تمام ضلعی امور اُن کے کنٹرول میں تھے۔ لہٰذا اُن کی بڑی قدر و منزلت و اہمیت تھی۔ ڈی۔سی۔ سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب نے جناب صاحبزادہ محمد احمد صاحب میں جوہر قابلیت دیکھ کر آنرری مجسٹریٹ بنادیا۔ یہ بھی کافی ذمہ داری اور شان وشوکت والا عہدہ تھا۔

حقیقتاً پروفیسر محمد احمد صاحب بے انتہا خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے۔

Marfat.com

خوبرو، صحت منداور پرکشش نوجوان تھے۔آپ کے اعلیٰ خلق کی وجہ سے ہر کوئی گرویدہ ہو جاتا۔اس سبب سے ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب سے خاصی قربت ہو گئی۔ضلعی افسران اور کارکنان امور کی میٹنگیں ہوتی رہتیں۔جن میں صاحبزادہ پروفیسر محمد احمد صاحب کثرتِ شمولیت کے باعث ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب سے قریبی تعلقات استوار ہو گئے۔

قدرت الٰہی کے باعث جناب ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب ہر دنیاوی آسائش موجود ہونے کے باوجود اولاد نرینہ سے مرحوم تھے۔بہت علاج معالجہ دیسی وانگریزی کئے مگر اولاد سے محروم رہے۔لاتعداد پیروں،فقیروں کے مزاروں پر حاضری دی مگر گوہر مقصود پھر بھی ہاتھ نہ آیا۔

خدا جانے کس ذرائع سے جناب ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب کو قبلہ حضرت صاحبؒ کی خبر ملی۔اطلاع دینے والے نے نہایت وثوق سے قائل کیا تھا۔اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا اور قسمت نے یاوری کی اور قبلہ حضرت صاحب نے دعا کر دی تو مراد کا پورا ہونا ''اظہر من الشمس'' یقینی ہے۔

ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب پروفیسر صاحبزادہ محمد احمد صاحب کے درپے ہو گئے۔اگرچہ پروفیسر صاحبزادہ محمد احمد صاحب نے اجتناب برتا۔مگر مسلسل اصرار پر حامی بھر لی۔اور صاف صاف بتا بھی دیا کہ والدِ محترم صاحب اپنی مرضی کے مالک اور درویش منش ہیں۔

ہماری سفارش کے باوجود دعا کے لئے خود حاضر ہونا پڑے گا۔اللہ تعالیٰ کو منظور

Marfat.com

ومقبول ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ مراد ضرور بر آئے گی۔ ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب کو یہی مطلوب تھا۔

چنانچہ صاجبزادہ محمد احمد صاحب نے قبلہ حضرت صاحبؒ سے درخواست کی کہ ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب نے حاضر ہونا ہے۔ برائے کرم ملاقات کا شرف بخشیں اور عزّت افزائی اپنی ڈگر سے ہٹ کر دیں۔ مگر قبلہ حضرت صاحبؒ کے دربار میں تمام امیر وغریب بلاتفریق مذہب وملّت سب یکساں تھے۔ آپؒ کو کسی سے کوئی غرض وغایت نہ کوئی طمع ولالچ اور نہ ہی کوئی واسطہ دنیاوی تھا۔

ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب حاضر ہوئے۔ جناب پروفیسر محمد احمد صاحب نے مقدور بھر بھی انتظام کیا۔ کھانے کے انتظام کے لئے اعلیٰ قسم کی کراکری حاصل کی گئی۔ نشت وبرخاست کے لئے کرسیاں میز وغیرہ مہیا کئے گئے۔

مگر قبلہ حضرت صاحبؒ حسبِ دستور اپنی مخصوص چھوٹی سی چارپائی پر ہی تشریف رکھے ہوئے تھے۔ عوام الناس اور آستانہ نشینوں کے لئے صف بچھی ہوئی تھی۔ جب ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب حاضر ہوئے۔ تو قبلہ حضرت صاحبؒ اپنے طریقہ ودستور کے مطابق بیٹھے رہے۔ کوئی خاص پروٹوکول نہ دیا اور کوئی پرواہ نہ کی کہ ڈی۔سی۔سیالکوٹ صاحب حاضر ہیں۔

پروفیسر محمد احمد صاحب کو فکر دامن گیر ہوئی۔ کہ ضلعی افسر اعلیٰ ہیں۔ فوراً مہمان خانہ سے ایک کرسی باہر منگوائی۔ مگر معلوم ہوا کہ ڈی۔سی۔صاحب کو آدابِ مجلس اولیاء اللہ سے بھی شناسائی ہے۔ سلام دعا کے بعد ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب

Marfat.com

آپؒ کے سامنے دوزانوں صف نشین ہو گیا۔

یہ اس کی خوش بختی تھی اور اللہ تعالیٰ کو اس کی مراد پورا کرنا تھی۔ چند لمحوں کے بعد آپؒ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ ڈی۔سی۔ سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب نے اپنی درخواست پیش کی کہ اولاد نرینہ کی دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ جناب صاحبزادہ محمد احمد صاحب نے پہلے ہی سے بتایا ہوا تھا۔

آپؒ نے ایک نقش (تعویز) نکالا۔ بس ہاتھ سے جیسے اشارہ سا کیا۔ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان میں تعویز دبا ہوا نکال کر اس کو دیا۔ خدا معلوم آپؒ نے کیسے اور کہاں سے نکالا تھا۔

آپؒ نے فرمایا! دعا تو میں نے کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور و مقبول ہوا تو انشاء اللہ بیٹا پیدا ہو گا۔ ڈی۔سی۔ سیالکوٹ صاحب سے فرمایا کہ اس تعویز کا ہدیہ سوا روپیہ ہے۔ وہ ادا کو دو۔

صاحبزادہ محمد احمد صاحب گھر پر ڈی۔سی۔ سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب کے لئے کھانے کا انتظام کر رہے تھے۔ وہ جب باہر آئے تو ڈی۔سی۔ صاحب ایک دوکان پر کھڑے دوکاندار سے سو روپے کا چینج لے رہے تھے۔ گاؤں کی چھوٹی سے دوکان اور سو روپے کی ریز گاری بڑا مشکل کام تھا۔ (اس وقت سو روپے بڑی اہمیت رکھتا تھا۔) جوں توں کر کے بڑی مشکل سے ریز گاری حاصل کی۔

سب سے چھوٹا پانچ کا نوٹ تھا۔ اب اس کی ریز گاری مشکل ہو گئی۔ خیر ڈی۔ سی۔ صاحب نے پانچ کا نوٹ آپؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ مگر آپؒ نے لینے سے انکار

Marfat.com

کر دیا۔اور فرمایا مجھے مرشدِ کامل کی طرف سے صرف سوا روپیہ لینے کی تاکید ہے۔ڈی۔سی۔صاحب خاصے پریشان اور گھبراہٹ میں دکھائی دیئے۔اور عرض کیا جناب پانچ روپیہ سے کم ریزگاری دستیاب نہیں ہے۔

آپؒ نے فرمایا! کہ ”تم دنیاوی ڈپٹی کمشنر ہو اور ہم روحانی ڈپٹی کمشنر ہیں“ سادہ سی بات تھی مگر غور فکر کے لئے بے انتہا گہری۔ڈپٹی کمشنر پورے ضلع کا بادشاہ ہوتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ڈپٹی کمشنر روحانی بھی سیاہ وسفید کا مالک۔ہر سوال کا درست وغلط ہونا اس کے ثبوت (پڑتال) پر منحصر ہوتا ہے۔

ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب ابھی ضلع میں فرائض انجام دے ہی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا دامن خشیوں سے بھر دیا۔دلی مراد پوری ہوئی۔گوہر مقصود حاصل ہوا۔اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا۔ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔

ننگے پاؤں بمعہ رفیقہ حیات اور نومولود کو لے کر آپؒ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے۔آپؒ اس وقت اپنے کمرہ خاص میں آرام فرمار ہے تھے۔ڈی۔سی۔سیالکوٹ جناب جہانگیر صاحب کو آپؒ کا مقام روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکا تھا۔کیسے آداب وتسلیمات نہ بجالاتا۔نہایت مودبانہ دست بستہ سلام پیش کیا۔آپؒ نے اس کے نومولودہ بیٹے کے لئے دعائے خیر کی۔

آپؒ کدو کے سالن کو بمطابق سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے اور رغبت سے کھاتے۔ڈی۔سی۔صاحب کے لئے کھانے کا علیحدہ انتظام تھا۔مگر آپؒ کے

Marfat.com

لئے صرف کدو دال پکا تھا۔ آپؒ نے کھانے کے وقت کھانا طلب فرمایا۔

کھانا چینی کے برتنوں میں پیش کیا گیا۔ آپؒ نے کھانا واپس بھجوایا کہ میرے مٹی کے برتنوں میں لایا جائے۔ چنانچہ مٹی کے برتنوں میں سالن اور پانی پیش کیا گیا۔ آپؒ نے سالن والے برتن میں مزید پانی ڈال کر ملایا اور ڈی۔سی۔صاحب کو کھانے کی دعوت دی۔ کہ آج میرے ساتھ شریکِ طعام ہوں۔ ڈی۔سی۔صاحب نے اس کو من و سلوا سمجھ کر قبول کیا۔

پروفیسر صاحب نے اطلاع کی کہ ڈی۔سی۔صاحب کے لئے کھانا تیار ہے۔ مگر ڈی۔سی۔صاحب نے معذرت کر لی۔ کہ میں آپؒ کے ساتھ کھانا کھاؤں گا۔ چنانچہ ڈی۔سی۔صاحب نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ بعد میں ڈی۔سی۔صاحب نے حلفاً بتایا کہ میں نے زندگی بھر اتنا لذیز کھانا نہیں کھایا۔ ڈی۔سی۔صاحب بعد میں حاضر خدمت ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دو بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

روحانی تقسیم

جنہوں کا عشق صادق ہو وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پہ مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

خواجہ خواجگان، پیرومرشد قبلہ حضرت صاحبؒ کا غالباً پانچواں یا چھٹا سالانہ مرکزی عرس انعقاد پزیر تھا۔ مزار مبارک پر چادر پوشی کے بعد از نماز مغرب طعام گاہ میں لنگر کی تقسیم کے لئے وقفہ تھا۔

ہم چند ساتھی جو تقریباً سب ہم عمر پچاس ساٹھ کے پیٹے میں تھے۔ سٹیج پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ نا آشنا دوستوں کا آپس میں باہم تعارف بھی ہو رہا تھا۔ آستانہ عالیہ کے ساتھ منسلک ہونے کے سبب سب اپنی اپنی روداد یں بھی بیان کر رہے تھے۔

راقم محمد اکرم لاہوری نے ایک صاحب سے تعارف چاہا۔ اور ان سے قبلہ حضرت صاحبؒ سے بیعت ہونے کا واقعہ دریافت کیا۔ موصوف نے اپنا نام محمد صادق بتایا۔ اور بیعت ہونے کا تمام واقعہ یوں بیان کیا۔

کہ میں پہلے پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب علی پور سیداں والوں کا مرید تھا۔

Marfat.com

جب پیر و مرشد سیّد جماعت علی شاہ صاحب پردہ فرمانے لگے۔ تو میں پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب کے پاس موجود تھا۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ محمد صادق تیرا حصہ میرے پاس نہیں ہے۔ بلکہ تمہارا حصہ ایک آرائیں مردِ خدا کے پاس ہے۔ صادق نے بتایا کہ نہ تو میں نے دریافت کیا اور نہ ہی پیر صاحب نے نشان دہی کی کہ وہ آرائیں مرد کہاں اور کس جگہ ہے۔

پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب کے وصال کے بعد میں نے اُس مردِ حق کی تلاش شروع کی۔ جہاں کہیں پتہ چلتا وہاں اپنی حسرت پوری کرنے اور اندر کی پیاس بجھانے چلا جاتا۔ مگر جہاں کہیں بھی گیا۔ یہی جواب ملتا محمد صادق تیرا حصہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی مزید راہنمائی کرتا۔

محمد صادق کا عشق بھی صادق تھا۔ وہ اپنی جستجو میں لگا رہا۔ آخر ایک دن میرے نصیب جاگے۔ ایک روز میرے گاؤں کا ایک آدمی جو ہیبت پور جا رہا تھا۔ اس نے مجھے بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ جبکہ میں ہیبت پور کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔ میں اس کے ساتھ ہیبت پور کی طرف روانہ ہوا۔

جب ہم دونوں ہیبت پور پہنچے۔ تو قبلہ حضرت صاحبؒ ایک کمرے میں آرام فرما رہے تھے۔ آپؒ حسبِ معمول نمازِ ظہر کے لئے اُٹھ بیٹھے۔ ہم دونوں اجازت لے کر آپ کے پاس کمرے میں چلے گئے۔

قبلہ حضرت صاحبؒ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ ”محمد صادق تم اتنی دیر سے کہاں تھے۔ میں تو تمہارا کافی عرصہ سے انتظار کر رہا ہوں۔“ یہ سنتے ہی میری اندرونی

Marfat.com

کیفیت وجدانی ہو گئی۔اور محسوس کیا کہ آج درست جگہ پر پہنچ گیا ہوں۔میرے پیر سیّد جماعت علی شاہ نے جس ہستی کے بارے میں فرمایا تھا۔وہ مردِ حق آپؒ ہی ہیں۔

اتقو فراست المومن فانه ينظر بنور الله

قبلہ حضرت صاحبؒ نے میرے ساتھی کو فرمایا کہ تم بتاؤ کیا کام ہے۔اُس کا کام ہو جانے پر اس کو واپس جانے کی اجازت مل گئی۔البتہ مجھے روک لیا گیا۔چنانچہ میں اُس روز سے اِس آستانہ عالیہ کا ہی ہو کر رہ گیا ہوں۔خیر کچھ عرصہ بعد قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ محمد صادق اپنا حصہ مجھ سے لے لو۔مگر میں خاموش رہا۔کچھ دن گذرنے کے بعد قبلہ حضرت صاحبؒ نے دوبارہ فرمایا کہ محمد صادق اپنا حصہ مجھ سے لے لو۔مگر میں پھر بھی خاموش ہی رہا۔کچھ عرصہ بعد قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ محمد صادق اپنا حصہ مجھ سے لے لو۔اب مجھے اوپر سے تنگی ہے۔

چنانچہ میں نے عرض کیا۔کہ قبلہ حضرت صاحبؒ میرا پلّہ تو خالی ہے۔میں خلافت کا بوجھ کیسے اُٹھاؤں گا۔قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ جب کوئی خلافت عطا کرتا ہے۔تو صرف ٹوپی ہی نہیں دیتا۔اس کے ساتھ بھی کچھ دیتا ہے۔

تو یوں قبلہ حضرت صاحبؒ نے خلعتِ خلافت سے نوازا۔اور پیر و مرشد سیّد جماعت علی شاہ صاحب علی پور سیداں والوں کا فرمان بھی پورا ہوا۔میری امانت جو قبلہ حضرت صاحبؒ کے پاس تھی۔مل گئی۔جس پر میں اللہ تعالیٰ کا نہایت مشکور ہوں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

صوفی اللہ دتہ (درباری نعت خواں) کو کھانا کھلایا

صوفی اللہ دتہ صاحب نے اپنی آپ بیتی ممبر پر کھڑے ہو کر حاضرین محفل کو سنائی۔ صوفی صاحب موضع دولت پور کے رہائشی ہیں۔ کثیر العیال ہیں۔ درباری نعت خواں ہیں۔ قبلہ حضرت صاحبؒ اس کا بہت خیال رکھتے تھے۔

صوفی صاحب اکثر کسی نہ کسی پروگرام، جلسہ وغیرہ میں شرکت کرتے۔ ایک دفعہ صوفی صاحب ایک پروگرام میں مدعو تھے۔ اس پروگرام میں شرکت کے لئے قبلہ حضرت صاحبؒ سے اجازت نہ لی تھی۔ دور دراز کا سفر تھا۔ ذرائع آمدورفت بہت کم تھے۔

وقت مقررہ پر نہ پہنچ سکے۔ جب پہنچے پروگرام جاری تھا۔ طویل مسافت اور تھکاوٹ اور بھوک کی وجہ سے بُرا حال تھا۔ انتظامیہ جلسہ نے بھی خاص پذیرائی نہ کی۔ اسی صورت حال میں سٹیج پر اپنی باری پر ہدیہ نعت پیش کیا۔

جلسہ کے اختتام پر جب واپسی کا ارادہ ہوا تو ایک شخص نے پذیرائی کی۔ اپنے ساتھ لے کر چلا۔ صوفی صاحب کی جان میں جان آئی۔ بھوک کی شدت تھی۔ دل میں خیال کیا۔ اب کھانے کو کچھ نہ کچھ ضرور مل جائے گا۔ مذکورہ شخص صوفی صاحب کو ایک

Marfat.com

بیٹھک میں لے گیا۔ آرام کرنے کے لئے بستر دیا اور کہا۔ صوفی صاحب آرام کریں۔ کھانے وغیرہ کا کچھ نہ پوچھا۔ اور چلتا بنا۔

بھوک کی شدت کی وجہ سے نیند کوسوں دور تھی۔ قہر درویش بر جان درویش۔ بستر بچھایا اور چارو ناچار لیٹ گیا۔ آنکھیں بند کیں۔ قبلہ حضرت صاحبؒ کا تصور کیا۔ دل میں فریاد کی کہ بھوک کی شدت سے بُرا حال ہے۔ نیم خوابی کی سی کیفیت طاری ہوئی۔ کہ قبلہ حضرت صاحبؒ کی آمد ہوئی اور فرمایا! اللہ دتیا تیرے سرہانے بند الماری میں تیرے لئے کھانا موجود ہے۔ اُٹھ کر کھالے۔ یہ کہہ کر قبلہ حضرت صاحبؒ تشریف لے گئے۔

سبحان اللہ! قبلہ حضرت صاحبؒ کی زیارت اور دعوت طعام، لرزتے ہاتھوں اُٹھ کر الماری کو کھولا۔ تو کھانا موجود پایا۔ بھرپور پلاؤ کی خوشبو آئی۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ کھانا ابھی ابھی تیار کر کے رکھا گیا ہے۔ ایک پلیٹ میں نمکین پلاؤ اور دوسری پلیٹ میں زردہ گرم گرم موجود پایا۔ سیر ہو کر کھانا تناول کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پیرو مرشد کو دعائیں دیں۔ اور عقیدت واحترام کے سمندر میں غوطہ زن پڑ کر سو رہا۔

جب گھر واپس ہوا تو قبلہ حضرت صاحبؒ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا! اللہ دتیا بتاؤ کہ جن کے خصم زندہ ہوں۔ وہ اپنے ماننے والوں کا خیال رکھتے ہیں کہ نہیں۔ دست بستہ کھڑا رہا۔ اور معافی چاہی۔ اور عرض کیا۔ کہ یا حضرت یہ آپ ہی کا مقام و مرتبہ ہے، آپ کی بندہ نوازی ہے۔ جو مریدین کی خبر گیری فرماتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

ڈوبتے کو سہارا

ہیبت پور شریف کے قریب ہی ایک سرانوالی گاؤں ہے۔ محمد یعقوب اس گاؤں کا رہنے والا ہے۔ قبلہ حضرت صاحبؒ کے صاحبزادے جناب میاں محمد جیؒ سے بیعت ہے۔ گذشتہ عرصہ تقریباً چوبیس پچیس سال سے ہر جمعہ کے روز نمازِ جمعہ ہیبت پور شریف جا کر ادا کرتا ہے۔

بیعت کے وقت صاحبزادہ جناب میاں محمد جی صاحبؒ نے جن نصائع سے نوازا۔ اُن پر عمل کرنے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔ پیرومرشد نے حکم دیا کہ جھوٹ نہ بولنا۔ حتی الامکان کوشش کرتا کہ جھوٹ نہ بولا جائے۔ اور ایسے ہی ہوا کہ مشکل سے مشکل وقت میں بھی جھوٹ اپنی زبان پہ نہ لایا۔

پیرومرشد نے ایک حکم یہ بھی دیا کہ رزق حلال کھانا۔ اس پر عمل پیرا ہوا۔ تمام زندگی پھیری لگا کر گاؤں گاؤں جا کر برتن فروخت کیے ہیں۔ اس دوران نہ کسی سے پانی لے کر پیا اور نہ ہی کسی سے روٹی لے کر کھائی ہے۔ اسی وجہ سے منظور نظر رہا ہے۔

محمد یعقوب نے بتایا۔ کہ ایک دفعہ مجھ پر کڑا امتحان کا وقت آ گیا۔ برسات کے موسم میں بارش اس طرح مسلسل سات آٹھ روز تک برستی رہی کہ چاروں طرف جل تھل

Marfat.com

ہو گیا۔ بارش کے پانی نے سیلاب کی صورت اختیار کر لی۔

جمعہ کا دن آ گیا۔ حسب معمول جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے ہیبت پور شریف جانا بھی ضروری تھا۔ مگر تمام راستے معدوم تھے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پیر و مرشد کو یاد کر کے اپنے گاؤں سرانوالی سے ہیبت پور شریف کی طرف روانہ ہوا۔

جب موضع پن (ادھوفتاح) پہنچا تو سڑک پانی سے کٹی ہو پائی۔ یا لوگوں نے بامر مجبوری سڑک توڑ دی تھی۔ آمد و رفت مکمل بند پائی۔ ٹوٹی ہوئی سڑک جو بہت بڑے گڑھے کی شکل میں موجود تھی۔ اسے عبور کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا تھا۔

اسی ششں و پنج میں مبتلا ہوا۔ پیر و مرشد کے تصور میں گم تھا۔ اور سوچ رہا تھا۔ کہ آج ہیبت پور شریف جمعہ کی نماز کے لئے کیسے پہنچوں گا۔ اتنی دیر میں جھنگی شاہ خاکی کی طرف سے چند آدمی آتے دکھائی دیئے۔ جنہوں نے سروں پر شہتیر (زمین کی مٹی برابر کرنے والا سہاگہ) اٹھائے ہوئے تھے۔

ان آدمیوں نے وہ شہتیر اس کٹی سڑک پر اس طرح رکھے۔ کہ ایک چھوٹا سا پل بن گیا۔ اور پیدل آنے جانے والوں کے لئے راستہ کھل گیا۔ البتہ پسرور سے اور دوسری طرف گوجرانوالہ کی طرف سے آنے والی بسوں ویگنوں اور دوسری بڑی گاڑیوں نے واپسی اختیار کی۔

دوسرے راہگیروں کے ہمراہ عارضی شہتیروں کی بنی پلی عبور کی۔ اور بذریعہ بس پسرور کی طرف روانہ ہوا۔ پسرور پہنچا تو دوسری مشکل آن پڑی۔ پسرور سے ہیبت پور شریف جانے کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ تو کچا ہے۔ بارشوں کے سبب اس

Marfat.com

راستہ سے جانا زیادہ مشکل تھا۔

دوسرا راستہ کلاسوالہ روڈ کے ذریعے جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ سڑک بھی بارشوں کے سبب کوٹلی کے قریب ٹوٹ چکی ہے۔ بہرحال مجھے تو راستہ میں پلی نوشہرہ ککے زیاں اتر کر پیر خانہ ہیبت پور شریف جانا تھا۔

میں نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور گاڑی پر سوار ہو چلا۔ نوشہرہ سکول کے چوک کے سٹاپ پر اترا تو دیکھا کہ ہیبت پور شریف تک پانی ہی پانی ہے۔ کسی خاطر کو لائے بغیر پیدل ہی ہیبت پور شریف کی طرف چل پڑا۔ سکول کی پاس سڑک پر کافی چوڑا اور گہرا گڑھا پڑ چکا تھا۔ جس میں سے پانی نہایت تیزی سے گزر رہا تھا۔

میں نے اپنے آپ کو سپردِ خدا کیا اور پیر و مرشد کو یاد کیا۔ اور پانی میں چلنا شروع کر دیا۔ جب گڑھے میں اترا۔ پاؤں رکھا ہی تھا کہ پانی میرے منہ تک آ گیا۔ دوسرا قدم زمین پر نہ لگا۔ معلوم نہیں گڑھا کتنا گہرا تھا۔ پانی سر پر سے گزر گیا۔ اب میں پانی کے رحم و کرم پر تھا۔ یہ میرے بس کی بات نہ تھی۔

میں پانی میں ڈوبنے لگا۔ ایسا محسوس ہوا کہ اب زندگی کا خاتمہ قریب ہے۔ ابھی میرے ہواس بحال ہی تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ پیر و مرشد صاحبزادہ جناب میاں محمد جی صاحبؒ نے مجھے کندھے کے قریب پورے بازو کو اپنی گرفت میں لے لیا اور کھینچ کر پانی کے اس ہولناک گڑھے سے باہر نکال دیا۔

ظاہری طور پر تو کچھ نظر نہ آیا۔ لیکن بازو کو گرفت میں لے کر کھینچ کر باہر نکالنے کا احساس ضرور تھا۔ خیر میں اسے غیبی مدد سمجھ کر پیدل چل پڑا اور ہیبت پور شریف پہنچ گیا۔

Marfat.com

کیا دیکھتا ہوں کہ پیرومرشد صاحبزادہ جناب میاں محمد جی صاحبؒ باہر کنوئیں کے قریب کھڑے ہیں۔ مجھے دیکھ کر پوچھا! محمد یعقوب پہنچ گئے ہو۔

میں نے قدم بوسی کی اور سلام پیش کیا۔ آپؒ نے فرمایا۔ اتنے خراب موسم میں آج نہ آتے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ ناغہ کرنے کا حکم نہ تھا۔ پیرومرشد صاحبزادہ جناب میاں محمد جی صاحبؒ بہت خوش ہوئے اور دعائے خیر دی۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد واپسی کے لئے اجازت چاہی تو پیرومرشد صاحبزادہ جناب میاں محمد جی صاحبؒ نے فرمایا۔ آج نہ جاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ جناب اپنے مکان کا بھی مسئلہ ہے۔ لہٰذا اجازت فرمادیں۔ خیر اجازت مل گئی۔

پیرومرشد صاحبزادہ جناب میاں محمد جی صاحبؒ کی دعاؤں کے بعد واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ جب پکی سڑک پر پہنچا۔ تو ایک ٹریکٹر نے ہارن دے مجھے بلایا اور پوچھا کہاں جانا ہے۔ میں نے کہا پسرور جانے کے لئے نکلا ہوں۔ اس نے مجھے اپنے ساتھ ٹریکٹر پر بیٹھنے کی دعوت دی۔ اس کی اجازت سے میں اس کے ساتھ ٹریکٹر پر بیٹھ گیا۔ اور پسرور کے لئے روانہ ہو گئے۔

راستہ میں پسرور جاتے ہوئے میں نے اس سے پوچھا کہ اس خراب موسم میں پسرور کسی ضروری کام کی غرض سے جا رہے ہو۔ اس نے کہا۔ مجھے تو کوئی ضروری کام نہیں۔ البتہ میں تو اپنے گھر کے برآمدہ میں سویا ہوا تھا۔ کہ مجھے کسی نے جگا کر حکم دیا کہ ایک شخص پسرور جانا چاہتا ہے اس کو وہاں پہنچا دو۔ میں فوری طور پر اپنے پاس کھڑے ٹریکٹر پر بیٹھ کر سڑک پر آ گیا۔ پھر تم سے ملاقات ہوئی۔

Marfat.com

اس وقت بارش کے سیلابی پانی کی سطح اس قدر بلند تھی کہ ٹریکٹر اگلے دونوں ٹائر پانی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ٹریکٹر پانی کی زیادتی کی وجہ سے بند نہیں ہوا۔ مسلسل چلتا رہا۔ پسرور آ کر میں بحفاظت اپنے گھر پہنچ گیا۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

ان پڑھ کو باطنی طور پر پڑھا دیا

یہ کرامت امام مسجد بشیر احمد ساکن کوٹلی باجوہ نے یوں بیان کی۔ کہ ایک دفعہ قبلہ حضرت صاحبؒ اپنی تصنیف شدہ کتاب ''سیّد المرسلین'' چھپوا کر تقسیم فرما رہے تھے۔ مجھ سے قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا۔ کہ تم بھی یہ کتاب لے لو۔ میں ہچکچایا۔ کیونکہ میں ان پڑھ تھا۔ کسی قسم کی کتاب نہ پڑھ سکتا تھا۔

لہٰذا میں نے عرض کیا۔ قبلہ حضرت صاحبؒ میں تو ان پڑھ ہوں۔ یہ کتاب کیسے پڑھوں گا۔ قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا۔ کتاب لے جاؤ۔ تو پڑھنے بھی لگو گے۔ چنانچہ میں نے قبلہ حضرت صاحبؒ کے حکم کی تعمیل کی اور کتاب لے لی۔

جب گھر واپس آیا۔ قبلہ حضرت صاحبؒ کے الفاظ میرے دل و دماغ پر چھائے ہوئے تھے۔ ''پڑھ لو گے۔'' قبلہ حضرت صاحبؒ کے ارشاد کے مطابق میں نے کتاب کو کھول کر پڑھنے کی کوشش کی۔ پھر کیا تھا۔ چند ہی دنوں میں کتاب کو روانی سے پڑھنے لگا۔ اور پڑھنے میں ایسی روانی آئی جیسے میٹرک پاس کی ہوئی ہو۔ اب ہر کتاب با آسانی پڑھ لیتا ہوں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

شجرہ شریف مجمل

رحم فرما اس گدا پر اے خدائے ذوالجلال ذات اپنی کبریا اسم علاء کے واسطے
بخش جو مانگوں عطا کر دل کے سب مقصد میرے سرور عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
حضرت صدیقؓ و سلمانؓ و قاسمؒ و جعفرؒ امام مرتضیٰ شاہ علیؓ شمس الہدیٰ کے واسطے
سید امام شاہ حسنؓ حضرت امام شاہ حسینؓ شاہ زین العابدینؒ طالب رضا کے واسطے
حضرت امام شاہ باقرؒ کی طفیل اے ذوالکرام کر کرم جعفرؒ امام و راہنما کے واسطے
با یزید بوالحسنؒ منصور خواجہؒ کی طفیل کر فضل بوعلی یوسفؒ مقتدا کے واسطے
عبد خالقؒ بھی محمد عارفؒ و محمودؒ شیخ سرور عزیز ان علی سینہ صفا کے واسطے
بوعلی رامیتنیؒ بابا سماسیؒ باسخا حضرت میر کلالؒ باعطا کے واسطے
موجد طریق نقشبند یعنی بہاؤ الدینؒ شاہ شیخ علاؤ الدینؒ میر اولیا کے واسطے
خواجہ یعقوبؒ عبیداللہ کے صدقے بخش دے بھی محمد زاہدؒ تارک ہوا کے واسطے
نیز درویش محمد خواجہؒ امکنگیؒ محمد حضرت محمد باقی باللہؒ خوش ادا کے واسطے
الف ثانیؒ کہ مجدد دین نبوی کے امام خواجہ احمدؒ یعنی شاہ اولیاء کے واسطے
خواجہ معصومؒ حجتہ اللہ حضرت خواجہ زبیرؒ بھی محمد اشرفؒ اپنے آشنا کے واسطے

Marfat.com

شاہ جمال اللہ عیسیٰؒ خواجہ فیض اللہؒ پیر   خواجہ نور محمدؒ با وفا کے واسطے

شیخ بابا فقیر محمدؒ خواجہ احمد نبی   خواجہ حضرت نامدارؒ ہادی ھدیٰ کے واسطے

از برائے شاہ چنؒن اولیاؤں میں شمار   بھی محمد امین شاہؒ ماہ ضیاء کے واسطے

ناظر انوارِ طریقت راہ دین کے پیشوا   شیخ فضل الرحمٰنؒ یعنی پیر ما کے واسطے

خاتمہ میرا علی الایمان فرمانا خدا   نفس وشیطان سے بچانا شیخِ ما کے واسطے

سوز وعشق اپنے سے یاربّ سینہ میرا دے جلا   محمد یعقوبؒ ہیبت پوری سینہ صفا کے واسطے

☆ ☆ ☆

Marfat.com

فرمودات درویش رح

☆ مخلوق خدا کی خدمت ہی شعار زندگی ہو۔

☆ کسی کو بُرا نہ کہو۔ بلکہ اخلاق سے اصلاح کرو۔

☆ جھوٹ۔ غیبت۔ حسد۔ تکبر سے کنارہ کشی کرو۔

☆ دینی مسئلہ محبت سے سمجھاؤ۔

☆ فضول بحث مباحثہ نہ کرو۔

☆ شریعت کے خلاف کوئی کام نہ کرو۔

☆ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وقت عمل کرو۔

☆ علم سیکھو اور سکھاؤ۔

☆ پرہیز گار بننے کی کوشش کرو۔

☆ نماز باجماعت ادا کرو۔

☆ جاہل صوفیوں سے پرہیز کرو۔

☆ اپنے آپ کو گمنام رکھو۔

☆ کسی کا ضامن نہ بنو۔

Marfat.com

☆کم کھانے۔کم سونے۔کم بولنے کی عادت ڈالو۔

☆لوگوں کے ساتھ دنیاوی کاموں میں مشغول نہ ہو جاؤ۔

☆عورتوں۔بدعتیوں اور دولت مندوں سے الگ رہو۔

☆راگ نہ سنو۔اس سے نفاق پیدا ہوتا ہے اور دل مردہ ہو جاتا ہے۔

☆زیادہ ہنسنے۔قہقہے لگانے سے بچو۔اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

☆لوگوں کو شفقت کی نگاہ سے دیکھو۔

☆کسی کو اپنے سے حقیر نہ سمجھو۔

☆اپنے ظاہر کو زیادہ آراستہ نہ کرو۔یہ باطن کی خرابی ہے۔

☆تن۔من۔دھن سے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کرو۔

☆دل کو ہمیشہ غمگین رکھو۔

☆بدن کو ہمیشہ بیمار رکھو۔

☆آنکھوں کو ہمیشہ روتی رکھو۔

☆اپنے عمل کو ریا سے پاک رکھو۔

☆دعا میں عاجزی اختیار کرو۔

☆کپڑے پرانے رکھو۔

☆درویش کو اپنا رفیق بناؤ۔

☆اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اپنا سرمایا بناؤ۔

☆مسجد کو اپنا گھر بناؤ۔

Marfat.com

☆ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا مددگار سمجھو۔

☆ جھوٹ کو ایمان کا دشمن سمجھو۔

☆ کسی سے سوال کرنے کو اپنی عزت کا دشمن سمجھو۔

☆ غصہ کو عقل کا دشمن سمجھو۔

☆ بد دیانتی کو دولت کا دشمن سمجھو۔

☆ جو چیز اپنے لئے پسند کرو۔ وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔

☆ جو چیز اپنے لئے ناپسند ہو۔ وہی دوسروں کے لئے ناپسند کرو۔

☆ حلال روزی کھاؤ۔

☆ جہالت کو سب سے بڑی تاریکی سمجھو۔

☆ ہمسایہ کو اپنا عزیز سمجھو۔

☆ گزرا ہوا دن بہت دور سمجھو۔

☆ موت کو قریب ترین سمجھو۔

☆ صحت کو اعلیٰ اور سب سے بڑی نعمت سمجھو۔

☆ وقت کی قدر کرو۔

☆ جو وقت یاد الٰہی میں گزرے اسے غنیمت سمجھو۔

☆ جوانی کو بڑھاپے سے غنیمت سمجھو۔

☆ صحت کو بیماری سے غنیمت سمجھو۔

☆ امیری کو غریبی سے غنیمت سمجھو۔

Marfat.com

☆ فراغت کو مشغولی سے غنیمت سمجھو۔

☆ زندگی کو موت سے پہلے غنیمت سمجھو۔

☆ نیک کاموں کی ترغیب دو۔

☆ گناہ سے بچنے کی تاکید کرو۔

☆ سستی اور جلد بازی سے بچو۔

☆ فضول خرچی اور کنجوسی سے بچو۔

☆ بُری مجلسوں سے بچو۔

☆ اپنی آمدنی کے مطابق خرچ کرو۔

☆ اپنی اولاد کو علم دین اور ہنر سکھاؤ۔

☆ دین سے غفلت اپنی بربادی سمجھو۔

☆ بڑوں کا ادب کرو۔

☆ چھوٹوں سے شفقت کرو۔

☆ موت کو ہر وقت یاد رکھو۔

☆ اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو۔

☆ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھو۔

☆ دوسروں کے لئے دعا کیا کرو۔

☆ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرو۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

ذکرِ خلفائے عظام

خلفاء خلیفہ کی جمع ہے۔خلیفہ لفظ خَلَف سے ماخوذ ہے۔خلف کے معنی ہیں۔ نائب، پیچھے آنے والا، جانشین اور وارث کے ہیں۔خلف الصدق سچے جانشین کو کہتے ہیں۔

خلیفہ وہ ہوتا ہے جس کے پاس علم بھی ہو اور اختیارات بھی ہوں۔خلافت بڑی ذمہ داری اور بہت بڑی امانت ہے۔اس کی کماحقہ حفاظت اور نگہبانی اس شخص کا کام ہے۔جس کو اللہ تعالیٰ نے روزِ اوّل سے چن لیا ہو۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

اے مقام نہ زوروں حاصل، نہیں عقل توں ڈھوئی
جان نک بخشے نہ بخشہارا، صفت کمال نہ کوئی

سلسلۂ طریقت میں شیخ اپنے مریدوں میں سے جس کو اس کے قابل سمجھتے ہیں یا جس کو قابل بنا دیتے ہیں۔اس کو خلعتِ خلافت سے نوازتے ہیں۔خلیفہ اس بات کا اہل

Marfat.com

ہو کہ وہ اپنے شیخ کی ظاہری، روحانی اور باطنی تعلیم دوسروں تک پہنچا سکے۔ تاکہ شیخ کی فیوض وبرکات کا سلسلہ منقطع نہ ہونے پائے۔

جنہاں دے عشق سمایا، اوہ نہ مرن کدائیں
اوہ زندہ اوہ زندہ ہر دم، یارا بھل نہ جائیں

جو شخص جس کا خلیفہ بنے وہ اس کے حقائق ومعارف، عادت ومعاملات اور خصائل وشمائل کا مظہر ہو۔ یہ حقیقی خلافت کی بات ہے۔ رسمی خلافت کی نہیں۔ یہ خاصان خدا کے لئے ترقیات ظاہری وباطنی کا پہلا سبق ہے۔

ان تمام تعلیمات کا سرچشمہ اور منبہ سرکارِ دو عالم اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ جہاں سے یہ روشنی چلتی آ رہی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا۔

خلفائے عظام کا ذکر کرنے سے قبل آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین کے متعلق چند کلمات پیش خدمت ہیں۔

i- ☆ صاحبزادہ مولانا درویش محمد جی رحؒ آستانہ عالیہ ہیبت پور شریف یہ قبلہ حضرت صاحبؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ خلف الصدق اور حقیقی جانشین ہیں۔ خدمت خلق میں، زہد وورع میں، سوز ودرد میں، علم وعمل میں، اخلاق واصلاح

Marfat.com

میں اور جود و سخا میں یگانہ روزگار تھے۔قبلہ حضرت صاحبؒ کے بعد آپ ہی سجادہ نشین مقرر ہوئے۔آپ 22 مارچ 1999ء بروز سوموار خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ قبلہ حضرت صاحبؒ کے بائیں پہلو میں آرام فرما رہے ہیں۔

ii- ☆ صاحبزادہ علامہ درویش محمد یار جیؒ صاحبزادہ مولانا درویش محمد جیؒ کے بیٹے اور قبلہ حضرت صاحبؒ کے بڑے پوتے تھے۔آپؒ نے انہیں کندن بنایا۔ حلم وحیا، علم وفضل، مہر ووفا، جبین خوش نما، مقرر شیریں بیاں اور خادمِ دین تھے۔آپ نے ماہنامہ رسالہ 'جامِ درویش' بھی جاری کیا۔آستانہ عالیہ پر قائم مدرسہ محمدیہ کے مہتمم اعلیٰ بھی رہے۔اپنے والد بزرگوارم کے بعد سجادہ نشین مقرر ہوئے۔کو دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔آپ قبلہ حضرت صاحبؒ کے دائیں پہلو میں مدفون ہیں۔

خدا رحمت کند ایں پاک طینت را

iii- ☆ صاحبزادہ درویش حافظ وحید الحق صاحب دامۃ برکاتہٗ صاحبزادہ مولانا درویش محمد جیؒ کے بیٹے اور محمد یار صاحبؒ کے سب سے چھوٹے بھائی ہیں۔ درویش محمد جیؒ نے اپنی زندگی میں ہی آپ کے سینہ میں عشق ومحبت اور علم وحلم کی شمع جلادی۔درویش محمد یار جیؒ کے بعد آپ ہی آستانہ عالیہ پر تمام تر ذمہ داریاں بحسن وخوبی نبھا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل اور حکمت وعمر میں برکت عطا فرمائے۔بفضلہٖ تعالیٰ فیوض وبرکات کا ایک بحرِ بے کراں موجزن ہے۔

Marfat.com

خلفائے عظام

1- ☆ پروفیسر صاجزادہ محمد احمد صاحبؒ یہ قبلہ حضرت صاحبؒ کے منجھلے صاجزادے علم و بیان میں یگانہ، مقرر باکمال تھے۔ سیاست سے بھی لگاؤ رہا۔

2- ☆ علامہ درویش محمد یعقوبؒ قبلہ حضرت صاحبؒ کے ہم نام تھے۔ آپؒ سے دینی تعلیم حاصل کی اور آپؒ کے خاص منظور نظر تھے۔ بہت بڑے عالم اور درویش تھے۔ آپ نے دین کے لئے ساری زندگی وقف کر رکھی تھی۔ کامونکی میں کئی مسجدیں بنوائی۔ آخری ایام تک خطابت اور امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ کامونکی میں ہی مدفون ہیں۔ اللہ والے مشہور ہوئے۔

3- ☆ صاجزادہ مولانا محمد حسین صاحب لوہار کے شریف۔ یہ بہت بڑے عالم اور حضرت جی لوہار کے والوں کے بڑے صاجزادے ہیں۔

4- ☆ حکیم قاضی محمد سعید جیؒ صاحب یہ قبلہ حضرت صاحبؒ کے اولین مرید ہیں۔ زاہد و عابد، متقی، صاحب درد حکیم اور کاتب تھے۔ قبلہ حضرت صاحبؒ کی تصنیف شدہ کتب کی کتابت بھی آپ نے فرمائی۔ اوّل ساکن پسرور پھر وڈالہ سندھواں اور بعد گوجرانوالہ چھچھر والی رہائش اختیار کرلی۔

Marfat.com

5- ☆ بابا جی سردار محمد صاحبؒ ذاکرِ باکمال اور صاحب دل تھے۔ قبرستان موسیٰ پور شریف میں مدفون ہیں۔ محافل ذکر میں ان سے بڑا روحانی کیف حاصل ہوتا تھا۔

6- ☆ مولوی محمد علی صاحبؒ یہ قبلہ حضرت صاحبؒ کی تصانیف بڑی محبت سے پڑھ کر سناتے تھے۔ زندگی کے آخری ایام تک موضع کھیوا باجوہ میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ساکن ننگل مرزا

7- ☆ مولانا مستری صوفی محمد عبداللہؒ جی پسروری کو قبلہ حضرت صاحبؒ نے روحانی مشینری کا کاریگر بنادیا۔ طبیعت میں سادگی، ریاکاری سے نفرت، باطنی ذاکر، فقہی عالم اور دردِ دل رکھتے ہیں۔ یہ کالا چک ڈسکہ روڈ کے اولین ساکن تھے۔ بعد میں پسرور محمد پورہ اور آخر میں گوجرانوالہ سکونت اختیار کی۔

8- ☆ مولانا ڈاکٹر ایم بی عابد صاحب یہ خطیب، ادیب، شاعر، روحانی و جسمانی طبیب ہیں۔ مدنی مسجد حنیفہ سلیم پارک لاہور میں خطابت فرماتے رہے ہیں۔ رہائش بھی لاہور ہی میں ہے۔

9- ☆ صوفی محمد اعظم صاحب نو عمری سے ہی عشق حقیقی کے شکار ہیں۔ خوبرو، فاضل، ظاہری و باطنی علم میں یگانہ، طبیعت میں سادگی، علیحدگی پسند، مستور الحال، ہمہ وقت غلبہ استغراق ہیں۔ سیالکوٹ میں مقیم ہیں۔

10- ☆ مولانا محمد اشرف صاحب عالم و فاضل اور عامل ہیں۔ ساکن سہالیہ تحصیل و ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

11- ☆حکیم صوفی محمد سعید صاحب صاحب درد ہیں۔ ڈالووالی میں سکونت ہے۔

12- ☆صوفی نور محمد صاحب ساکن جہلم

13- ☆مولانا محمد بخش صاحبؒ قبلہ حضرت صاحبؒ کے بھانجے، مقرر اور اعلیٰ بیان ہیں۔ ننگل مرزا میں دولت خانہ ہے۔

14- ☆مولانا غلام نبی صاحبؒ مدرسہ عتیقہ رضویہ کے مہتمم اور مرکزی جامع اہلسنت کے خطیب تھے۔ رہائش کلاسوالہ میں تھی۔

15- ☆مولانا عنایت اللہ صاحب اسم بامسمیٰ ہیں ساکن غوث پور تحصیل ڈسکہ

16- ☆مولانا مراد علی صاحب بڑے درد والے، مخلص، خلیق اور شاعر ہیں۔ ساکن پورب

17- ☆سید فرخ حسین شاہ صاحب بڑے درد و عشق والے ہیں۔ خان پور سیّداں میں رہتے ہیں۔

18- ☆صوفی سعید احمد بڑے متقی بزرگ ہیں۔ پینشنر پولیس ساکن ڈیریانوالہ تحصیل نارووال

19- ☆صوفی حسن دین صاحبؒ نہایت سادہ طبیعت کے بزرگ تھے۔ لاہور میں مقیم ہیں۔

20- ☆صوفی محمد صادق صاحبؒ عاشق بزرگ تھے۔ ساکن لاہور

21- ☆منشی اللہ رکھا صاحب فانیؒ قبلہ حضرت صاحبؒ نے فانی کا خطاب عنایت فرمایا تھا۔ (جو فنا ہو جاتا ہے اسے بقا حاصل ہو جاتی ہے۔) ڈیکی گورایہ میں

Marfat.com

رہائش پذیر تھے۔

22- ☆صوفی غلام حسین صاحب پٹواری منکسر المزاج اور سادہ طبیعت والے، صاحبِ درد درویش ہیں۔ لیہ میں مقیم ہیں۔

23- ☆صوفی اللہ دتہ صاحب درباری نعت خواں، یہ قبلہ حضرت صاحبؒ کے سفر و حضر کے ساتھی ہیں۔ جب نعت شریف پڑھتے ہیں تو سامعین پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ رہائش دولت پور میں ہے۔

24- ☆مولانا محمد رفیق صاحب واعظ خوش بیان، خطیب اہلسنت بزرگ ہیں۔ ساکن آدورائے ضلع گوجرانوالہ

25- ☆مولانا محمد عنایت اللہ صاحب قبلہ حضرت صاحبؒ سے تعلیم حاصل کی۔ عالم و فاضل ہیں۔ قبلہ حضرت صاحبؒ کا کلام بڑے درد سے پڑھتے ہیں۔ گھونیکے میں رہ رہے ہیں۔

26- ☆مولانا محمد ہدایت اللہ صاحب پسروری بے بدل مقرر، نکتہ دان ہیں۔ قبلہ حضرت صاحبؒ کی ان پر خاص عنایت ہی مدرسہ ہدایت القرآن ملتان کے مہتمم ہیں۔

27- ☆مولانا رحمت علی شاہ صاحب دینی تعلیم قبلہ حضرت صاحبؒ سے حاصل کی نہایت سادہ طبیعت رکھتے ہیں۔ لاہور میں سکونت پذیر ہیں۔

28- ☆پیر محمد بشیر صاحب ساکن لنگے شریف

29- ☆حکیم غلام باہو صاحب بڑے دانا اور صاحبِ درد ہیں۔ بھاگووال تحصیل

Marfat.com

پسرور کے رہائشی ہیں۔

30- ☆مولانا حاجی دین محمد صاحب عشق والے اور درد والے بزرگ ہیں۔ دولت خانہ ماڑھی درویشاں نزد کاموں نکے میں ہے۔

31- ☆مولانا برکت علی صاحب مسجد بھولا پیر کے خطیب ہیں۔ بے انتہا سادگی پسند، عالم باعمل اور عشق والے بزرگ ہیں۔ کاموں نکے میں رہائش پذیر ہیں۔

32- ☆مولانا محمد بشیر صاحب مولانا محمد اسحاق مرحوم کے بڑے صاحبزادہ اور قبلہ حضرت صاحبؒ کے بھتیجے ہیں۔ عالم فاضل اور درویش ہیں۔ ساکن موسیٰ پور شریف

33- ☆صوفی محمد رفیق صاحب مؤذن، صاحبِ درد، صاحبِ ذوق ہیں۔ مستانہ وار زندگی گزار رہے ہیں۔ ساکن تلونڈی عنایت خاں

34- ☆صوفی حبیب اللہ صاحبؒ آپ ہر جمعہ مبارک آستانہ عالیہ پر ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔ شکر گڑھ میں رہائش پذیر تھے۔

35- ☆مولانا الطاف محی الدین صاحب ظاہری و باطنی حسن کے ساتھ جامعہ قادریہ میں استاد ہیں۔ سیالکوٹ میں مقیم ہیں۔

36- ☆صوفی محمد شریف صاحبؒ اوّلین خلفاء میں سے تھے۔ زہد و تقویٰ میں اعلیٰ مقام تھا۔ گوجرنوالہ میں مقیم تھے۔

37- ☆صوفی عنایت اللہ صاحبؒ اوّلین خلفاء میں سے ہیں۔ بڑے عابد و زاہد تھے۔ ساکن پسرور

Marfat.com

38- ☆ علامہ درویش محمد جی ثانیؒ عالم، فاضل، محقق اور عشق وسوز ومحبت والے بزرگ تھے۔ آپ سے بہت فیض جاری ہوا۔ اعلیٰ قسم کے طبیب اور مقرر تھے۔ دوران تقریر تصوف کے بہت سے نقائط بیان کرتے تھے۔ ساکن ننگل پور مرزا نزد پسرور

39- ☆ علامہ صوفی محمد انور صاحب عالم، فاضل اور عشق والے بزرگ ہیں۔ قلعہ کالروالا میں عرصہ دراز سے مسجد کے خطیب ہیں۔ بڑی عالمانہ مدلل تقریر فرماتے ہیں۔

40- ☆ احمد حسن عارف صاحب خاندانی حکیم ہین۔ بڑے درد ومحبت والے بزرگ ہیں۔ خلیفہ محمد شریف کے صاحبزادے ہیں۔ ساکن گوجرنوالہ

41- ☆ قاری عارف اللہ صاحب باعمل بزرگ ہیں۔ گوجرنوالہ میں مقیم ہیں۔

42- ☆ درویش حضور احمد صاحب تین پشتوں سے آستانہ عالیہ کی خدمت کررہے ہیں۔ زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ سفر وحضر میں قبلہ حضرت صاحبؒ کے بعد میاں محمد جیؒ اور میاں محمد جیؒ کے ہم سفر رہے ہیں۔ اورتا حال دے رہے ہیں۔ بھائی کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ کھیوا باجوہ میں رہائش پذیر ہیں۔

43- ☆ محمد یار صاحب بڑے عبادت گزار اور ملنسار بزرگ ہیں۔ خلیفہ صوفی عنایت اللہ کے صاحبزادے ہیں۔

44- ☆ صوفی محمد اسماعیلؒ صاحب نہایت شفیق، عبادت گزار بزرگ تھے۔

Marfat.com

سرانوالی میں مقیم تھے۔

45۔ ☆ محمد یعقوب صاحب صوفی محمد اسماعیل صاحبؒ کے صاحبزادے ہیں۔ نماز جمعہ بلاناغہ آستانہ عالیہ پر ادا کرتے ہیں۔ تصنع سے نفرت اور پیار والے ہیں۔

46۔ ☆ صوفی محمد صادقؒ صاحب ابتدا میں پیر جماعت علی شاہ صاحب کے مرید تھے۔ بعد میں قبلہ حضرت صاحبؒ سے روحانی فیض حاصل کیا۔ شکر گڑھ میں مقیم تھے۔

47۔ ☆ حاجی عبدالعزیز صاحبؒ صاف دل، صاف گو بزرگ تھے۔ لاہور میں رہائش پذیر تھے۔

48۔ ☆ صوفی مہربان صاحبؒ نہایت منکسر المزاج اور سوز والے بزرگ تھے۔ ہر سال عرس مبارک پر تزئین کام ذمہ داری سے نبھاتے تھے۔ لاہور میں مقیم تھے۔

49۔ ☆ صوفی محمد اشرف صاحب جہاں دیدہ، سادگی پسند بزرگ ہیں ساکن لاہور

50۔ ☆ علامہ محمد سعید صاحب آستانہ عالیہ سے تعلیم یافتہ عالم فاضل ہیں مقرر شعلہ بیاں، شفیق اور ملنسار ہیں۔ دولت خانہ مرید کے میں ہے۔

51۔ ☆ غلام مصطفیٰ صاحب عبادت میں محو، سوز و گداز والے ہیں۔ رہائش ملتان میں ہے۔

52۔ ☆ ماسٹر عبدالحمید صاحب خلیفہ صوفی حبیب اللہؒ کے صاحبزادے ہیں۔ بہت نیک سیرت ہیں۔ شکر گڑھ کے رہائشی ہیں۔

Marfat.com

53- ☆ صوفی عبدالرشید صاحب سادہ طبیعت اور سادگی پسند ہیں۔ ساکن نور پور

54- ☆ ماسٹر محمد اسلم صاحب باعمل، ملنسار اور سادہ طبیعت والے ہیں۔ پرجوش مقرر ہیں۔ ساکن گھگھے

55- ☆ محمد یونس صاحب دانا، عبادت گزار اور عشق والے ہیں۔ ڈسکہ میں مقیم ہیں۔

56- ☆ صوفی نور محمدؒ صاحب عشق اور مستی والے بزرگ تھے۔ ساکن اکبر

57- ☆ مشتاق صاحب والہانہ محبت وعقیدت والے ہیں۔ ساکن کسووال

58- ☆ صوفی اللہ باقی صاحب بڑے عشق ومحبت والے ہیں۔ ساکن کسووال

59- ☆ حافظ صوبے خاں صاحب نہایت شفیق اور سادہ طبیعت والے ہیں۔ اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔

60- ☆ محمد اکرم صاحب نہایت منکسر المزاج، سادگی پسند ہیں۔ ساکن نارووال

61- ☆ صوفی محمد اشرف صاحب ملنسار اور سادہ طبیعت والے ہیں۔ تصنع سے نفرت ہے۔ اوّل ساکن کھیوا با جو اب روہڑی میں مقیم ہیں۔

62- ☆ صوفی نذیر احمد صاحب سادگی پسند ہیں۔ پسرور کے رہائشی ہیں۔

63- ☆ صوفی نذیر احمد صاحب سادگی پسند اور محبت والے ہیں۔ ساکن نارنگ منڈی

64- ☆ صوفی حسن دین صاحب وشق ودرد والے ہیں۔ ساکن اکبر

65- ☆ صوفی افضل صاحب نہایت سادگی پسند اور نیک طبیعت کے مالک ہیں۔

Marfat.com

بھگوال میں رہتے ہیں۔

66- ☆ صوفی عنایت اللہ صاحب ان پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات ہیں۔
بھوبھنگی میں مقیم ہیں۔

67- ☆ صوفی امانت علی صاحب ملنسار، سادہ طبیعت اور محبت والے ہیں۔ گنگور
ضلع نارووال میں سکونت پذیر ہیں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

دعا

اے ربّ العالمین!

سب کے مالک، خالق و رازق ۔ تو ان بندوں کی طفیل کہ تو ان سے اور وہ تجھ سے راضی اور خوش ہیں ۔ خواب غفلت کے سوئے ہوؤں کو بیداری عنایت کر ۔ بے راہ رہروں کو اطاعت کی خلعت پہنا کر صراط مستقیم پر چلا اور گمراہی کے جنگل میں بھٹکنے والے پیاسوں کو عنایت کا شربت پلا۔

حضرت محمد مصطفیٰ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اُمّی ۔ عربی اور ان کی آل پاک کی طفیل برکت اپنی رحمت فرما۔ بلاشک تو ارحم الرحمین ہے اور گناہگاروں کی بخشش فرما کہ تو غفور الرحیم ہے ۔ اور یوم حساب اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہرہ مند فرما۔ کہ تو نے ان کو شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج پہنا کر بھیجا ہے۔

میرے مولا! ہیبت پور شریف کے باسیوں کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھ۔ آپؒ سے ان کی محبت کو قائم رکھ۔ سب کی آپس میں الفت و محبت پیدا فرما۔ آستانہ عالیہ والوں کی روحانیت میں ترقی عطا فرما۔ آستانہ پر آنے والوں کی آخرت بہتر فرما۔ آستانہ عالیہ کو حاسدوں کے حسد ۔ شرپسندوں کے شر ۔ شیطان کی شیطانیت سے محفوظ

Marfat.com

فرما۔

سب کے والدین عزیز واقارب۔ آل اولاد۔ دوست احباب۔ پیر بھائی اور سب پڑھنے سننے والوں کا خاتمہ عشق ومحبت اور کامل ایمان کے ساتھ فرما۔ قبر حشر نشر میں رفاقت شیخ ما کے ہمراہ اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب عطا فرما اور اپنے مبارک لقا سے مشرف فرما۔ آمین

یا الٰہی! آپؒ کے عرفان کی روشنی سے تا قیامت طالبان وتشنگان بہرہ مند ہوتے رہیں۔ آپؒ کے منظور نظر ولی ابن ولی چشمہ فیوض وبرکات سجادہ نشین پیر طریقت رہبر شریعت قبلہ حافظ وحید الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی عمر دراز۔ صحت وتندرستی اور ان کا سایہ قائم دائم فرما۔

آپ کے شانہ بشانہ خدمت دین وخدمت خلق خدا میں شب وروز مصروف اور دکھیوں کے دکھ سمیٹنے والے صاجزدگان محترم المقام صاحبزادہ حامد رضا محسن اور صاحبزادہ فدا الحق صاحب دامتہ برکاتہم عالیہ کے سینوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کی روشنی میں لیل ونہار اضافہ فرما اور دنیا وآخرت میں بلند درجات اور اعلےٰ مقامات عطا فرما۔

صاحبزادہ محمد اویس ابن محمد یار صاحب مدرسہ کے انتظام وانصرام کی تمام تر ذمہ داریاں نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک اعمال میں خیر وبرکت فرما۔

الٰہی روشن کر ساتھ علم کے دل ہمارے اور استعمال کر واسطے بندگی اپنی کے

Marfat.com

بدن ہمارا۔ پاک کر فتنوں سے باطن ہمارا اور مشغول کر ہمیں آخرت کے فکر میں۔ اور بچا ہمیں شیطان کی بدی اور وسوسوں سے۔ اور پناہ دے ہمیں شیطان مردود سے۔ تا کہ نہ ہونے پائے ہم پر غلبہ اس کا۔ یا اللہ بحرمت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ میری یہ عاجزانہ مسکینانہ دعائیں کر قبول۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک تواب الرحیم

مولا یا صل و سلم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

یا حضرتؒ ہم آتے رہیں درد دل سنانے کو
خدا سدا سلامت رکھے آپ کے آستانے کو

☆ ☆ ☆

Marfat.com

جلوۂ دستِ قدرت
رسائل میلادِ مصطفیٰ
چشمۂ علم و حکمت
سیرت غوثِ اعظم
جہانِ انبیاء
خطباتِ الٰہیہ
راہنمائے نقابت
مکاشفۃ القلوب
شانِ رسول
خطباتِ مجددیہ
خطباتِ نورانی
نورانی حکایات
شانِ حبیب الباری
رسائل مجدد الف ثانی
غنیۃ الطالبین
مسلمان کا عقیدہ
تاریخ حبیب الٰہ
تاریخ گوجراں
تذکرۃ الاولیاء
سفرِ آخرت
اور
ہماری ذمہ داریاں

تحفۃ القادریہ
سیدنا صدیق اکبر
خزینۂ نعت
جہانِ اولیاء

سر الاسرار
بدعت کی حقیقت
کشف المحجوب
شاہانِ گوجر

انیس الطالبین
انوارِ مدینہ
حدائقِ بخشش
قرآن حکیم کا تصورِ نبوت و ولایت
تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر
تذکرہ مجددینِ اسلام
اصحابِ بدر
معجزاتِ رسولِ کریم

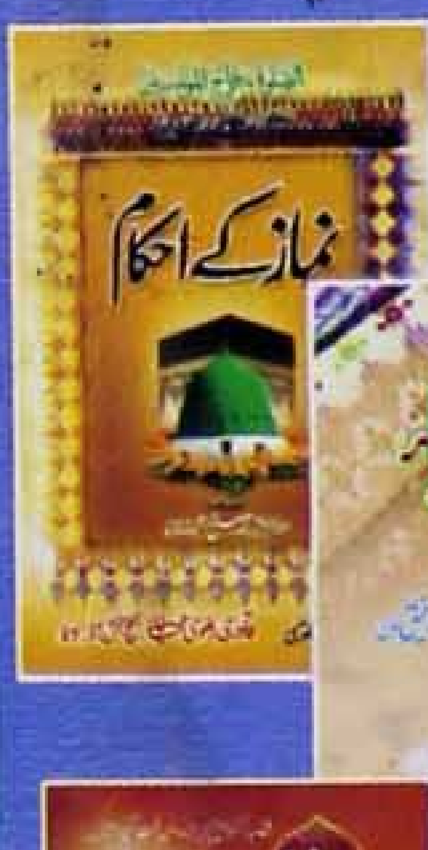

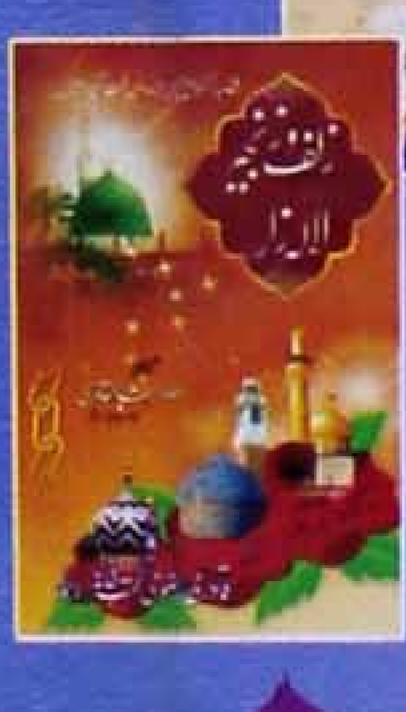

فیوضِ غوثِ یزدانی ترجمہ الفتح الربانی
تذکارِ میلاد
حیاتِ برزخی کا اثبات
سیرتِ مصطفیٰ
سیرت و خطباتِ غوثِ اعظم
مولانا نورانی کی بارہ تقریریں
شانِ حبیب المنعم
روایات المسلم
ختمِ نبوت زندہ باد
مولانا حافظ خان محمد قادری کی تقریریں
امام اعظم کے عقائد
مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان
بزرگ
نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی
امام احمد رضا اور عشق مصطفےٰ

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور 042-7213575

کیا آپ جانتے ہیں؟
فتوح الغیب